فہرست کتاب لاجواب موسوم باسم تاریخی عزیز الآخرہ ۱۳۲۶ھ

ھ

اے مرشدِ طریقت خوش رنگ رنگ رنگ دے	دُہل جائیں نقشِ کثرت وہ رنگ رنگ رنگ دے
واعظ کو ہی بہانہ حورون سے دل لگانا	مانگی ہی کون جنت خوش رنگ رنگ رنگ دے
دل مین سرور آئے آنکھون مین نور آئے	آیا ہون در پہ تیرے کچھ رنگ رنگ رنگ دے
یا تو شراب دیدے ورنہ جواب دیدے	مرشد مین صدقہ جاؤن کچھ پینگ رنگ رنگ دے

رباعی نعتیہ

اے مظہرِ حق آیۂ نوری بخدا	در مظہرِ خویش بے قصوری بخدا
این جملہ مظاہر از تو مگر فتہ ظہور	تو غنچئ انشائے ظہوری بخدا

ھ

بیکارم و باکارم چون موج بحباب اندر	خاموشم و گویانم چون خط بکتاب اندر
اے زاہد ظاہر بین از قرب چہ می پُرسی	او در من و من در وے چون بو بگلاب اندر
من صورتِ مجنونم واللہ درین منزل	گہ خندم و گہ گریان چون طفل بخواب اندر
دریا رود از چشمم لب تر نشود ہرگز	این شعبدہ حیرانم تشنہ است بآب اندر
در سینہ نصیرالدین جز عشق نمی گنجد	این طُرفہ تماشا بین دریا بحباب اندر

تمت تمام شد کار من نظام شد

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

ہر کہ بیند نامہ ام از ابتدا تا انتہا ٭ من بدل او را غلامم او بود خواجہ مرا

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخۂ

موسوم بہ اسم تاریخی

عزیز الآخرۃ

۱۳۰۰

از تصنیف شریف۔ و تالیف لطیف۔ جناب حقائق آگاہ معارف دستگاہ عارف باخبر و باتمیز حضرت مولوی محمد عبد العزیز صاحب القادری

بحلیۂ طبع ... دار الطبع سرکار عالی سابق مددگار معتمد کونسل حجاز ریلوے سلطانی بہ حسن سعی فرزندان و تصحیح جگر بندان حضرت مصنف

محمد عبد الرحمن منشی دار الانشاء دفتر ... سرکار عالی و احمد عبد اللہ کار آموز محکمۂ معتمدی سرکار عالی صیغۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

قاسمی پریس حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

طبع اول ۱۰۰۰ جلد

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

قیمت فی جلد (عــہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زلافِ حمد و نعت اولیٰ ست بر خاکِ ادب خفتن
بسجودے می توان کردن درودے می توان گفتن

اسعدکما اللہ تعالیٰ فی الدارین ایھا الولدان

محمد عبد الرحمن سلمہ المنان ۔ و احمد عبد اللہ سلمہ اللہ تعالے ۔

بعد سلام و دعا کہ بہترین دعا ہے ۔ معلوم کریں کہ تمہارے

دادا حضرت غلام محمد صاحب مرحوم شافعی المذہب مشاہیر قوم ۔

خوش حال ۔ فارغ البال نہایت سر آوردہ قبیلہ پرور ۔ مرفہ الحال تھے

نہایت سیر چشمی سے امیرانہ عمر گذاری - اور ہر طرح کے عمدہ انتظام سے مدبرانہ زندگی بسر کی - باوصف کثرتِ تعلقات دنیا کے للّٰہی امورِ خیراتی کاموں مین بے دریغ روپیہ خرچ کیا - جو مثلِ روز روشن نمایان و آشکار ہے چنانچہ گلشن آباد مضافِ میسور مین آپکی بنائی ہوی مسجد دینداری کا مشہور و معروف نمونہ ابتک آپکا موجود ہے - دنیا مین ہزارہا روپیہ خیرات و مبرات مین صرف کرکے زادِ آخرت اپنے ہمراہ لیگئے - ملک التجار تھے - آپکی تجارت مین بڑا فروغ رہا - سیلم - کوڑیال - ارکاٹ - ترچنا پلی - کڑپا - کرنول وغیرہ مین جابجا آپکی کوٹھیان تھین - صدہا نوکر - محمد نگر - علی آباد - بی بی نگر - کریم پیٹھ وغیرہ متعدد مقطعہ جات - و باغات - و مکانِ عالیشان گھر مین گھوڑے - باقی سب کچھ قادرِ قدیر نے دیا تھا - کمتر مقدمات عدالت سرکاری مین جاتے ہونگے - اکثر نزاعاتِ باہمی کو آپسمین تصفیہ

فرما دیا کرتے۔ آپ مصلح۔ و ہمدردِ قوم تھے۔ راجۂ میسور نے ہرچند آپکو قبولِ ملازمت پنجصدی پر اصرار بیشمار کیا لیکن آپنے اوسکو اپنی کسرِ شان خیال فرمایا۔ اور ہرگز قبول نکیا۔ راجہ صاحب نے باستماعِ خوش حالی باظہارِ مسرت خلعت و دوشالہ عنایت و رخصت کیا۔ جو کلان تر عہدہ دار مقرّر پاتا۔ اولاً آپ سے ملتا بعدہٗ جائزہ خدمت لیتا۔ مثلِ پیر عبدالرحمن صاحب نقیب الاشراف بغداد کے آپکی بھی سرکار دربار میں کافی قدر و منزلت تھی۔ اِسلئے کہ راجہ والی ریاست کو اُسکے باپ نے تمھارے پردادا محمد علی صاحب مغفور نایطی سے ارادۃً قبینی کردیا تھا تمھارے جدِ اعلی محمد علی صاحب کو ٹیپو سلطانی حکومت میں امیر البحر کوڑیال مُلکِ ملیبار کی حکومت تفویض تھی۔ آپکو سلطانِ شہید سے مخصوص تعلقات تھے۔ چنانچہ حضرت ممدوح نے بعد شہادتِ سلطان

و تاراجی قلعۂ سرِیرنگ پٹن - بہ تبدیلِ لباس فقیرانہ گذران اختیار کیا ۔ و بعد تسلط کے ہر چند انگریزون نے چاہا کہ مثلِ اعزاءِ سلطانی ایک ہزار روپیہ پنشن الٰہی نسلاً بعد نسلٍ آپکے نام جاری کر کے شریک دربارِ انگریزی کرین - مگر آپنے قطعی انکار کیا - آپ نہایت متقی تھے - اِسکی تفصیل بسط و تطویل چاہتی ہے - اِس مختصر مین گنجائش نہین - اِسکا داخلہ تواریخ مین موجود ہے -

ع

درگدائی ذکرِ شاہی خوب نیست ۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

ہمنے یہہ مانا کہ جب گلشن مین ہو فصلِ خزان ۔ بے محل ہی چھیڑنا وان عہدِ گل کی داستان

گو یقین ہے رفتہ رفتہ یادِ ایامِ سلف ۔ دل سے چھوڑیگی مٹا کر گردشِ دورِ زمان

ہین یہہ باتین بھول جانے کی مگر کیونکر کوئی ۔ بھول جا رات کا سب صبح ہوتے ہی سمان

بزم کو برہم ہوے مدت نہین گذری بہت ۔ اُٹھ رہا ہی گل سے شمعِ بزم کے ابتک دھوان

بعدِ انتقالِ حضرتِ والدِ مرحوم و مغفور صغرسنی مین گردشِ زمانے گلستان کی شان

راقم آثم کو بلدۂ حیدرآباد دکن تک پھونچایا۔

دو چیز آدمی را کشد زور زور ۔ یکی آب و دانہ دیگر خاکِ گور

اور سرکار عالی کی ملازمت کا طوق اوائل عمر گردن مین ڈلوایا۔ اگرچہ اوسکا

آغاز نیک نفس خداترس حکام کی ماتحتی مین ہوا تھا۔ بموجب محنت بتدریج

ترقی پاتا گیا بعض عہدہ داران جلیل المناصب کے اصرار بے شمار پر

نمایش گاہِ لندن مین اپنا دست کاری قطعہ جسمین بہت باریک صنعت

اطلس پر حریری دوخت حروفِ جلی انگریزی کی ایسی کی تھی کہ نوشت و دوخت

مین تمیز محال تھی۔ سرکار عالی کے ہی ذریعہ سے بھجوایا۔ وہ وہان نہایت

پسند ہوا حالانکہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تھا۔ اوسکے صلۂ صنعت

مین سرکار عظمت مدار کے جانب سے میڈل و سرٹفکیٹ بواسطۂ صاحب رزیڈنٹ

و بذریعۂ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ نشان ۱۳۱۸ مورخہ ۲ امرداد سنہ ۱۲۹۹ ف

فقیر کو وصول ہوا - چونکہ میڈل پر ایڈورڈ ہفتم کی - اور سرٹیفکٹ
پر اکثر رؤسا و اہل دول کے تصاویر تھے - فقیر تصاویر
رکھنا پسند نہین کرتا تھا مسترد کر دینا چاہا - بعض احباب
خلافِ مصلحت جانکر مانع ہوئے - ۵

ملک آتے نہین جس گھر مین مورت ہو تو صد حسرت ؎
کہ خود ہم قصرِ دل مین غیر کی تصویر رکھتے ہین ؎

سرکار عالی نے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۶۳) مورخہ ۱۳ فروردی سنہ ۱۲۹۹ ف
فقیر کے لئے بطور خاص خدمت مہتممی ٹپہ کی ترقی منظور فرمائی
چونکہ فقیر کے ذمہ رکنیت مجلس مددگاری معتمدی کے خدمات تفویض تھے
سلطان الاسلام والمسلمین عبد الحمید خانِ عثمانی فرمان روائے
ممالک روم و شام کے نزدیک سے بھی تمغہ و سپاس نامہ

بصلۂ اعانۂ حجاز حمیدیہ ریلوے وصول ہوا۔ جبکہ ۱۳۲۱ہ ہجری
میں سفرعراق درپیش ہوا۔ غازی مصطفےٰ نوری پادشاہ
عزیز قریبِ سلطان والی بصرہ یعنی بادشاہ نے جنھوں نے
یونان کو فتح کیا تھا۔ باستماع کیفیت نامۂ مذکورہ سرِ تسلیم
خم و دستِ ادب بہم کرکے اپنی خاص سواری بھجوائی نہایت
تعظیم و تکریم و بحیداخلاق سے مُلاقات کی۔ اور بعد گفت و
شنید کے فقیر کو سلطانی مہمان بنانے پر اصرار کیا۔ چونکہ ہمکو فقر
سے فخر تھا۔ بعذر رہرکابی پیرِ جوان سید السادات ولی عہد
سرورِ کائنات خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکار کیا گیا
جبکہ اُسنے بازدید کا ارادہ ظاہر کیا۔ بوجہ عالم مسافرت و بے سرسامانی
معافی چاہی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارے قیام بصرہ تک سعید افندی کو توال ولایت

بصرہ سر براہی و خبر گیری کے لئے متعین کردئے گئے تھے۔ باوصف ممانعت و عدم ضرورت شبانہ روز حاضر رہتے تھے۔ بوقت روانگی والی بغداد کے نام ایک رقعہ لکھکر حوالہ کیا۔ بوجہ عدم ضرورت ایصال نہین کیا گیا۔ پیر سید عبد الرحمن صاحب افندی جیلانی نقیب الاشراف و سجادۂ درگاہِ سلطان الاولیائے سے فقیر کو شرفِ ملازمت حاصل ہوا آپ بڑے پیر کی اولاد مین ہین۔ نہایت ذی علم بامروت خلیق خوشحال ہین۔ آپکا دستر خوان وسیع ہے۔ آپ قیامِ بغداد تک پیر و مرشد کو مع ہمراہین شام کے خاصہ مین مدعو کرتے تھے۔ کھاتے وقت علمی مذاکرے اور ادبی گفتگو پیر و مرشد سے ہوتی۔ آپکے کثرتِ معلومات سے نہایت خوش ہوکر فرماتے کہ آپ جیسے علما حیدرآباد مین اور بھی ہین پیر و مرشد نہایت فروتنی سے جواب دیتے کہ مین ایک معمولی درجہ کا

طالب العلم ہون۔ حیدرآباد عالمون کا معدن ہے وغیرہ۔ کافی شریف
مین جبکہ پیر و مرشد کا وعظ ہوتا آپ چھپکر اکثر تشریف لاتے۔ مبادا
منبر سے پیر و مرشد ادتر نجائین۔ اور نہایت شوق سے سماعت فرماتے
سلطان کے نزدیک آپکی نہایت وقعت ہے جو والی بغداد مین
منقرر ہوتا ہے۔ آپکا فرمان بردار رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادگان
بلند اقبال مولانا سیّد پیر محمود صاحب افندی جیلانی۔ و مولانا سید پیر محی الدین
صاحب جیلانی افندی سے بھی فقیر کو شرف ملازمت حاصل ہے۔
آپ ہر دو اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مصداق ہین۔ جب آپ سے ملاقات
کا اتفاق ہوتا۔ چای و قہوہ سرفراز فرماتے۔ مولانا و بالفضل اولانا
پیر سید ابراہیم صاحب افندی الجیلانی سے بھی فقیر کو ملاقات کا اعزاز
حاصل ہے۔ آپ حضرت پیر سید مصطفےٰ صاحب قدس سرہ کے یادگار

و فرزندِ ارجمند ہین۔ آپ خلقِ مجسم رحم دل نہایت متین سیر چشم ہین علوم عربی و فارسی و ترکی و پشتو کے علاوہ اُردو مین بھی دستگاہ کافی رکھتے ہین۔ آپ بڑے مہمان نواز ہین۔ متعدد مرتبہ پیر و مرشد کی مع خُدام دعوتین کین۔ قطع نظر اسکے بطورِ خاص فقیر کی دعوت پُر تکلف فرمائی۔ انواع و اقسام کی نعمتون کے علاوہ میوہ جات مثل فواکہہ بہشتی بکثرت دسترخوان پر موجود تھے۔ کشادہ پیشانی سے بصرفِ زرِ کثیر فقیر کو سرنگون کیا۔ اور ایک جوڑی کھڑاؤن کی بیش قیمت صدف کے کام سے مرصع۔ عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہٗ سلطانِ اسلام بول کی والدہ ماجدہ نے آپکے محل مین بطور نذر گذرانی تھی۔ بطورِ تحفہ فقیر کو باصرار بلشمار عنایت فرمائی۔ اکثر شائقین پیرِ دستگیرِ درماندگان کے اولادِ عطیہ کو نہر گاہ بہ تمنا سے تمام آتے اور دیکھہ جاتے ہین۔ غرض قائم مقام

نجف سے بھی بہت آؤ بھگت کی۔ افسر پولیس کو کربلا سے معلی تک ہمراہ کردیا۔ مدیر جمرق یہہ ترکی لفظ ہے یعنی کمشنر کروڑ گیری۔ دفر نطینہ مین ڈاکتر اور جو جو افسر ترک۔ نامۂ سلطانی کو دیکھتا مثل خاتم سلیمانی اُسکی عظمت سے سرنگون ہو جاتا اسمین شک نہین کہ ترکون کو سلطان سے خاص محبت وابستہ ہے مثل پروانہ فدا ہین شکر خالق المنان از سیر تا جوان پردیس مین بھی قدر و منزلت فقیر کافی ہوتی رہی۔ ہرچند کہ بہت مُلکون کا گشت کیا بغداد کی جیسی عمدہ آب و ہوا۔ و ارزانی کہین کی نہین پائی فقیر کے ایک معزز دوست باخدا کرم فرما۔ مدار المہام صاحب حال حیدرآباد کی اکثر اوقات تعریف و توصیف کیا کرتے تھے۔ چونکہ بالطبع انسان حریص جاہ ہوتا ہے۔ سُنتے سُنتے ایک روز بعد اطلاع کے فقیر بھی گیا۔ خاص طور پر ملاقات ہوی نہایت اخلاق سے ملے

خدا تعالیٰ انھین نیک توفیق دے۔ عبرت کی آنکھین کھلین۔ بوقت
رخصت فقیر کو دوبارہ آنیکے لئے کہا۔ فقیر نے استغارہ سے بدیہی
جواب دیا کہ معاف فرمائے خدا تعالیٰ پھر نہ لائے یہہ آخیر ملاقات
ہے وغیرہ ذٰلک ع گردن بے طمع بلند بود۔ ۵
این سعادت بزورِ بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
شاید دیوان کو اس دیوانہ پن کے جواب سے تعجب گذرا ہو خیر یہہ ملاقات
افسر بالا دست کو جنکی ماتحتی مین فقیر کارگزار تھا ناگوار گذری۔
درپئے بیخکنی ہوے۔ خلاف قاعدہ فینانس و حکم گیابنٹ کونسل۔
و معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ۔ فقیر بورڈ مین جانے کے لئے
طرح طرح پر مجبور کیا گیا ع مبارک ہے وہ سینہ جو کینہ سے پاک ہے
بعد تشخیص وہان سے جواب آیا کہ انکے قوی اچھے ہین۔ نوکری سرکاری

کی قابلیت اُنمین موجود ہے۔ اور محکمۂ سرکار سے بھی بدفعات جوابات
ملتے گئے کہ صداقتِ مدخلہ کافی ہے بوجہ خزانۂ شاہی پر وظیفہ کا
بار نڈالا جاے وغیرہ۔ اسپر سکوت نکر کے اپنے ہمرنگ کو جانیکے لئے
اِسقدر نا قابلِ برداشت سختیان کین۔ اور وہ وہ مصیبتین جھیلنی پڑین کہ
الامان ؎ آنکہ شیران را کند روبہ مزاج ٭ احتیاج است احتیاج است احتیاج
جبکہ بے لطفی روزافزون ہوتی چلی ع حق خدمت جو نہ سمجھے اُسکی خدمت ہے عبث
اکثر ضروریات کو نظر انداز کیا۔ اور تھوڑے پر دل کو رضامند و بہ تکمیلِ
مدتِ ملازمت و حصولِ نصف وظیفۂ حُسن خدمت بہ تقاضاۓ دسں فشارِ
دیگران باری سے سبکدوشی حاصل کرلی۔ صدہا کی خوشامد و ہزارہا انکارات
سے نجات ملی۔ اَلْخَيْرُ فِيمَا وَقَعَ۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ شانہ بلا خوشامد
احدے نہایت اطمینان و آزادی سے بقیۂ زندگی بسر کرتا ہون طلوعِ آفتاب

کے ساتھ ہی ایک روپیہ۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ایک روپیہ

بے منتِ مخلوق خالق دیتا ہے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ریاست کو آباد۔ ورعیّت کو

تقویٰ عطا کرے۔ جیسی گذری اچھی گذری۔ ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما

خوش کردی ؎ دنیا کے ہر قسم کے نرم و سخت و عیش و تکلیف کا مشاہدہ

ختم ہو لیا۔ ؎ آخر ہے عمر دوستو اور دل بھی سیر ہے ؎ پیمانہ بھر گیا ہے

چھلکنے کی دیر ہے ؎ بقول شخصے ہمکو دوسری منزل درپیش ہے ؎

کٹھن ہے چلنی عدم کی منزل کہ جسمیں کھٹکا قدم قدم ہے ؎

نسیم جاگو کمر کو باندھو اُٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے ؎

اب لغو اے۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَاباً وَّخَیْرٌ اَمَلاً۔

یہہ التجا ہے کہ خداوند عالم تمکو عمل نیک کی توفیق رفیق عطا فرما اور تم اُسکے

احکام کے پابند و عامل رہو۔ اور نواہی سے مجتنب و محترز۔ اور اللہ تعالےٰ طرفین کا خاتمہ بخیر کرے تو فنہم متفہیم ادر وہان کی یکجائی کا ذریعہ مقصود ہے ورنہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی ایک فریق جنت مین۔ اور دوسرا دوزخ مین۔ پس تم خوب غور سے سمجھو کہ ہر ہوشیار آدمی بموجب آیہ کریمہ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اپنے خدا برحق و قادر مطلق سے انھین دو باتون کا خواہان و جویان رہتا ہے کہ (۱) دنیا مین باعزت و تندرست رہون اور سب ضرورتین ہر وقت پوری ہوتی رہین (۲) آخرت کی نعمتون سے استفادہ ہو۔ اور عذاب الہٰی سے محفوظ رہون۔ انھین مقاصد کے پورا کرنیکے لئے دنیا بھر کی تکالیف اور ہر قسم کی آفتون کو اپنے سر پر جھیلتا ہے مگر ظاہر ہے کہ

کسی کام مین کامیاب ہوجانا بندہ کا اختیاری فعل نہین ہے البتہ بندہ کا کام
بندگی اور تابعداری کا ہے اور خدائے پاک سے التجا کرنا امید ہے کہ جزا
نیکی کی نیکی ملیگی۔ عیش کرو جتنا جی چاہے۔ مگر مرنا ضرور ہے۔ پیار کرو
جسکو چاہو۔ مگر اُسکو چھوڑنا ضرور ہے کام جیسا چاہو کرو۔ جیسا کرو گے
ویساہی بدلا پاوگے۔ ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو ✤ مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاءُ نِ الْحُسْنٰی
یعنی جو شخص اپنے خدا پر ایمان لایا اور نیک عمل کیا اوسکو نیک بدلہ ملیگا۔
اول ہر مسلمان مرد۔ و عورت کو چاہیئے کہ اپنا ایمان اور عقیدہ خدا کے
ساتھہ درست کرے۔ اور خدا سے ڈرتا رہے۔ اور نیک کامون کو
بجالاوے۔ اور منہیات سے بچے۔ تو وہ دنیا مین بھی با مراد رہیگا۔
اور آخرت مین بھی شاد۔ و شادمان ہوگا۔ ورنہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کہلائیگا

جسطرح کہ خداوند کریم فرماتا ہے کہ فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا
فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ
عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی یعنی جس شخص نے سرکشی کی۔
اور اوسنے صرف دنیا ہی کو اختیار کرلیا۔ اوسکا ٹھکانا جہنم ہی ہے
اور جو شخص خدا سے ڈرا۔ اور اوسنے اپنے نفس کو ہوا وہوس سے
روکا۔ اوسکا ٹھکانا جنت ہی ہے۔ اور جو جو نعمتیں خدایتعالی نے
عنایت فرمائی ہیں اوسکا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ دولت
تندرستی وصحت ہے یا ایمان جس سے ہمکو خدایتعالی نے سرفراز فرمایا ہے
اور بمصداق اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ مثل چوپایوں کے
یا اون سے بھی بدتر ہمکو نہیں پیدا کیا۔

اے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسانست قربانت شوم

پس جو شخص خدا تعالی کے احسانات کو پہچانیگا اوسکا شکر ادا کریگا

شکر کی جزا مزید نعمت ہے۔ پس خدا تعالی کی مہربانی اور زیادہ ہوگی

جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے۔ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ۔ یعنی تم میرا

شکر کروگے تو مین تمکو اور نعمتین عطا کرونگا۔ وَلَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِیۡ

لَشَدِیۡدٌ۔ اور اگر تم کفرانِ نعمت کروگے تو میرا عذاب سخت ہے

ع شکر نعمت ہاے تو چندان کہ نعمت ہاے تو۔ جل جلالہ

ہزار بار بشویم دہان بعطر و گلاب ٭ ہنوز شکر تو کردن کمال بے ادبی است

جب بندہ خدا تعالی کے نعمتون کو پہچانیگا اور اوسکا شکریہ ادا کریگا تو

رفتہ رفتہ درجات عالیات کا مستحق ہوگا۔ اور مرتبہ رضا و تسلیم تک

پھونچیگا۔ اور اوسکا بندۂ خاص با وفا۔ اہلِ صفا قرار پائیگا۔ مَنۡ کَانَ

لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ پس اوس بندہ کی غرض صرف مقصود روحی یعنی

رضا جوئی مالک حقیقی باقی رہجاتی ہے۔ جوکوئی اوسکے پورا کرنے مین رجوع
ہوگیا اوسیکا بیڑا پار ہے۔ پس تمکو چاہئیے کہ اول ایمان کی درستی کرو
جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ لَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مُوْمِناً
حَتّیٰ اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَمَالِہٖ۔ یعنی کوئی
شخص جب تک مومن نہین ہوتا کہ سب گھربار۔ بال بچون سے زیادہ
اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت نہو اور وہ
جب پورا مومن ہوگیا تو ضرور اوسکو خدا تعالی کی محبت بھی ہوگی
اور خدا کے ملنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور خدا تعالی کے ملنے کا
راستہ شرع شریف کی پیروی پر منحصر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ قُلْ
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی کہدے اے نبی
اگر تم اللہ تعالی کو دوست رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ خدا تعالے

تمھین محبوب رکھیگا۔ پس تم اوسکے فضل و کرم سے ہرگز نا امید نہو نا
اور اوسکے غضب سے بے خوف نہ بنّا۔ جو شخص خدا یتعالی سے
ڈرتا ہے سب لوگ اوس سے ڈرتے ہین۔ جو کوئی خالق سے
نہین ڈرتا اوسکو مخلوق سے ڈرنا پڑتا ہے۔ ؎

چون از و گشتی ہمہ چیز از تو گشت ؎ چون بدو گشتی ہمہ چیز تو گشت
ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید ؎ ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ؎ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
از خدا بترس پادشاہی کن ؎ از خدا مترس ہرچہ خواہی کن

کلام الہی تعالی شانہٗ کے احکام پر جہان تک غور کیا گیا ہے
سب سے زیادہ انھین چار امور پر تاکید اکید ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالی
کو ہمیشہ یاد کرو اور اوس سے ڈرو۔ اوسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔

ناگوار پڑھو۔ پس ان امور کی تعمیل کا تکمیل کے ساتھ تم بھی زیادہ تر
خیال رکھو۔ اعمال کے مقبول ہونیکا معیار یہی ہے کہ جو باتیں شرعی
مخلوق کو مرغوب ہیں وہی خالق لاشریک لہ کو پسند ہیں۔ خلوص کو
اپنا رہبر بنانا۔ اور پاس انفاس کے عامل رہنا۔ ذکر علنی سے غافل رہنا
غافل از احتیاط نفس یک نفس مباش ؎ شاید ہمین نفس نفس واپسین بود
خالق کے اوامر کی تعظیم۔ مخلوق پر شفقت کرنا۔ یہہ بڑا گرُ عبادت
کا ہے کم از کم حاکم حقیقی سے اتنا تو ڈرو جسطرح حاکم مجازی کے
روبرو جاتے وقت لباس خوش اور حالت درست ہوش سنبھالکر
ہمہ تن گوش ہوکر ہاتھ جوڑتے ہوئے۔ نرم الفاظ و پست آواز
میں بات کرتے ہو۔ پکار کر بات کرنا بے وقت جانا خلاف ادب
جانتے ہو۔ دیکھو۔ سوچو۔ سمجھو۔ بخوبی یاد رکھو۔ کہ جس حاکم کی حکومت

دایمی و بے زوال ہے - اور جسکے حکم کا مرافعہ ہے - نہ نگرانی و نہ نظرثانی - اور جو جرم وہ قرار دیتا ہے - نہ وہ قابل ضمانت ہے - نہ لائق راضینامہ

پس ایسے حاکم مقتدر سے ہمیشہ ڈرتے رہو - اوسکے وارنٹ کی فوری تعمیل ہو جاتی ہے - اوسکی مزاحمت کرنیکا کسی کے دل مین خطرہ تک نہین آسکتا - اوسکا انصاف حقیقی انصاف ہے - ذرہ برابر ظلم کا شائبہ نہین - لیکن اگر خوف ہے تو اپنے ہی اعمال - اور اپنے ہی جرائم کا

تاہم وہ رحیم و کریم - و غریب نواز بھی ایسا ہے کہ ذری سی عاجزی - و معذرت پر عمر بھر کے لگاتار قصورات معاف فرما دیتا ہے - اگر وہ اپنے ترحم اور فضل سے کام نہ لے - اور انصافاً ہماری بداعمالی کے لحاظ سے ہمکو سزا دے تو - بے شبہ ہم حبس دوام بعبور دریاے شور - یا پھانسی کے سزاوار ہین ہان اگر وہ جان بخشی فرماے - اور بلا مواخذہ ملزم کی

رہائی کا حکم دے تو بیڑا پار ہے۔ پس ہمپر واجب ہے کہ ہمیشہ اپنے
قصورات پر نادم اور اوسکے فضل و کرم کے خواہان۔ وجو یان ہین
اے خدا از فضل تو حاجت روا ❊ با تو یادِ ہیچکس نبود روا
غیب سے یہہ ندا ہوتی ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝
باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ ❊ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست ❊ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
اوسکے خالق ہونیکی۔ آسمان۔ و زمین۔ جھاڑ۔ پہاڑ۔ دریا۔ و تارے
ذرہ ذرہ بالاتفاق۔ پکار پکار کر شہادت و گواہی دے رہے ہین
کہ اوس قادر مطلق کے سوا کوی ہمارا مالک و ربنانے و قائم رکھنے والا
نہین ہوسکتا۔ خدا تیعالی کے صفات کے اسطرح قابل رہنا کہ اوسکے

صفات کاملہ سے ہمین بر آنام سماعت و بصارت وغیرہ عطا ہوئی ہین تمھاری آنکھوں میں تو اتنی سی قوت بصارت کی یہہ کیفیت ہے کہ پلک و ٹھاتے ہی تمام فضا حتی آسمان کی سیر کر لیتے ہو آیا وہ بصیر حقیقی چیونٹی کو اُسکے سوراخ اور ریت کو قعر دریا مین نہین دیکھ سکتا لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ جبکہ تم از روے قیافہ ہر شخص کی اندرونی بھلی بُری حالت کو تمیز کر لے سکتے ہو تو کیا اوس قدیر و قیوم کا علم ایسا وسیع نہین ہو سکتا کہ تمھارے دلون کی بات جان سکے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۝ جملہ ذراتِ زمین و آسمان ٭ لشکرِ حق اند گاہِ امتحان ٭ از دہان لقمہ نشد سوے گلو ٭ تا نگوید لقمہ را حق کا دخلو ٭ وہی پاک ذات محیی و ممیت سے مُردہ کو زندہ زندہ کو مُردہ کرنا تعجب خیز و حیرت انگیز امر نہین ہے مارنے جلانے کی کُنجی اُسکے ید قدرت کے باہر نہین ہو سکتی ہے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

اگر تم صوفیہ کے اشغال کے پابند ہوگے تو جب بعض صفات الٰہی سے باخبر ہوگے
یہانتک کہ جو چیز تمھارے نظرون سے غائب ہے اگر خدا چاہے تو وہ بھی دیکھ لوگے
اسی پر دوسرے صفات کو قیاس کرو مشتے نمونہ از خروارے بعض اصطلاحات تمھارے
علم و عمل کیلئے قید قلم کرتا ہون (۱) ہوش در دم ہر ہر دم کے محاسبہ کا نام ہے (۲) نظر بر قدم
اپنے چلنے کے وقت اپنے قدم کے سوا کسی چیز پر نظر نڈالے اور بیٹھنے کی حالت مین اپنے
روبرو دیکھے کیونکہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے لوگون کی
باتین سُننا بھی اسی مین داخل ہے (۳) سفر در وطن سالک کا صفات بشریہ خسیسہ سے صفات
ملکیہ فاضلہ کے طرف نقل کرنا ہے (۴) خلوت در انجمن یعنے دل سے خدا کی طرف متوجہ رہنے کا
ملکہ بہم پہونچانا (۵) یاد کرد دفع غفلت کا نام ہے ذکر زبانی ہو یا قلبی (۶) نگاہداشت
جب دل ذاکر ہووے تو خطرات اغیار سے دل کو نگاہ رکھے وغیرہ۔

قیامت کا اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح ساری روئے زمین بغیر تخم ریزی کے بارش پڑتے ہی سرسبز و شاداب

ہو جاتا ہے۔ کیا اوس قدیر و قیوم کے نزدیک جو تمکو ابتدا مین صرف
ایک حکم کُن سے یعنی عدم سے۔ حیز وجود مین لایا ہے۔ ایک آواز
صور مین تمکو دوبارہ قبور سے اوٹھانا۔ اور حشر و نشر کرنا کچھہ دشوار
گذار امر ہے۔ یا تمھارے اعمال کا خاکہ تمھارے سامنے کر دینا اور
تمھارے اعضا سے تمپر گواہی دلانا کوئی بڑی بات ہے ہرگز نہین
اوست سلطان ہرچہ خواہد آن کند ٭ عالمے را در دمے ویران کند
باز از احکام جبروتی خویش ٭ جملہ را موجود یکسان میکند
مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ
ایک یہودی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مین حاضر ہوا
اور عرض کیا کہ بعث و نشر و ظہور حشر قابل اعتبار نہین
عقلمندون کے نزدیک تصدیق اوسکی پایۂ ثبوت کو پہونچی۔

محض اسیر خیالی ہو۔ اس دنیا جائے عیش و عشرت و خوشی کا مقام ہے
کہ کھاؤ پیو تکلیف نفس و تقشفی سے فارغ رہو۔ حضرت نے فرمایا کہ
مین پختہ الاعتقاد ہون۔ کہ ظہور قیامت اور ذرہ ذرہ مواخذہ
اعمال ہر ہم بر روز حساب صحیح و لاریب ہے۔ مین خدا و رسول خدا
کے حکم پر عمل کرتا ہون۔ و لو بفرض محال تیرے خیال کے موافق قیامت
کا کوئی اثر نہو۔ تو اپنی چند روزہ ریاضت و محنت شاقہ کی فکر نہین
رکھتا ہون یا مخطی و عاصی نہوا۔ اور اگر بخلاف تیرے خیال کے۔
جسطرح قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قیامت برپا ہوگی
تو نے ضعف اعتقاد و انکار سے مخلصی پائی۔ اور تو نا خود و ملحد ہوا۔
مجھے خیال امور دوامی عقبیٰ کا ہے معاملہ دو روزہ دنیا کا اعتبار نہین ہے
افسوس ہے کہ اسوقت بھی بعضون کا خیال ہے کہ مرنیکے بعد عذاب

اسکو ہوتا ہے قطرہ جاکر دریا مین مل جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پس ایسی گفتگو سُننے سے بھی پرہیز کیا کرو
کہ جس سے صریح قرآن و حدیث کا بطلان ہو جاتا ہے۔ ایمان باقی نہین رہتا معراج جسمی آنحضرت
علیہ الصلوۃ والسلام کے اسطرح قائل رہنا کہ جسطرح نگاہ سات عینکین ایک پر ایک لگاکر
آسمان پر نظر کرنے سے پار ہو جاتی ہے۔ اور آپکا جسم مبارک۔ ہماری روح سے بھی
لطیف تر تھا۔ ؎ صاحبِ عرش بلائے جسے نعلین سمیت تو کون کہتا ہے اُسے
پاؤن سے نعلین اُتار تو تقدیر کے اسطرح قائل رہنا کہ وہ ٹلانے سے کسیکے نہین ٹلتی
ع تقدیر کے آگے تدبیر کی کچھ نہین چلتی تو اور یقین جاننا کہ جو خدا تعالیٰ نے تمھاری تقدیر مین
لکھدیا ہے وہ بلا شائبۂ شک و آمیزش شبہ ملیگا اگرچہ تمام جہان اوسکے روکنے کی کوشش کرے۔ اور جو قسمت مین
نہو سارا جہان اسکے ملنے کیلئے زور لگادے نہ ملیگا۔ غور کرو تمھاری نوکری کے معاملہ مین بغیر تعین
کسیکی خوشامد کی نہ تم کسیکے نزدیک التجا لیکئے گھر بیٹھے بے منت مخلوق خلافِ توقع مسبب نے
کس آسانی سے نوکر کرادیا ؎ کارساز ما بفکر کارِ ما فکرِ ما در کارِ ما آزار ما تو ؎ سرنشست ما

بدستِ خود نوشت کہ خوشنویس است نخواہد بد نوشت کہ بخلاف رائے فقیر تمنے عجلتِ طبعی سے اپنے اضافہ ماہوار و ترقی کیلئے بیحد کوششیں کیں ہے سب کو دنیا کی ہوس خوار لئے پھرتی ہے کون پھرتا ہے یہہ مردار لئے پھرتی ہے کہ دل اگر قابو میں ہوتا تو یہہ دکھ کیوں ہوتا کہ میرے پہلو ہی میں ہے دشمنِ جانی افسوس کہ اپنے اعلیٰ افسر سے بذریعہ جنگ بہادر تعارف کرایا۔ اور عمائدین و معززین کے سفارشی رقعات بہم پہونچائے ہے اے خواجہ اگرچہ مال و دنیا طلبی کہ رزقِ تو مقدر ست بیجا طلبی کہ ہیچ از تو خدا طاعتِ فردا طلبد کہ کامروز از و روزی فردا طلبی کہ تمہارے افسر اعلیٰ کی توجہ خاص تمہارے حال پر مبذول رہی۔ تمہارے حقوق کو تسلیم کیا۔ زبانی و تحریری ملاقات و عدے بھی کئے آخر نتیجہ اسکا معلوم ہے گر زمین را آسمان دوزی کہ نہ دہندت زیادہ از روزی کہ تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل کہ کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی تردد و پیروی میں کوئی حد و حصر باقی نرکھے۔ شرق سے غرب جنوب سے شمال و تحت سے فوق تک سلاسل و تہی کے تدابیر کو کھینچا تو طائر مقصود بیحد سست خواہندہ حقیقی کیونکر گرفتار ہوگا۔ تا وقتیکہ اشارۂ ارادتِ لم یزلی عزائم

مین ہمارے ظاہر نہو کوئی امر خواہ صغیر ہو یا کبیر صفحۂ ظہور پر جلوہ گر کس طرح ہو گا ہر تار کو جنبش و ہر ساز کو آواز
اوسی نہج پر سے ہی بیش قرار رہا ہوا ارکا ہونا کمال لیاقت و عقلمندی پر منحصر نہین ہے اگر روزی بدانش
برفزودے ز نادان تنگ تر روزی نبودے۔ لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ دنیا کو جو اسباب ظاہر
سے تعبیر کرتے ہین یہان اسقدر تردد جائز ہی کہ۔ بر توکل زانوے اشتر بہ بند مگر اسی مین منہمک ہون
لوگ طول امل کو تدبیر سمجھتے ہین۔ اور تدبیر کو تقدیر پر ڈالتے ہین کسریٰ کو تعمیر ایوان مین کیا کچھہ تدبیر تھی
افلاطون کو تقریر بے تکلف نے کیا نفع دیا نہین بنا تو کر سلطنت فرعون کے سر پر کیا لائی اور دولت
قارون کے ساتھہ کیا کیا اگرچہ دنیا دی امور بظاہر منحصر تدبیر پر۔ و اصل تدبیر تقدیر۔ و تقدیر
غالب ہی تدبیر پر کیونکہ وہ علوی ہے اور یہہ سفلی مثنوی بخیر دان تخم امل کاشتند کشت آخر از آن
چہ برداشتند ز رخت امل بند کہ تاجر شوی آمدی باز مسافر شوی اصل تدبیر یہہ ہی کہ رضاے
حق تعالیٰ مین کوشش کرے تا برقع خجالت نہ پہنے شرط بندگی یہہ ہی کہ اگر چاہ مین گرے تو اپنے آنکھون کو
ملامت کرے اگر جاہ ملے شکر نعمت خدا بجا لاے جبکہ حسب خواہش انسان کسی امر کا ظہور وقوع مین آئے تو

اسکو تدابیر متنوعہ و حکمت ہائے شاقہ پر اپنے حمل نکرنا چاہئے بلکہ نوازش و کرامت خالق پر اپنی نگاہ رکھے۔
الحاصل تدبیر کے ذریعہ سے تقدیر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ یعنی جیسی تقدیر ہوتی ہے ویسی ہی تدبیر سوجھائی جاتی ہے
پس تدبیر کو بھی ہاتھ سے نہ دینا مگر اسی میں غرق نہونا چاہئے اور وقت ایش از قسمت نہ چاہنا۔ دعا سے غافل نہ ہونا
کہ اسی سے ہر مشکل امر آسان ہو جاتا ہے۔ اور یہی عاجزی بندگی بیچارگی کی علامت ہے ۔ قسمت کیا ہے ایک کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا ۔ بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا ۔ غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا ۔ مثنوی
نکو کاری ز دانشاید و ہم بد کرد ۔ بدی را بایدم نسبت بخود کرد ۔ ہمہ تقصیر تست اے مرد دانا ۔ مگر نشنیدۂ انا ظلمنا۔
افعال شیطانی اور افعال رحمانی میں بخوبی تمیز رکھنا بھی ضرور ہے ۔ نصیحت ۔ کہمت بشنو و بہانہ مگیر
کہ ہر چہ ناصح مشفق بگوید بپذیر ۔ مذہب کی تحقیق میں گر نہ پڑنا کہ کسی کی عمر اس راہ میں پوری نہو سکی ہو بفرض محال کہ
محقق بھی بنے ۔ تو اس سے کیا حاصل ۔ اسلئے کہ محقق بننے کے بعد بھی تو عمل کرنا لازمی امر ہے۔ اس خود رائی سے آدمی
گمراہ ہو جاتا ہے شفاعت قرآن و پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محروم و ناکام رہجاتا ہے پس تحقیق کے پردہ میں اعتقاد کو
ڈانواں ڈول رکھنا اور عمر عزیز کو برباد کر دینا عقلمندی نہیں ہے سلف صالحین جو راہ بتلا گئے ہیں وہی کافی متصور ہے

شبانہ روز عمل صالح کئے جاؤکہ عمل صالح کا پورا پورا بدلہ یقیناً ملنے والا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ٥ دوسری جگہ نَقِيْرًا ہے یعنی تمکو تمھارے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملیگا۔ اور تم ایک خرما کے چھلکے یا پتے کی قیمت برابر کم نہ دئے جاؤ گے۔ بخلاف اسکے اگر عمل نکرو گے تو اپنا سر اپنے ہاتون سے پیٹو گے۔ اور قیامت کے روز کہوگے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجئے تا کہ اچھے کام کر آوین حکم ہو گا کہ اے احمق تو وہان سے ابھی چلا آتا ہے۔ اب تلافی مافات کی مہلت کہان۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ دنیا کے کام اتنے کرو جبتک دنیا مین تمھارا قیام ہے۔ اور آخرت کا کام اسقدر کرو کہ جتنی آخرت کو بقا ہے۔ اور خدا کے واسطے اتنا کام کرو جتنی تمکو حاجت ہے۔ اور دوزخ کا کام اتنا کرو جسقدر عذاب کا تحمل کر سکو

لقمان حکیم سے منقول ہے کہ ہمنے چار سو کتب سے پانچ امر منتخب کر لئے۔
دو بھول جانیکے۔ تین یاد رکھنے کے۔ موت کو خدا کو۔ اور جسنے
اپنے ساتھ احسان کیا ہو۔ اوسکو نہ بھولنا۔ تونے کسیکے ساتھ احسان
کیا ہو اور کسینے تیرے ساتھ بدی کی ہو ان دونوں کو بھول جانا۔
اے عزیز فضول گو نہ بنا کر اسمین وقار جاتا ہے اور گنہ سر پر ہوتا ہے۔
حدیث صحیح مین وارد ہے کہ مَن تَکَلَّمَ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ ھَوٰی اِلٰی جَھَنَّمَ
سَبْعِیْنَ خَرِیْفاً۔ یعنی جو شخص فضول اور غیر ضروری بکتا رہے تو۔ وہ جہنم
کے گڑھے مین ستر سال تک ہنسایا جائیگا۔ تا بحد امکان زبان بند رکھنا
کہ فساد کی یہی جڑ ہے۔ سَلَامَتُہ الْاِنْسَانِ فِیْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔
دو سننا تو ایک کہنا۔ کیونکہ دو کان و یک زبان عطا ہوی ہے ع
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید ؎ خموشی خود ایک حال ہے بلکہ

زبان اللہ کے ذکر سے اور دل اوسکے فکر مین مشغول رکھنا چاہیے۔ دل بیار۔ دست بکار

رباعی کم گوئی جز مصلحت خویش مگوئی۔ چیزیکہ نپرسند تو از پیش مگوئی۔ گوش تو دو

داد ند و زبانِ تو یکے۔ یعنے کہ دو بشنو و یکے بیش مگوئی۔ ۵ نہین یک لحظہ خالی

تجھ سے بیرون و درون میرا۔ کہ دل مین یاد ہے تیری زبان پر نام ہے تیرا۔ ۷ و

ہر حال مین استقلال کو ہاتھ سے نہ دینا کہ دنیا کی کوئی اڑی ایسی نہین ہے جو

ٹل نہ جاے۔ اور کوئی دشواری نہین جو سہل نہو جاے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ وارد ہے

۵ استقامت اے پسر از دل گزین۔ از درختِ صبر بعد بش خوشہ چین۔ ۷ خبردار کسیکا

و مصائب کا کیسکے سامنے گلہ نکرنا۔ بلکہ صبر و شکر بجالانا۔ جیسا کہ قرآن پاک مین خدا تعالیٰ

فرماتا ہے کہ۔ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ یعنی جو

لوگ کہ جب اونکو کوئی غم و مصیبت پھونچتی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم خدا کی ملک ہین

اور انجام کار اوسیکی طرف واپس جائینگے - پس اونپر خدا کی عنایت و رحمت ہے - اور یہی لوگ ہدایت کی راہ پانے والے ہین -
خالق سے گناہ کی مغفرت و بخشش کی امید ہے - مگر خلائق کے گناہ سے بچتے رہنا - کہ حق العباد کی پرسش اور گرفت کا بڑا اندیشہ ہے -
بلحاظ وقت اپنے دنیاوی حاکم کی بہی اطاعت و مزاجداری کرنا - ذی رتبہ بنا یہی عین مصلحت - اور بمقابلہ لیاقت کارآمد ہے - اوسکی سختی و برا کہنے کو برا نہ ماننا - مگر حتی الامکان مایۂ عزت ہاتھ سے نہ کھونا
کیونکہ غرض ملازمت سے چار پیسے پیدا کرنا ہے - اور عزت ہی کیلئے پیدا کئے جاتے ہین - جائز ذریعہ سے جائز امور کے حاصل کرنیکی کوشش کرنا - ناجائز ذریعہ سے کاربراری مین انسان ذلیل ہوتا ہے اور زک اوٹھاتا ہے - دنیاوی حوائج کیلئے ایسا کام کرو کہ جسمین

دین کو کچھ بھی نقصان نہ پہونچے ۔ ورنہ وہ فعل لغو محض ہے ۔ دنیا کو مثل
سایہ کے تصور کرو کہ پکڑنے جاؤ تو بھاگ جاتا ہے ۔ ؎ خواب مرگ
خوابگہ قبر ست و بیدار است شور چشم اگر بینا بود ہر روز روز محشر ست
نیک نیتی و ہوشیاری سے کار مفوضہ انجام و انصرام دیا کرو ۔ ؎
تو پاک باش برادر مدار از کس باک زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ
فصل خصومات کی خدمت ۔ پیشۂ وکالت سے گریزان ہونا کہ حرام
و شبہات کا اندیشہ ہے بعض ملازمت صریح حرام ۔ بعض قریب تر حرام
بعض حلال ۔ بعض حلال سے قریب تر ہین ۔ اسکی تفصیل تفسیر کشف القلوب
پارہ قد افلح المؤمنون مین واضح طور پر موجود ہے مَن اَعَانَ ظَالِماً
فَهُوَ ظَالِمٌ صحیح حدیث شریف ہے ۔ جہان تک ہو سکے آیندہ
حلال یا قریب تر حلال کی ملازمت ڈھونڈو ۔ جب تک حلال طیب ۔

نوکری نہ ملے خود کو قصوروار تصور کرو۔ اور کہاتے وقت ہر آنکھ سے
چار چار آنسو بہاؤ۔ اور خدا تعالی سے طلب معاشِ حلال کی التجا کرو۔
دیندار طلب مال مین دین کو برباد نہین کرتا۔ دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالنا
اور یہہ سمجہنا کہ مال واولاد کا حاصل ہونا اللہ تعالی کے تقرب کی علامت ہے
کافرون کا مقولہ ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔ دنیا گذشتنی وگذاشتنی
بہر طور گذر جاتی ہے ۔ چندین غم مالِ حسرتِ دنیا چیست ٭ ہرگز دیدی
کسیکہ جاوید بزیست ٭ این یک نفسی کہ در تنت عاریت است ٭ با عاریتی
عاریتے باید زلیست ٭ بحد امکان مدعی۔ یا مدعی علیہ۔ کی حیثیت سے
عدالت کی کرسی تک سجانا البتہ سچی گواہی دینے سے اپنی کسر شان نہ سمجہنا
کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ
یعنی سچی گواہی مت چہپاؤ۔ اور جو شخص چہپائیگا وہ گناہ گار ہوگا۔

البتہ جھوٹی گواہی ندینا۔ اور جھوٹ نہ بولنا کہ دنیا مین جھوٹ بولنے والیکا رزق کم اور عزت کو نقصان پھونچتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب مین مبتلا ہوتا ہے ۔ دروغ اے برادر مگو زینہار ٭ کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار ٭ مردم آزاری ہرگز نہ کرنا کسیکے دل کو نہ دُکھانا ۔ بترس از آہِ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ٭ اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید ٭ نیک آدمی کی زبان و ہاتھ سے کیسکو رنج نہین پونچتا ہے رباعی خواہی کہ ترا رتبتِ ابرار رسد ٭ مپسند کہ کس را زِ تو آزار رسد ٭ از مرگ میندیش و غمِ رزق مخور ٭ کین ہر دو بوقتِ خویش ناچار رسد ٭ خیالات کا نیک رکھنا ہی معرفت الٰہی ہے فقیری چیست تصحیح خیال است ۔ اور اعضا کی حفاظت در حقیقت اطاعت ہے۔ فرائض کا بروقت ادا کرنا تم پر فرض ہے ۔

اگر ادا کروگے تو جزا پاؤگے۔ نکروگے تو سزا اور خدا کی خیرات سخت ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا۔ اور جسقدر موقع ملے نوافل بجالاؤ ورنہ بُرے افعال سے جوارح کو بچاؤ۔ اپنے فائدہ پر دوسرے کے نقصان کو نظرانداز نکرو۔ ہمیشہ بچشم اور کار خیر مین مصروف رہنا۔ مگر نہ اسقدر کہ خود محتاج اور فقیر ہو جاؤ۔ او نوبت دوسرون سے استمداد اور سوال کی پہونچے۔ کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا یعنی نہ اسقدر بخل اور کنجوسی کرو کہ گویا ہاتھ گلے کو باندھ لو۔ اور نہ اسقدر دست کشائی کرو ملامت اور حسرت زدہ ہو بیٹھو۔ سب سے پہلے اپنے اہل و عیال خویش و اقارب۔ کا نان و نفقہ مقدم ہے اسکے بعد دوسرے رشتہ دار مستحق خیرات ہین۔ اسکے بعد اور دوسرے لوگ

اے جانِ جانانِ من - وے روحِ من - ریحانِ من - میرے بعد تم اپنے ماں اور بھنون کے تا دمِ زندگی خبرگیران رہنا - بڑی بھنون کا ادب چھوٹی بھنون پر شفقت رکھنا - تم سب کے بالاتفاق بہیئت مجموعی رہنے مین میری خوشنودی متصور ہے - اگروہ تکو اچھا نہ سمجھین تو خیر مضایقہ نہین - مگر تم اون کے حقوق کو سمجھنا - کیونکہ اگروہ خدانخواستہ اپنی التجا دوسرے کے پاس لیجاوینگے تو تم خود اوسکو گوارا نکر سکوگے - دیکھو خبردار بھنون کو نہایت ہی عزیز رکھنا کہ مین اونکو تم سے کم نہین جانتا ہون - مکان مسکونہ تمھاری والدہ کے نام کا ہے - اِسکی مرمت شکست و ریخت کرتے رہنا - کہ تمھارے بزرگون کے نام کی بقا ہے - اوسکے اتلاف اور بربادی کیلئے کسیکو دست اندازی کا حق نہین - ورنہ بے گھر ہو جاوگے - در بدر کرایہ کا مکان لیکر ذلیل ہوگے

تیسری تجہیز و تکفین مین دخل و معقولات نکرنا - کسی قسم کے رسوم ناجائز
کا ارتکاب نہو - تابوت پر چادر کی ضرورت ہے - نہ پھولون کی
چادر کی بلکہ آل بتول رضی اللہ عنہا مسند نشین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم -
حضرت پیر و مرشدم کو اختیار تامہ حاصل ہے اُنکی ہدایت پر عمل کرنا ۵
ہاتھہ خالی اوس طرف جاتا ہون مین ٭ اور تہی دستی سے شرماتا ہون مین
دستگیرا دستگیری کیجئے ٭ آبرو میری وہان رکھہ لیجئے
پس جو لوگ میت کے ساتھہ رہینگے اونکو حسب مدارج اخلاق سے
رخصت کرنا - اور وقت موقع کھلانے پلانے سے بھی دریغ نکرنا
بہترین سلوک لوگون کے ساتھہ کھانا کھلانا ہے - میرے دوستون
کی تعظیم و تکریم اور اونکا ادب نیازمندانہ ملحوظ رکھنا - کہ مثل میرے
وہ بھی تم پر شفقت بزرگانہ مبذول رکھین - اور اپنے دوستون کی

حقارت نکرنا۔ تاکہ تمپر اونکا اعتماد زیادہ ہو۔ جو شخص تم سے مشورہ لے بلالحاظ اپنے
نقصان کے اوسکو نیک مشورہ دینا حتی الامکان کسیکے نزدیک التجا نہ لیجانا
اچھا اگر ضرورت لاحق ہو تو۔ دل سے پوچھنا۔ استخارہ کرنا۔ خراب نہیں ہوا جس نے
استخارہ کیا۔ دیکھو طبرانی دراوسط۔ سعادت اولادِ آدم ہے استخارہ کرنا اللہ تعالیٰ
سے۔ اور بدبختی ابن آدم ترکِ استخارہ ہے اللہ تعالیٰ سے۔ دیکھو حصن حصین صفحہ ۱۱۷
حاکم وترمذی سے ؎ دل را اگر تو صاف کنی ہمچو آینہ ٭ بیشک جمالِ دوست
نماید معاینہ ٭ او دردل منست دل من بدستِ او ٭ چون آینہ بدستِ من
و من در آینہ ٭ سائل کا سوال بقدر امکان رد نکرو۔ اور خود کسی سے کسی قسم کا سوال
نکرنا۔ کہ حرام ہے۔ ؎ اے قناعت تونگرم گردان ٭ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
خدا کے آگے بندگی اور حاجت مندی کا اظہار یہی کیا کم صلہ ہے ؎ خدا گر بحکمت
بہ بندد درے ٭ کشاید بفضل و کرم دیگرے ؎ او چارہ کار بندہ داند ٭

چون ہیچ وسلیقش نماند ؎ آمد و خشم مین حاسد پیدا ہو جاتے ہین چھوٹے چھوٹے
سے ورثہ مین جھگڑے قائم ہوتے ہین عفو کی جگہہ عفو کرنا۔ اور غصہ کی
جگہہ کمی نکرنا ؎ درشتی و نرمی بہم در بہ است ؎ چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
مگر دبتے کو دبانا خلاف مردانگی جاننا۔ عالم کو صراف اور زبان خلق کو نقارۂ
خدا جاننا۔ اور اون سے بہت حذر کرنا۔ حلم کے خوگر رہو۔ اور اوس کی عادت ڈالو
جیسا کہ شیخ سعدی کا قول ہے قطعہ درخاک بیلقان چو رسیدم بہ عابدے ؎ گفتم مرا بہ تربیت
از جہل پاک کن ؎ گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ ؎ یا انچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن
اور سب سے مل جل کے رہنا۔ مدارا کا شیوہ رکھنا کہ اہل دین کی متابعت
اور اہل دنیا کی موافقت اسی مین متصور ہے ع خوشامد ہر کرا گوئی خوش آمد
؎ شیوۂ عاجزی نہ چھوڑ اے فیض ؎ یہ وہ شئے ہے نہین خدا
کے پاس ؎ ہان مین ہان ملانے سے دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

شرافت شریفانہ چلن کا نام ہے۔ اگر کوئی نیکی نہ کر سکو تو کم از کم اپنے نیت ہی کو نیک رکھو صحیح حدیث ہی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مثلاً مکان میں روشندان قائم کرنا چاہو تو۔ اذان کی آواز سننے کی نیت رکھو۔ ہم خرما و ہم ثواب ہوا و روشنی سے استفادہ ہو جاتا ہی۔ **قرض نہ لینا**۔ وعدہ سے بڑھکر۔ ایفا کا خیال رکھنا۔ ورنہ ساقط الاعتبار ہو جاوگے۔ اور منافق کہلاوگے۔ بساط سے بڑھکر پاؤں نہ پھیلانا

ع بران عقل و دانش بباید گریست ٭ کہ آمد بود و نوزدہ خرچ بیست

نوٹ۔ فخراً نہیں بلکہ شکراً۔ فقیر کہتا ہی کہ عمر بھر کبھو کسی سے فقیر نے قرض نہیں لیا۔ البتہ اکثر خویش و بیگانوں کو عند الضرورت قرضہ دیا ہے اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اپنی تنخواہ کے موافق موازنہ تیار کر لیتا۔ عید۔ بقرعید۔ شادی مہمانی تیمارداری۔ سفر۔ وغیرہ روزمرہ کے مصارف کی مدآت سب کچھہ اسمین موجود ہوتے۔ اسمین ایک پس انداز کا مد بھی ضرور رہتا۔ اسکی حفاظت و نگاہ داشت مین ضرورت پر بڑی مدد ملتی۔ جب تنخواہ کی کمی زیادتی ہوتی۔ فوراً دوسرا موازنہ مرتب کر لیتا۔ کبھو گنجایش موازنہ سے بڑھکر مصارف نہیں کئے۔ شاذ و نادر ایسا ہوا ہے کہ ایک مد کی رقم بچت۔ دوسرے ضروری مدمین صرف ہوی ہے۔ اسی لئے محسود خلائق تھا۔ اخیر مضایقہ نہین۔

الحمد للہ قرض لینے سے خدا تعالیٰ نے ذلیل نہین کیا۔

اکثر دوست احباب اپنا اپنا موازنہ فقیر سے مرتب کرا لیا کرتے۔

کلام مین ہمیشہ اپنے خطاب کے موقع اور انجام کو مدنظر رکھنا۔ نہ ایسے میٹھے ہو۔
کہ کوئی نگل جاے۔ نہ اتنے کڑوے کہ کوئی تھوک دے۔ نہ ایسے آہستہ چلو۔
کہ پیچھے رہ جاو۔ نہ ایسے دوڑو کہ ٹھوکر کھاکر گر پڑو۔ بہرحال میانہ روی اختیار کرو
نے سادگی مین لطف نہ کچھ بانکپن مین ہے۔ ﴿خیر الامور اوسطہا﴾ کے چلن مین ہے
مہمان کی تواضع کو خدا تعالی کی خوشنودی کا باعث تصور کرنا۔ کہ وہ درحقیقت
اپنے تقدیر کا کھاتا ہے۔ اور تمھارا نام نیک ہوتا ہے ﴿شکر بجا آر کہ مہمان تو
روزی خود میخورد از خوان تو﴾ اگر کوئی مکان پر آوے تو جس حال مین ہو نکل آؤ کہ وہ بڑی
دور سے تم تک امیدوار پہونچا ہے۔ بقول حدیث شریف اکثرا عمار

نوٹ۔ یہ تو تمھارے روبرو کا واقعہ ہے۔ کہ فقیر کھانا کھا رہا تھا۔ ایک شاہ صاحب نے آکر آواز دی۔ تم نے کہا کہ
اسکے پیشتر بھی دو مرتبہ آچکے ہین۔ مجھے خیال ہوا کہ کھانے سے فارغ ہو کر جا ملینگے۔ دل کی طرف رجوع کیا
مفتی حقیقی نے حکم لگایا۔ کہ تو بڑا عہدہ دار۔ یا عالم نہین۔ اسکو دھوپ مین کیون کھڑا کرتا ہے۔
کھانا جاتا کہان ہے۔ واپس آکر کھانا۔ پس فوری تعمیل کی۔ وہ بیچارے شرم کے مارے۔
جھوٹا کھانا دیکھکر انہیں خوش ہوے اگرچہ روپیہ بھی انکو دیتا۔ اتنے خوش نہوتے۔ دوسرے روز سے
انکو وہ چند عقیدت پیچھے رہ سے ہوگئی۔

أُمَتی بَیْنَ السَّبْعِیْنَ وَالسِّتِّیْنَ ؎ فی زمانا۔ انسان کی زندگی ساٹھہ ستر سال کے درمیان معمولاً ہوا کرتی ہے۔ اسکے بعد تو اسکو مجبوراً دنیا سے چلنا پڑتا ہے ؎ پندے دہمت اگر مین داری ہوش ٭ از بہر خدا جامۂ تزویر مپوش ٭ عقبی ہمہ روز راست و دنیا یکدم ٭ از بہر دمے ملک ابد را مفروش ٭ اپنے جینے کا بھی کیا یقین ہے۔ کہ ہر دم موت کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ ؎ راستہ ملک عدم کا بھی ہے کتنا ہموار ٭ آنکھہ بند کرکے سب چلے جاتے ہین چلنے والے ؎ کوئی آرام تو ہے قبر مین انسان کیلئے ٭ جان سب دیتے ہین اس خانۂ ویران کیلئے ٭ بیس ڈالا ہے ہمین آتے ہی تو نے اے قبر ٭ یہی دستور تواضع کا ہے مہمان کیلئے ٭ یہہ ظاہر ہے کہ انگریزی یا قانونی تعلیم محض دنیاوی منافع کے خیال سے ہوتی ہے۔ دین سے اوسکو سرِمو تعلق نہین ہے ؎ صد حیف یہہ مرنیکے لئے جینا ہے ٭ اس جینے پہ یہہ بغض و حسد کینہ ہے ٭ دارا کا

رہا تخت نہ جامِ جمشید ۔ تو احوال سکندر کا تو آئینہ ہے ۔ تو عربی علم تو ہمارا مذہبی علم ہے دینداری کا دار و مدار اسی پر ہے جب تک عربی علم پر عبور نہو قرآن و حدیث کے مضامین ۔ اور انکی فصاحت و بلاغت کی دریافت پر کوئی قادر نہیں ہو سکتا ۔ گویا بغیر عربی کے احکام الٰہی سے بیخبری ہے ۔ پس اس عقل خام پر صد گونہ افسوس ہے کہ خیال محال پچاس ساٹھ سال کی خیالی زندگی کے آرام سے بسر کرنے کی توقع پر لندن وغیرہ جاکر عمر کا ایک بہت بڑا بھاری حصہ صرف کرکے بڑی جانفشانی سے ۔ یم ۔ اے ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی ۔ و ایل ایل ڈی ۔ بیرسٹرایٹ لا وغیرہ کی ڈگریاں حاصل کرکے فخریہ دنیا عیش سے گذرنے کی امید کرتے ہیں ۔ ع آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش ۔ مگر اس سے بیخبر ہیں کہ کس وقت موت آجائیگی ۔ ع آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ۔ سامان سو برس کا ہے کل کی خبر نہیں ۔ بعض تو انگریزی طالب علمی ہی میں مرجاتے ہیں ۔ اور

بعض تعلیم پاکر ملازمت ملنے سے پہلے چل بستے ہین۔ رباعی

تا کے بغم منضج و مسہل خوردن ٭ خود را ز تردد این ہمہ افسردن ٭ اے درد

اجل چو ہیچکس را نگذاشت ٭ بر زیستن اینقدر نباید مردن ٭ ؎ غافل تجھے

گھڑیال یہہ دیتی ہے منادی ٭ خالق نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی ٭

اور بعض کو اس دنیا ناپائدار سے فائدہ اوٹھانیکا موقع مل جاتا ہے ع

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ٭ مگر دار آخرت کیلئے جہان ہر شخص کو دوامًا

رہنا ہے۔ اور اوسکے حصول کا ذریعہ علم عربی ہے اوسکی تحصیل کی

کچھہ بھی فکر نہین ہے۔ عارضی سکونت کیلئے بڑے بڑے۔ بنگلے

و محل سرائین اور کوٹھیان تیار کیجاتی ہن۔ ؎ کسریٰ کے سے گر محل

بنائے تو کیا ٭ قارون کے سے گنج ہاتھہ آئے تو کیا ٭ جب سر پہ قضا

پکاری انا للہ ٭ آئے تو کیا و گر نہ آئے تو کیا رباعی غرہ چہ شوی

مسکن و کاشانہ ہو ہر عمر کہ ہست حاصلش افسانہ ہو ہمخوابہ بادی وہم فروزی شمع
بر رہگذر سیل چہ سازی خانہ ہو افسوس ہے کہ جہان ہمکو قیام دوام کرنا ہی
ہان کیلئے سفال پوش یا خس پوش مکان بنانے کی بھی فکر نہین ہے ۔ ع
طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانیوالی ہو کیا رہتی جوانی کہ جو تھی مٹانیوالی ہو پیری کو
رشید تم غنیمت جانو ہو اب فصل نہین ہے کوئی آنیوالی ہو ایک شخص قوم
بنی اسرائیل سے سات سو برس کی عمر کا ٹر کے جہاڑ کے نیچے زندگی
بسر کرتا تھا ۔ لوگون نے اسکو پانی اور دہوپ کی تکلیف سے بچنے کی غرض سے
مکان بنانے کی راے دی ۔ تو جواب دیا کہ سات سو برس ہی تو جینا ہے
اتنی تہوڑی مدت کیلئے مکان کی ضرورت کیا ہے آخر نہ بنایا ۔
منہکان دنیا ہنسینگے اور ہم کو دیوانہ کہینگے ۔ ہم بھی اونکو احمق سمجھینگے
اِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۞ ایفرزند وقت موجودہ

کو عزیز رکھنے والا شخص درحقیقت نیک کردار و کفایت شعار ہے کیونکہ
دوست احباب دنیا کی سب چیزین تو پھر بھی مل سکتی ہین۔ مگر وقت
جب ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر وہ نہین مل سکتا ہے عمر تو بامثال آب جو و آب رفتہ باز کے آید بجو۔ وقت کی پابندی جو اب
انگریزون نے اختیار کر لی ہے۔ فی الحقیقت یہہ قدما اور پیش روان
مذہب اسلام کا عام دستور تھا۔ اپنا وقت ضائع۔ اور دوسرے کا وقت
خراب کرنیوالا۔ بڑا مسرف اور بیدرد شخص ہے۔ دیکھو متقدمین کے
کارنامے کہ اونھون نے اپنے عزیز وقت سے کیا کیا کارآمد نتائج نکالے
اور اوسکی کیا کیا یادگارین دنیا مین چھوڑین آلعزیز مستورہ لینے مین
عار نکرنا مگر راز اپنے ہی تک رکھنا کہ اسکے بعد فاش ہو جاتا ہے
خامشی سیر کہ ضمیر دل خویش تو با کسی گفتن و گفتن کہ مگوی ہمہ ایک فعل اول ہی

ایسا سوچ سمجھکر کرنا چاہیئے کہ اوسکے چھپانیکی ضرورت اور نوبت ہی نہ آوے

ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست

فی زماننا - وہ لوگ تو بہت کم ہین - جو خدا یتعالی سے ڈر کر گناہ نہین کرتے

اکثر لوگ شرما شرمی سے بھی برے کامون سے بچتے ہین - اگر تم مین

خدا ترسی ہے - تو چشم ما روشن و دل ما شاد - کیونکہ کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ

کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ - حدیث شریف مین وارد ہے - ورنہ دنیا کی

شرم و حیا کا تو خیال ضرور رکھنا چاہیئے - کہ اوسکا ثمرہ آخرت مین بھی

سرخروئی متصور ہے کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ - بہی حدیث صحیح ہے ع

شاد باش و ایمن و فارغ کہ من ٭ آن کنم با تو کہ باران با چمن ٭ مضر اخلاق

گندہ مذاق - شرمناک رسومات - یعنی جلسے - و روشنی - و آتشبازی

و رقص - وغیرہ نے ہماری قومی سلطنتون کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا

فرمان ایزدی کی خلاف ورزی نے ہمارے قوم پر پھٹکار ماری ہے
جہان رقص طوائف - وناٹک - وغیرہ ہوتا ہے وہان لعنت قہار نازل
ہوتی ہے - ایسے مہمل مجالس کی شرکت سے دوامًا نا فروگریزان رہو -
احیانًا وہان موت آجاسے - جہان کا مرنا پسند نہین - اوس مقام کا جانا
بھی پسند نہین جس طرح ہیضہ وطاعون وغیرہ جہان نمودار ہوتا ہے
نہین جاتے - بدرجۂ اولی ایسے مہمل تقاریب سے بچنا بھی لازمی امر ہے
مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ - جن بیوقوفون نے بہشت ودوزخ وعدہ - وعید
رب جلیل کو امر خیالی - و بازیچۂ طفلان - تصور کرلیا ہے - اُنسے ہم کو
بحث نہین آیۂ اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ
کریمہ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ
آور فاسق - و فاجر (کسے باشد) کی تعریف کرنے سے اور اوسکا تحفہ

وہ یہ لینے سے حتی کہ دعوت قبول کرنے سے بھی پرہیز کیا کرو کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اور وہ رحمت الٰہی تعالیٰ اشانہ ہین واسطے
جہان والون کے) کہ جس وقت تعریف کیا جاوے فاسق غضبناک ہوتا ہے
یعنی غصہ ہوتا ہے رب العالمین صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ رَبَّنَا اِهْدِ نَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۃ جب کوئی کام تمھارے خاطر خواہ ہوجاوے تو
دو رکعت نفل شکریہ نماز ادا کرنا اور اپنے کل کامون کو اوسی قادر مطلق کے
حوالہ کرنا کہ یہی کلیہ اوسکے راضی رکھنے کا ہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۃ باطن سنبھالے رہنا تا ظاہر خودبخود درست
ہوجائے اور ریاکرنیکی ضرورت نہ پڑے اپنی ذاتی حاجتوں کو روز بروز
ایسا کم کرنا کہ اپنا کام آپ ہی پورا کرسکو۔ ملازم یا اولاد سے کام لینے کی
ضرورت ہی نہ پڑے۔ مختصر روزی پہ دل حریص کو رضامند کرلینا و

خَیْرُ الرِّزْقِ مَا کَفٰی - کیونکہ بمقابلہ امرا فقرا پانچسو سال پیشتر داخل بہشت ہونگے
کھادی پہننا - کمل اوڑھنا - بوریا ہی بیر پا بچھانا - فقیرانہ گذران کرنا ضروری
وغیرہ ہی حاجتون سے جلد فارغ ہو کر مسجد مین جا بیٹھنا - اولی ہے اور سنت
حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب جہان آنچہ من درکار دارم بیشتر
درکار نیست - خدا تعالی سے التجا ہے - کہ تمھاری دنیا اتنی کشادہ نہو کہ
وبالِ جان ہو جاے - اور اوسی مین منہمک رہو آب در کشتی ہلاکِ کشتی است
آب زیر کشتی آنرا پشتی است اور نہ اتنی تنگ ہو کہ دینی کوئی کام خاطر جمعی
سے نہ کر سکو - متوسط درجہ مین رہو - ہان خدا نخواستہ جب کوئی مصیبت جان
یا مال - یا آبرو پر آتی ہوئی دیکھو تو بیدریغ سخاوت و خیرات کرنا کہ -
اَلصَّدَقَۃُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ حدیث شریف مین آیا ہے - جب کسی قسم کا
ادبار یا اوسکے آثار دیکھو تو فوراً توبہ کر لینا کہ استغفار سے رحمت پروردگار

شامل حال ہو جاتی ہے - کہ خدا تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی جو لوگ کہ توبہ و استغفار کرتے ہون اونکو خدا تعالیٰ کسی عذاب مین گرفتار نہ کریگا - اور جب نامساعدتِ زمانہ دیکھو تو سفر اختیار کر لینا کہ اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ بزرگون کا مقولہ ہے ہر وقت باوضو رہنا کہ دافع نسیان و بلیات ہے اے قرۃ العینین یاد رکھو کہ علی العموم سب گناہ کبیرہ اور علی الخصوص قتل زنا رشوت نشہ سرقہ وغیرہ یہہ ایسے گناہ ہین کہ سر چڑھکر بولتے ہین اون کے چھپ جانیکے خیال محال سے چھپکر ارتکاب کرنیوالا بڑا ہی احمق ہے پانچ حواس مین سے چار قوتین یعنی باصرہ - سامعہ - شامہ - ذائقہ تمکو دوسرون کے بابت خبر دیتے ہین اِنسے بعض بعض شرعی جرم بھی وقوع پذیر ہوتے ہین - جیسے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ

آنکھہ کا زنا نظر بد ہے۔ جو غیر عورت پر پڑے۔ کان کا گناہ سماع ناجائز
و غیبت کا سُننا وغیرہ۔ زبان کا گناہ۔ غیبت کرنا۔ مال حرام کا کھانا ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے اپنے کلّے کے درمیانی چیز یعنے
زبان کی حفاظت کرلی اوسنے اپنا نصف دین سنبھال لیا جِرمُہٗ صَغِیرٌ
جُرمُہٗ کَبِیرٌ۔ علیٰ ہٰذا شامہ کا گناہ بھی اوس خوشبو کا سونگنا ہے جو ناجایز
طریقہ سے حاصل کی گئی ہو۔ یا غیر عورت کے پاس سے پھونچی ہو وغیرہ
البتہ قوت لامسہ ایسی ہے کہ جسطرح دوسرن کی۔ خبر تمکو پھونچاتی ہے
اِسیطرح تمھاری خبر بھی دوسرون کو کردیتی ہے ۔ اور اِس سے بڑے بڑے
گناہ۔ حرام وغیرہ وغیرہ عمل مین آتے ہین۔ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ
تک پھونچا دیتا ہے۔ پس ہمیشہ ان سب گناہون سے بچنے کی کوشش بلیغ کرنا
فقیر مفاتیح الاعجاز۔ شرح گلشن راز۔ کا ترجمہ کر رہا ہے۔ شاید حیات مستعار

ودم ناپائدار وفا نہ کرے۔ پیرو مرشد کی خدمت مین عند الفرصت
حاضر ہوکے تم اوسکو انجام دینا ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند العزیز
نصیحت کرنا تو سہل بات ہے۔ مگر قبول کرنا اور اوسپر عمل کرنا ہی
مشکل امر ہے۔ کیونکہ نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے
نہین اوترتا ہے۔ اسلئے کہ منہیات و ممنوعات پر سبکا دل حریص ہوتا ہے
خصوصاً نوجوان و طالب علم جو علوم رسمی۔ اور ہنر دنیوی مین مشغول ہی
وہ جانتا ہے کہ صرف علم ہی وسیلۂ نجات ہے چندان عمل کی حاجت
نہین ہے تو یہ توبہ بیہ اعتقادِ بد۔ فلاسفہ کا مذہب ہے۔ اتنا تو سمجھو کہ
جب علم حاصل ہوا۔ اور عمل نکیا۔ تو خدا تعالی کی حجت بندہ پر مضبوط
ہوگئی۔ اور جا عذر باقی نرہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے
ہین کہ قیامت کے دن بہت سخت عذاب اوس عالم پر ہوگا جسکو علم سے

کچھہ فائدہ نہین پہونچا۔ الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
حدیثون مین جملہ نصیحتین موجود ہین۔ اون مین سے ہر نصیحت بےنظیر ہے
اوسکے فوائد وتاثیر کا کیا کہنا منجملہ نصائح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک نصیحت یہہ بھی ہے کہ "خدا جس بندے سے ناخوش ہوتا ہے
اوسکی پہچان یہی ہے کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو ولعب مین مصروف
رہتا ہے" اگر تمام عمر کی ایکساعت فعل عبث وبیکاری مین گذر جاے تو
اوسپر حسرت وپشیمانی بیشمار لازم ہے ۔ افسوس نہین خوف
الٰہی دل مین ذرا ابتک نہین قصد عذر خواہی دل مین ذرا نامہ کی طرح خطا
مین گذری سب عمر ذرا بالون پہ سپیدی ہے سیاہی دل مین ذرا اور حدیث
مین ہے کہ جس کی عمر چالیس برس سے زیادہ کٹ گئی اور اوسکی نیکی
بدی پر غالب نہ آئی تو اوسکو دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہئے

جہان والون کے واسطے یہہ نصیحت وافی و کافی متصور ہے۔ نظم

بجتے ہوئے جنکے آگے تاشے دیکہے۔ رنگین ذرات تو نہلاتے ہوے
پہر انکے لاشے دیکہے۔ افسوس ہیہات ثواب چاہیئے خلق ہمکو آکے
دیکہے۔ عبرت پکڑے تو ہمنے کیا کیا یہان تماشے دیکہے۔ کہو کردن آت تو

منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو ذکر خیر حضرت عبد اللہ بن عمر کا فرمایا۔ تو آپنے فرمایا کہ وہ تو
آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز تہجد بھی پڑہتا۔ چنانچہ خدا تعالی
فرماتا ہے تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا۔

رباعی آنرا کہ غم یار بود چون خسپد۔ آنکس کہ طلبگار بود چون خسپد۔
اے دیدہ گنہ میکنی و می خسپی۔ چشمے کہ درو خار بود چون خسپد۔ حضرت

جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور

مزاج کا حال دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ ہمارا وعظ ونصیحت کچھ کام
نہ آئی۔ مگر وہ چند رکعتین کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ رات کو بہت
نہ سونا کہ بہت سونیوالا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہو کر اوٹھیگا۔
نکتہ۔ دنیا کی محتاجی قلیل عاقبت کی محتاجی کثیر ہے۔ وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ
نَافِلَۃً لَّکَ وصایائے لقمان مین لکھا ہے کہ حضرت لقمان علیٰ نبینا و
علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے بیٹا
مرغ سے زیادہ تر با خبر سونا حیف ہے کہ مرغ تو بانگ دیتا ہے
اور تو پڑا سوتا ہے ایک شاعر کے نظم کا خلاصہ یہہ ہے کہ آدھی
رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اُسدم مین غافل پڑا سو رہا تھا قسم خانۂ
کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہہ قمری ہرگز مجہسے سبقت نہ لیجاتی قطعہ

دی شب بچمن بخواب غفلت بودم تا آنکه سحر شد نگشتم بیدار نا گاہ
خروش بلبلان سحری از رفعت چو بگوش من رسید از گلزار بر خاستم
بخود ملامت کردم صد حیف کہ من بخواب مرغان بیدار وان من
شئ الا یسبح بحمده ولکن لا تفقہون تسبیحھم مسج صادق
مرہم کافور دارد در بغل گر علاج زخم عصیان میکنی ہشیار باش
ہر کان سعادت کہ خدا داد بہ حافظ از دور شب تار و دعا سحری بود
مشغول ہے کہ تلاوت قران کی آواز۔ وقت سحر استغفار کی آواز
خدایتعالی کو خوش آتی ہے ہر شب مین آدھی رات کے بعد سے طلوع
آفتاب تک یہہ ندا ہوتی ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ مین اُسے
دون اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا
کیونکہ صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہی اور خلق سوتی ہے تو

اوس وقت یہہ ندا خود خداتیعالی فرماتا ہے سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کا

قول ہے کہ وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہے کہ ذکر و استغفار عابدون کا

خداتیعالی کی بارگاہ مین پہونچاتی ہے اول شب کو منادی ندا کرتا ہے

کہ عرش کے نیچے کے عابدو خبردار اوٹھتے جاؤ۔ تو عابد لوگ اوٹھہ کہڑے

ہوتے ہین اور نمازین پڑہتے ہین جسقدر خداتیعالی چاہتا ہے پہر

نصف شب کو منادی ندا کرتا ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑہنے والو

پس اوٹھتے ہین اور سحر تک پڑہتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے تو منادی

ندا کرتا ہے کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو۔ تب اپنے اپنے

بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جسطرح مُردے قبرون سے نکل پڑتے ہین

رباعی شب خیز کہ عاشقان بشب راز کنند ٭ گردِ سرِ کوی دوست پرواز کنند ٭

ہر جا کہ درے بود بشب بر بندند ٭ الّا درِ دوست را کہ شب باز کنند ٭

آئیغہ نیز صندوقچہ باطن کو سرمایۂ اعمال اور نقدِ احوال سے خالی نرکھنا۔ اور
یقین طور سے تصور کرنا کہ صرف علم کسیکی دستگیری نہین کرتا ہے۔ مثلاً
اگر کوئی سپاہی ہتیار بند جنگل بیابان مین پہونچے اوسکے نزدیک وہان
تلوار تیر کمان بندوق وغیرہ جملہ ہتیار موجود ہون۔ دفعتہً آدم خوار شیر نکل پڑے
آیا بغیر ہتیار۔ و بدون استعمال آلات مذکور کے خود بخود شیر بہاگ جائیگا
تم کہوگے نہین پس لاکھون مسئلے علم کے تمھین یاد ہونگے اور اسپر عمل کچھ
بہی نہوگا تو محض معلومات سے کیا حاصل۔ نظیر ثانی یہہ کہ اگر کسی شخص کو
صفرادی بخار ہے اور یہہ بی سمجھتا ہے کہ سکنجبین اور آش جو اوسکو مفید تر
ہے تو یہہ اُس کا مجرد علم موجب صحت اور زوال مرض کا باعث نہوسکیگا
جب تک اوسکو نہ کہائیگا ہرگز اچھا نہوگا۔ پس علم بہت حاصل کرنا
اور بہت کتابون کی اوراق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیکار و بیفائدہ ہے

الغرض جب تک اپنے کو اچھے کامون سے خدا کی رحمت کا مستحق نہ بناؤ گے

تم پر ہرگز رحم نہ کیا جائیگا۔ خدا تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے کہ مَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ

رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَداً۔ یعنے جو

اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہئے کہ اچھے کام کرے اور اپنے رب

کی بندگی مین کسیکو شریک نہ بناوے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قائم ہے پہلا کلمۂ توحید

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا۔ دوسرا نماز پڑھنا۔ تیسرا زکوۃ دینا

چوتھا رمضان کے روزے رکھنا۔ پانچوان حج خانہ کعبہ کا کرنا۔ دوسری

حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے

اور عمل کرنا ہاتھ پاؤن وغیرہ سے ہے نہین اتر سکتے ہیں بلکہ روشن تر دلیل نفس

ہوگی اگر تمہین یہ خطرہ گذرے کہ بندہ اپنے عمل سے بہشت مین جائیگا

نہ خدا کے فضل و رحمت سے۔ تو ہنوز تم نے فقیر کا مطلب نہیں سمجھا یہہ تو

فقیر بھی کہتا ہے کہ بندہ محض خدایتعالی کے فضل و کرم سے بہشت مین جائیگا

مگر جب تک طاعت اور عبادت سے اپنے تئین خدایتعالی کی رحمت کے

لائق اور مستحق نہ بنائیگا خدایتعالی کی رحمت کا حقدار نہو گا۔ یہہ فقیر کا مقولہ

نہین بلکہ خدایتعالی خود فرماتا ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ؕ

یعنی بیشک خدا کی رحمت نیک آدمیون سے قریب ہے اور جب خدا کی رحمت

بندہ پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم اگر کوئی کہے کہ صرف ایمان سے

ہی بندہ بہشت مین جائیگا تو یہہ بات فقیر بھی کہتا ہے کہ ہان مگر کب بہت

سے مراحل پیش آئینگے۔ اور بقدر گناہ عذاب ہولیگا۔ جب بہشت ملیگی

اے فرزند جب تک تم محنت نکروگے مزدوری اور نوکری نکروگے

تنخواہ نپاوگے ۔ سو جی عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب کا کام حجو

اس کام پر کس منھ سے اُجرت کی طلب ہو ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے
برسوں عبادت الٰہی تعالیٰ شانہ کرتا رہا خدایتعالیٰ نے اسکے خلوص نیت کو
ملائکہ پر ظاہر کرنا چاہا۔ ایک فرشتہ بشکل انسان آیا۔ اور کہا کہ کب تک تو
یہہ سعی بیفائدہ کریگا آخر تیرا مقر دوزخ ہے اُسنے جواب دیا کہ مجھکو بندگی
بغیر مفر نہین خدائی اوسکے ہاتھہ ہے خواہ دوزخی کرے یا بہشتی اوسکا
اختیار ہے اُس فرشتہ نے بارگاہِ حضرتِ احدیت مین عرض کیا کہ الٰہی
تجھکو روشن ہے جو اس عابد نے جواب دیا۔ حکم ہوا کہ اے فرشتو وہ بندہ
باوجود صفتِ لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہے۔ ہم باوجود
صفتِ کریمی کے کسطرح اُسکے گناہ۔ نہ بخشینگے۔ تم تمام گواہ رہو مین نے
اُسکو بخشدیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ جو آدمی یہہ گمان رکھتا ہے
کہ بے محنت و برداشتِ مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہے ٥

ایمان چو سلامت بلب گور بریم ٭ احسنت برین چستی و چالاکی ما ٭ اور جسنے یہہ خیال

کیا کہ بزور بازو بہشت نصیب ہوگی وہ زحمت کھینچنے والا ہے

گر نباشد بندگی در زندگی ٭ مردنت بہتر ازین بد زندگی ٭ رباعی دائم بگناہ

نفس راغب بودہ ٭ قالب عاصی و روح تائب بودہ ٭ ہو گشت سفید

رو سپید ہم نکرد ٭ این پیری من صباح کاذب بودہ ٭ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہین کہ آرزوے بہشت بھی لیے عمل ایک گناہ ہے منجملہ گناہون

کے - پس یہہ کہنا کہ خدا تعالی ہماری عبادت کا محتاج نہین وہ غفور ہے

کتنی حماقت کی بات ہے رباعی دل توبہ نمی کند ز عصیان چہ کنم ٭ پندم

نشنید طفل نادان چہ کنم ٭ رفعت گویم اگر تو انصاف کنی ٭ تقصیر من ست

تا ہم شیطان چہ کنم ٭ رباعی اسرار ازل را نہ تو دانی و نہ من ٭ وین حرف

معما نہ تو خوانی و نہ من ٭ ہست از پس پردہ گفتگوئے من و تو ٭ چون پردہ

برافتند تو مانی و نہ من ؛ الغرض حقیقت کے معنی یہہ نہیں کہ عمل نکرے بلکہ عمل کا لحاظ کرے ؎ چشم اگر بینا شود ہر سو جمال یار ہست ؛ گوش اگر شنوا بود در ہر سخن اسرار ہست ؛ حقیقت دریا ہے اور شریعت کشتی پس بغیر کشتی دریا سے پار ہونا محال ہے ؎ نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند ؛ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را ؛ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دانشمند آدمی وہی ہے جو اپنے نفس پر غالب اگر اچھے کام کرتا ہے۔ تاکہ بعد موت کام آئیں اور احمق وہ آدمی ہے جو نفس امارہ کا مرید ہے اور خدا سے بخشایش کی امید رکھتا ہے ؎ آنکھیں بیکار ہیں دیکھیں جو صورت تیری ؛ دل وہ کیا دل ہے جسمیں نہو بیا محبت تیری ؛ رباعی پاک از عدم آمدیم و ناپاک شدیم ؛ آسودہ در آمدیم و غمناک شدیم ؛ بودیم ز آب دیدہ در آتش دل ؛ دادیم بباد عمر و در خاک شدیم

ای عزیز علم بے عمل بیگانگی ہے۔ مثل اندھے مشعلچی کے جو علم تمکو آگ سے نہین بچاتا ہے وہ فردائے قیامت آتش دوزخ سے کب بچائیگا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ۔ رباعی دنیا جم را و قیصر و خاقان را۔ تسبیح ملک را و صفا رضوان را۔ دوزخ بد را بہشت مرنیکان را۔ جانان مارا و جان ما جانان را۔ ای عزیز دل مین ہمت اور نفس مین شکستگی اور تن مین پژمردگی رکھنا چاہئیے

یار آمد و گفت خستہ میدار دلت۔ دائم بامید بستہ میدار دلت۔ مارا بشکستگان نظرہا باشد۔ مارا خواہی شکستہ میدار دلت۔ کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے جو اقربا و شناسا وغیرہ وہان مقیم ہین دمبدم تمھارا انتظار کر رہے ہین کہ کب تم اُنسے جا ملوگے

دمبدم میگذرند از نظرما یاران۔ اینقدر دیدہ نداریم کہ در خود نگریم۔ چلو امیر چلو

تاکجا اقامت دہر۔ مسافران عدم انتظار کرتے ہین ۔ پر خبردار ہوشیار
بے توشہ نجانا ۔ کہو یہہ قافلہ والون سے ہم بھی آتے ہین ۔ چلے جا
خدارا قدم اٹھائے ہوے رباعی غافل منشین کہ خوش زمانے ست عزیز
ہردم کہ برآید از تو جانے ست عزیز ۔ عمرست کہ آمدست و خواہد رفتن
ضائع مکنش سیہا نفسے ست عزیز میان طاعت و عبادت کے یعنی تو
سمجھو عبادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے امرو
نہی قول و فعل مین ۔ سب مین پیروی آپکی اور آپکے افعال و احکام کی
موافقت ضرور ہے ۔ خلاف حکم آپکے کوئی عبادت قبول نہین گو بصورت
عبادت ہو ۔ خواہ نماز ہو ۔ یا روزہ ۔ مثلاً ایام تشریق کے روزے
حرام ہین ۔ اُن دنون جو روزہ رکھیگا گنہگار ہوگا ۔ حالانکہ روزہ
بظاہر عبادت ہے اسیطرح اوقات مکروہ و مقامات غضب مین نماز

پڑھنا گناہ ہے ۔ خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
اور جو کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے
اگرچہ بظاہر دل لگی ہے اپنی بیوی کے ساتھ مزاح کرنا آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل ہے ۔ تو ثابت ہوا کہ عبادت فرمان بری
آنحضرت کی ہے ۔ نہ صرف نماز و روزہ لِسلئے کہ نماز روزہ جب ہی
عبادت ہوگا جب بہ نیت فرمان برداری کریگا ۔ اِسواسطے چاہیئے کہ
اپنے اقوال و افعال شریعت کے موافق و مطابق رکھو ۔ گفتنِ نیکو
بہ نیکوئی نہ چون کردن بود ۔ نامِ حلوا بر زبان بردن نہ چون خوردن بود
ورنہ علم و عمل بے حکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دوری کا
باعث ہے یہی وجہ ہے کہ آپنے اگلی امتوں کے اعمال منسوخ کردئیے
پس چاہیئے کہ آنحضرت کے حکم کے سامنے دم نہ مارو ۔ اور یقین جانو کہ

خدا کی راہ ان علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہیں ہو سکتی ہے بلکہ یہہ
راہ مجاہدات اور ریاضات سے تکمیل پاتی ہے ؎ سہل شیرے دان کہ صفہا
بشکند ٭ شیر آن باشد کہ خود را بشکند ٭ گر برون آئی ز پندار وجود ٭ بر تو گردد دور
پرکار وجود ٭ پہلے شہوت و حرص کو مشقت ریاضت سے پامال کر دینا چاہیے
شتر نفس کو تیغ مخالفت ہوا اور موت اختیاری سے ذبح کرے رباعی
گیرم کہ ہزار مصحف از برداری ٭ آنرا چہ کنی کہ نفس کافر داری ٭ سر بر زمین
چہ می نہی بہر خدا ٭ آنرا بزمین بنہ کہ در سرداری ٭ زبان بے لگام اور
نفس مطلق العنان بدبختی کا نشان ہے جب تک نفس امارہ مغلوب نہو گا
دل نور معرفت سے معمور نہو گا رباعی نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا ٭
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا ٭ نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا ٭
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا ٭ ؎ سیر سرکش تا کمال او بود ٭ قرب

ہر کس حسبِ حالِ او بود ؎ سالکانِ راہِ خدا پر واجب ہے کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے
خالی ہو حاصل کریں دوسرے بُرے کاموں سے توبہ کرنا اِس طرح پر کہ پھر گناہ کیے یا بس
تجاوزے ؎ دنیا خوابے ست کش عدم تعبیریست ؎ حسیدِ اجل است گر جوان و پیراست ؎
ہم رو بزمین رُپست ہم زیر زمین ؎ این صفحۂ خاک ہر دور و تصویریست ؎ تیسرے
حقدار کا حق ادا کرنا اور اسکو راضی رکھنا تا حق کسی کا اوسپر باقی نہ رہے ؎ باخلقِ خدا
سخن بشیرینی کن ؎ اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن ؎ تا بر سرِ دیدہ جا دہندت مردم ؎
چون مردمِ دیدہ ترک خود بینی کن ؎ چوتھے علمِ شریعت بقدرِ حلال و حرام سیکھنا باقی علوم
صرف اِسقدر سیکھے جسمین نجات متصور ہو علمِ کلام اور علمِ مناظرہ اور نظم و نثر و
صرف و نحو وغیرہ ضرورت سے زیادہ پڑھنا کیا فائدہ۔ اور کیا حاصل سوائے
تضیع اوقات کے ؎ گر ہمت تو اخیالِ وصلِ یاربی ؎ بر جادۂ شرع بایدت
پا داری ؎ خواہی کہ رہے بخلوتِ خاص افتد ؎ زین شارعِ عام پا بیرون نگذاری

اے فرزند تمکو فقیر سے جو تعلق وابستہ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھتا ہون تم بھی
فقیر کو باوصف خصوصیت کہ تمھارے ساتھ ہے اپنے سے بیگانہ سمجھو
یاری مخلوق نباید ہیچ کار ٭ سعی کن در یاری پروردگار ٭ آن زمان چون سایۂ ریانگ زبود
دامن مادر پناہت کے بود ٭ چشم مروت و مروت سے بند کرو زمانے آنکھین
کھولکر اچھی طرح سمجھادیا ہے کہ امید وفا کسی سے نرکھو ٭ آن بہ کہ درین زمانہ
کم گیری دوست ٭ با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست ٭ آنکس کہ بجملگی ترا تکیہ بدوست
چون چشم خرد باز کنی دشمنت اوست ٭ اے دل ز زمانہ رسم احسان مطلب ٭
وز گردش دوران سر و سامان مطلب ٭ درمان طلبی درد تو افزون گردد ٭ با درد
بساز و ہیچ درمان مطلب ٭ اسباب جہان جملہ چو نقش ست در آب ٭ آن آب
نہ آب بلکہ موجے ز سراب ٭ آن موج سراب ہم خیالے در خواب ٭ آن خواب
چہ خواب خواب مستان شراب ٭ میان تمنے امتحان دینے کے لئے

ایک مدت تکرار علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی۔ اگر اس سے تمھاری
غرض دنیاوی تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرون مین متصور ہے
تو حیف صد حیف تمپر رباعی مولوی گشتی و آگہ نیستی کز خود کجا و از کجا و کیستی
از خود آگہ چون نئی اے بے شعور کز پس نباید بر چنین علمت غرور کو اگر تمھارا
مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق متصور ہے تو مبارکباد و مرحبا و صد آفرین رباعی
دنیا مطلب مخنث میدانند کو عقبی مطلب مونث میخوانند کو مولا طلب برا
مولا میباش کز کاین سخت رہست و سالکش مرد انند کو نقل ہے کہ ایک وقت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے آپ پیالہ ہاتھہ مین
لیتے ہی بیہوش ہو گئے اور پیالہ ہاتھہ سے گر گیا لوگون نے وجہ پوچھی تو
فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگارون کی آرزو یاد آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ
تھوڑا پانی ہمین پلاؤ رباعی گر از پے شہوت و ہوا خواہی رفت کو از من خبرے

بے نوا خواہی رفت ؂ بنگر چہ کسی و از کجا آمدہ ؂ بمیدان کہ چہ مسکینی کجا
خواہی رفت ؂ ۵ چار من آب ست اگر خواہی کنی غسل بدن ؂ قطرۂ
اشک از برائے غسل دل کافی بود ؂ کتب سابقہ مین لکھا ہے کہ مردہ کا جنازہ
جب سے اوٹھتا ہے تا لبِ گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہین کہ اے
بندے تو نے خلق کیلئے خوب صفائی کی۔ میرے واسطے تو نے کیا
طہارت کی ہر روز ندا ہوتی ہے کہ اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہے غیر خدا سے ساتھ
حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہے وغیرہ وغیرہ تو خود بہرا ہے
یہہ آوازین نہین سنتا قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ
وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ؂ رباعی کبر و نخوت مکن اے نادان
از رہِ دور بخاک آمدہ ؂ پرورش یافتی از خونِ حیض ؂ از رہِ بول دوبار آمدہ ؂
پس دانشمند آدمی ہر روز گناہوں سے توبہ کرکے سوتا ہے اور نیند کو

برابر موت کے سمجھتا ہے تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین۔

حدیث شریف مین ہے کہ اپنے اعمال کا خود حساب کرو۔ قبل اسکے کہ تم کو

حساب دینا پڑے اور اعمال کو تولو پیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے

رباعی امروز ترا دست رس فردا نیست ❊ ضائع مکن اندیدم ار دلت شیدا نیست

و اندیشۂ فردات بجز سودا نیست ❊ کین باقی عمر را بہا پیدا نیست ❊ اگر تمھارا

طائرِ روح خطوط نفسانی سے بے تعلق ہے۔ تو جب آوازِ نقارۂ کوچ سنیگا

فوراً اُڑکر عرش معلے پر جا بیٹھیگا جسطرح کہ منقول ہے کہ حضرت سعد بن

معاذ صحابی کی وفات سے عرش رحمٰن کا ہل گیا تھا۔ معاذ اللہ اگر روح خطوط

نفسانی مین مبتلا ہوکر مویشی اور چارپایون مین سے ہے جن کے حق مین

خدائتعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ لوگ مثل چوپایون کے بلکہ اون سے بھی گمراہ ہین

تو باور کرنا کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے رباعی

گر دعوی ہستی ست بہتان ست این ٭ ور شکوہ نیستی ست کفران است این ٭
اے حضرت انسان تحیر انجام ٭ خود را نشناختی چہ عرفان است این ٭
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ؎ پاک کن جامہ ہستی کہ شود او پیدا ٭
تا گریبان ندرد گل نہ کند بو پیدا ٭ حکایت حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت
شفیق بلخی رحمۃ اللہ تعالی کے تھے انھون نے تینتیس سال مرشد کی خدمت مین
رہکر آٹھ فوائد حاصل و اختیار کئے جو باعث خلاصی و نجات سمجھے جاتے ہین
وہی یہ ہ۔ (۱) کار خیر جو قبر مین مونس و غم خوار ہے اختیار کیا (۲) بر خلاف
نفس مجاہدات اسقدر کئے جن سے نفس مجبوراً عبادت پر راضی ہو گیا
(۳) جو مال و متاع سالہا مشقت سے جمع کیا تھا فقرا کو دیکر خدا کے پاس
جمع کر دیا اور راہِ آخرت کا توشہ یہی ہے (۴) پرہیزگاری اختیار کی کیونکہ
خدا تعالی متقی کو دوست رکھتا ہے (۵) بہ ترک حسد سب سے ملاپ اختیار کیا

اور تقدیر الہی پر رضا مند ہو گئے (۶) سوا شیطان اور اوسکے تابعین کے
اور کسی کو اپنا دشمن نسمجھا (۷) خدا کے وعدہ پر پورا بہروسہ کر کے اسیطرف
لو لگائی تلاش رزق حرام و شبہات مین نہ پڑے (۸) دنیا مین کسی چیز پر
اعتماد نہین کیا۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؕ رباعی بت می شکنی کہ سنگ راہ دین اند
سے می فگنی کہ اب فسق و کین ست ۔ خود را بشکن کہ بت شکستن سہل است ۔
دنیا لفگن کہ می فگندن این است ۔ آئی نور العینین باغ و بہار عفرتی مطبوعہ
۲۹ محرم الحرام ۱۳۱۲ ہجری مین مرید کے اداب اور بعض حقائق کے نکات
ہم بیان کر چکے ہین۔ اب پیر کے فرائض قید قلم کرتے ہین کہ ہر سالک کیلئے
ایسا پیر درکار ہے جو مربی اور مرشد ہو۔ یعنی تعلیم و رہنمائی کرے۔ برے
اخلاق کو دور۔ اور اچھے اخلاق کو بجاے اونکے قائم کرے خدا کی راہ
چلنے والے کے لئے ایک پیر مربی درکار ہے۔ اسلئے کہ خدا تعالی نے

پیغمبرون کو خلق کی طرف بھیجا ہے تاکہ خلق کو راہ راست بتاوین اور جب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبون کو
اپنی جگہہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہین ؎ ہر کرا دیدم
درین عبرت سرائے بہر مردن زندگانی میکند ؎ اسلئے سالک کو خواہی نخواہی
پیر کامل کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہہ ہین کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم
قابل پیری کے نہین ہے بلکہ لائق پیری کے وہ شخص ہے جسمین نشانیان
مفصلۂ ذیل ہون - اور نشانیون کی تفصیل اسلئے ہم بیان کرتے ہین تاکہ
ہر شخص دعوے پیری نکرے جو شخص کہ محبت جاہ ومال کی نرکھتا ہو اور
بیعت شخص بینا کی کرچکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
مسلسل ہو اور اوسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا
کم سونا - کم بولنا اور نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت

روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہونا جیسے صبر شکر توکل یقین
اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی
صدق وقار حیا سکون وغیرہ اور ایک نور منجملہ انوار محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دیکھا ہو۔ اور کبر وغرور بخل وحسد کینہ وحرص وطول
امل وطیش وجلدی وغیرہ بداخلاقی سے پاک ہو اور تعصب تکلف سے مبرا
ومعرا ہو اور سوائے علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی علم کا عامل نہو یہی
بعض نشانیاں پیران طریقت کی ہین۔ ایسے پیر کی پیروی سے منزل مقصود
تک رسائی اور وسیلہ نجات متصور ہے۔ سفر عراق مین ثابت ہوگیا کہ وہ
باصرہ فتوت مردم دیدۂ مروت ہمارے شیخ پیر جوان مین ان تمام صفات حمیدہ
واخلاق پسندیدہ کو خدا تعالی نے کوٹ کوٹ کر بھردیا ہے وکفی باللہ
شہیدًا بسبب کور باطنی کے عام لوگ غفلت مین ہین حالانکہ وہ وہ آپکے

کرامات کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ قلم و زبان اُن کے بیان سے عاجز ہے
سُبْحَانَ اللہِ ایسا پیر کم یاب ہے۔ و اکثر حال مدعیانِ زمانہ حال کھیل
تماشے کے واسطے مرید بناتے ہیں۔ اور بہت سے ملحد بیدین صرف
پیرزادگی خاندانی کو ذریعۂ معاش قرار دیکر بہت سے غریبانا دانوں کو دام مین
لاتے ہین خدا انھیں ہدایت دے رباعی ہُشدار کہ روزگار شور انگیز است
ایمن منشین کہ تیغ دوران تیز است در کام تو گر زمانہ لوزینہ نہد زنہار
فرو مبر کہ زہر آمیز است ۔ صیادِ فلک نہادہ دامے بر دوش از بہر
شکارِ ناکسان بیہوش از اسے و اے بریں شعور و دانائی ما از اودرپئے ما دما
بخواب خرگوش از آلعزیز تصوف دو چیز کا نام ہے ایک تو سچا معاملہ کرنا
خدا تعالیٰ سے دوسرا خلق سے نیکی کرنا۔ پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا
معاملہ کرے۔ اور خلق کے ساتھ نیکخوئی اور بُردباری سے پیش آوے تو

بادامی جلوہ ۱۲

وہی صوفی ہے۔ ~~یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ؛ دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش ؛ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا معاملہ یہہ ہے کہ اپنی خوشی اوسکے حکم پر فدا کرے یعنی اُسکے احکام سے خوش رہے~~ ~~اے بندہ چو بندگی نکردی ز ازبندگیت کہ کار دارد ؛ چون او تو دگر خدا نداری ؛ او بہ ز تو صد ہزار دارد~~ اور خلق کے ساتھ نیکی و بردباری یہہ ہے کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم جانے جب تک اونکی خواہش خلاف شرع نہو۔ اِسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع پر راضی ہو۔ وہ صوفی نہیں ہے اگر وہ دعوے کرے تو جھوٹا ہے ~~دل سرّ حیات را کماہی دانست ؛ در موت ہم اسرار الٰہی دانست ؛ امروز کہ با خودی ندانستی ہیچ ؛ فردا کہ زِ خود روی چہ خواہی دانست ؛~~ اے عزیز بندگی تین چیز سے مراد ہے۔ پہلا حکم ماننا شرع کا۔ دوسرا قضا و قدر و قسمت الٰہی تعالیٰ شانہٗ پر راضی رہنا تیسرا اپنی خوشی چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی سے

خوش ہونا ۵ سرمگا اختصاری باید کرد تا یک کار از ین دو کاری باید کرد
یا تن بر ضا دوست می باید داد یا قطع نظر ز یاری باید کرد التعزیز توکل کی
حقیقت یہہ ہے کہ خدا کے وعدون کو پکا اور مضبوط سمجھنا باقی کیفیت
تقدیر کے بیان مین ہم لکھ چکے ہین۔ التعزیز اخلاق کی حقیقت یہہ ہے
کہ تمھارے جملہ کام محض خدا ہی کیواسطے ہون۔ اور جس کام کو کرو اسمین تمھارا
دل خلق کے طرف متوجہ نہو اور یہہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمھاری تعریف
اس کام مین کرین اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہونا چاہئیے خلق کو
خدا یتعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھنا جیسے پتھر کنکر
زمین وغیرہ کسی کو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اسیطرح تمام خلائق کی
ہرگز مجال نہین ہے کہ بے حکم خدا یتعالیٰ رنج و راحت پہونچا سکین جب خلق کو
صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھو گے تو خالق کا خیال کہان باقی رہا

ــــہ ہرگز نہ دے رسد زِ خلق مرنج تو کہ نہ راحت رسد زِ خلق نہ رنج تو نقل ہے کہ
شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کو کسی جنگ مین ایک مشہور پہلوان سے
مقابلہ ہوا صحابہ لرزان تھے کہ کافر مقابل کے ہاتھ سے آپ جام شہادت
نوش فرمائینگے کچھ عرصہ تک سخت مقابلہ رہا۔ بارے اسد اللہ الغالب کے
ذوالفقار کے جان کاہ ضرب وصدمہ سے سخت ترمجروح ونیم جان ہو کر گھوڑے
سے وہ کافر زمین پر گر پڑا شیر خدا نے سینۂ پُرکینۂ مخالف پر سوار ہو کر خنجر
سر اوسکا بدن سے جدا کر دینا چاہا چونکہ وہ حس وحرکت نہین کر سکتا تھا
طیش مین آکر چہرۂ مبارک پر تھوک دیا آپ فوراً سینہ سے علیحدہ ہو گئے
اوسکو تعجب گذرا اور پوچھا کہ آپنے باوجود قابو پانیکے موقع کو ہاتھ سے
کیون دیا اپنی خواہش پوری کیون نہین کی آپنے جواب دیا کہ مین نے تجھ سے
لوجہ اللہ تعالیٰ جنگ وجہاد کیا جبکہ تو نے تھوکا مجھکو غصہ آگیا خیال کیا کہ

اگراب تجھے ذبح کرون تو بعوض للہیت کے نفسانیت ہوجاتی ہے اسلئے
بازآیا۔ رباعی یا برسر وہم و رنج دنیا بردار۞ بردوش یقین یا غم عقبی بردار
برداشتن یار ضرور افتادہ است ۞ این را بردار خواہ آن را بردار۔ الغرض
تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نکرنا اسمین بہت آفات ہین۔ اور نفع سے نقصان
زیادہ ہے تمام برے اخلاق اسی سے پیدا ہوتے ہین یعنی ریا و کینہ
و حسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ پس اگر کوئی مسئلہ درمیان تمھارے
اور طرف ثانی کے واقع ہوا ور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہوجائے تو اس نیت سے
بحث کرنا جائز ہے اور اس نیتِ خالص کی دو نشانیان ہین اول یہہ کہ
برابر سمجھو کہ حق تمھارے طرف ثابت ہو یا طرف ثانی کے دوسری یہہ کہ
بحث کرنا تنہائی اور گوشہ مین پسند کرو نہ برملا لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو
اور جانو کہ حق تمھارے طرف ہے اور وہ نہین مانتا ہے تو اوس سے

حجت و تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ وحشت کے سوا کچھہ فائدہ متصور نہوگا
ع اپنا شیوہ ہے امر حق کہنا ٭ گر معاند لڑے تو چپ رہنا ٭ اپنا شیوہ
نہین ہے جنگ و جدل ٭ کس و ناکس سے کرنا رد و بدل ٭ صلح کی حق نے دی ہے
خو مجکو ٭ مرحبا کہتے ہین عدو مجکو ٭ دیکھو طبیب حاذق ایسے مریض کی دوا
کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے۔ ع رفتم بطبیب و گفتم از درد
نہان ٭ گفتا از غیر دوست بر بند زبان ٭ گفتم کہ غذا گفت ہمین خون جگر ٭
گفتم پرہیز گفت از ہر دو جہان ٭ اور جہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے
اور دوا کارگر نہوگی تو اُستادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان ہرگز ہاتھہ نہ ڈالے
اور دوا نکرے ع دی گفت طبیب از سر حسرت چو مرا دید ٭ ہیہات
کہ درد تو ز قانون شفا رفت ٭ اسیطرح جہل کی بیماری لا دوا ہے ۔
فرض کرو کسیکا سوال اور اعتراض بسبب حسد اور رشک کے ہو حسد کی

بیماری بھی لاعلاج ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دوگے
اسکا غصہ بڑہتا ہی جائیگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے
جواب مین مشغول و مصروف ہرگز نہونا چاہیئے۔ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ہ
کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے کہ ہر طرح کی عداوت دور ہوسکتی ہے
مگر حسد کی دشمنی نہین جاسکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اوسکو اس
بیماری مین چھوڑدو اور درگذر کرو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْ
مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ہ یعنی مُنہ پھیر لو اسے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور
صرف زندگانی دنیا چاہتا ہے۔ اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا
اپنی خرمن کو جلاتا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے مین کہ حاسد
کی نیکیون کو حسد اسطرح کہاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ سے غمناک نیا دیتو

از طعن حسود اے دل ٭ شاید کہ چو وابینی خیر تو درین باشد ٭ مثنوی ہان و ہان

ترکِ حسد کن از میان ٭ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان ٭ چوب ہم بود اے برادر

آن ستون ٭ کز فراقِ مصطفٰے بگریست خون ٭ اے تو انسان چوب از تو

بہتر است ٭ کینہا در سینۂ تو مضمر است ٭ کینہ و بغض و حسد ایمانِ تست ٭

در کشاکشہا حسرت جانِ تست ٭ اے منافق زین ہمہ دراغ نفاق ٭ خیز و برخور

از بہارِ اتفاق ٭ جو نادانی حماقت سے ہو علاج پذیر نہین جیسا حضرت عیسیٰ

علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین مُردہ کو زندہ کرنے سے ایسا عاجز نہین

جیسا کہ علاجِ احمق سے تنگ آیا ہون۔ اور یہہ وہ جاہل آدمی ہے جو چند روز

تحصیل علم مین مصروف رہا۔ اور ہنوز علوم عقلی سے کور ہے باوجود نادانی

اور بیمایگی کے علما و فضلا پر اعتراض کرے جنھون نے ساری عمر علوم

شریفہ کی تحصیل مین صرف کی ہے اپنی کور باطنی سے اسقدر بھی نہین جانتا ہے

کہ یہہ اعتراض جو اس عالم بزرگ پر کرتا ہے یہہ بات خود اسکی جہالت اور
نادانی کی دلیل ہے۔ اور جو آدمی بزرگون اور عالمون کی بات نہین سمجھتا ہے
اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصورِ فہم کا باعث نہین جانتا ہے۔ وہ کُند ذہن
اور غبی ہے۔ اوسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے قاصر ہے۔ تو اُسکے
جواب سے درگذر کروے آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ؎ در جہل مرکب
ابدالدہر بماند ؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہِ انبیا
اِسلئے مامور ہوے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اونکی سمجھ اور عقل کے
بات کرین۔ جو بات اُنکی طاقت فہم سے باہر ہے نہین کہتے ہین ہان جو
پوچھنے والا عقلمند اور سمجھ بوجھ والا ہو اور غصہ شہوت حسد محبتِ دُنیا
مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہتا ہے اور سوال بھی بطور طعن
و تشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہئے ؎ غافل مشو و دیدہُ

دل کور مکن ؎ کاشانۂ انتباه بے نور مکن ؎ عیب و ہنر خویش ہمہ وقت ببین ؎
آئینہ زیبش روے خود دور مکن ؎ العزیز وعظ و نصیحت سے بھی پرہیز کرو
مگر جبکہ سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو۔ حضرت عیسی علیہ السلام
کی نصیحت یاد رکھو کہ خدایتعالی نے اون سے فرمایا۔ اے فرزند مریم پہلے
اپنے نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اوروں کو نصیحت کر۔ ورنہ
مجھ سے شرم کرنا مثنوی چشم کشا ؎ نگر احوال خویش ؎ خواب گران اجل آمد
بہ پیش ؎ روز تو در فکر طعام و شراب ؎ شب ہمہ در خواب روی چین دو آب
ایکہ بخوابی و جرس می زنند ؎ چشم کشا ہمرہیان می روند ؎ قافلہ رفت و تو
بخوابی ہنوز ؎ بیخودی و مست شرابی ہنوز ؎ بر سر رہ خفتی و ابلہ شدی ؎
قافلہ چون رفت تو گمرہ شدی ؎ نقل ہے کہ ایک جوان نہایت خوش رو
مسجد مین آکر لوگون کے سامنے اثناء گفتگو مین قہقہہ مار کر ہنسا۔ ـــــ ۵

صحبتِ زندہ دلی دیدہ گریان باشد٭ تو شاہدِ مُردگی دل لبِ خندان باشد تو

ایک بزرگ نے جوکہ وہان رہتے تھے اوس جوان خندہ رو کو نزدیک بُلا کر

آخرت کی حقیقت۔ اور سفر آخرت کے مقامات کا اندیشہ۔ دریافت کیا

اور پوچھا کہ قبضۂ ملک الموت وسوال منکر نکیر کی آسانی جواب کا یقین تجکو ہی

جوان مذکور نے کہا نہین اور قیامت کی ہیبت۔ اور قیام خدا کے

روبرو محاسبہ اور ترازو اعمال کی جانچ پرتال کی آسانی کی معافی کی

چٹھی تجکو مل چکی ہے جوان نے کہا نہین پہر پل صراط پر گذرنا اور آتش دوزخ

وغیرہ ہولناک مقامات کی بیخوفی کے اطمینان کی چٹھی ملی ہے جوان لے

کہا نہین بزرگ نے فرمایا اتنے اندیشے سر پر کہڑے ہین دنیا سے

با ایمان اُٹھنے کا یقین تو ہے نہین پہر تجھکو ہنسی کسطرح آتی ہے سچ سا

خوبصورت خندان رُو۔ دوزخ مین کیسے جلیگا مجھکو افسوس ہے تاہی اُنکی

پُر اثر تقریر اسکو تیر بہدف ہوئی۔ مرتے دم تک پھر کبھی وہ جوان نہ ہنسا

ہردم باشی ز رنج بردن راضی ؛ وز غم زدگی و غصہ خوردن راضی ؛
خواہی کہ شود خاتمہ بالخیر ترا ؛ وقتِ مردن شوی ز مردن راضی ؛ نور العینین

اگر مطالعۂ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آئے

علم نبود غیرِ علمِ عاشقی ؛ ما بقی تلبیسِ ابلیسِ شقی ؛ دل کہ خالی شد ز عشقِ آن نگار ؛
سنگِ استنجاے شیطانش شمار ؛ گر بغیر علم عشق از دل نہی ؛ سنگ استنجا
بشیطان میدہی ؛ علمِ دین فقہ است و تفسیر و حدیث ؛ گر بخوانی غیر ازین
گردی خبیث مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی مین صرف ایک ہفتہ
باقی رہا ہے تو علمِ صرف و نحو و طب و قانون و انگریزی وغیرہ نہ پڑھوگے
کیونکہ یہہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آئینگی بلکہ مراقبۂ دل
اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہوگے اور دل کو بُری

باتون سے خالی کروگے اور خداکی محبت کو دل مین جگہہ دوگے اور عبادت مین اپنا وقت تمام صرف کروگے ؎ اللہ اللہ ہر کہ گوید صبح وشام بچو آتشِ دوزخ بود بروے حرام ؎ ہر لحظہ نا سعی بپاس انفاس ؎ اسرار نفخت فیہ ہر دم بشناس ؎ تراایک پند بس در ہر دو عالم ؎ زجانت بر نیاید خبر خدادم ؎ مثلاً اگر تمکو لوگ خبر دین کہ آیندہ ہفتہ تک بادشاہ تمھاری ملاقات کو آئیگا تو تم یقیناً اوس ہفتہ مین اس امر کا اہتمام ضرور کروگے کہ جس چیز پر بادشاہ کی نظر پڑے اوسکو صاف و پاکیزہ کرون جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچو تو سہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ بیشک تمھارے اعمال اور صورتون کو خدایتعالی نہین دیکھتا ہے بلکہ تمھارے دل و نیتون کو دیکھتا ہے ؎ پرسید یکے منزلِ آن مہ گسل ؎ گفتم کہ دلِ من است او را منزل ؎ گفتا کہ دلت کجاست گفتم برِ او ؎ پرسید کہ او کجاست

گفتم در دل ؂ پس احوالِ دل کا علم احیاء العلوم وغیرہ کتابوں سے دیکھنا فرض عین ہے باقی علوم فرض کفایہ ہیں ؎ جام جہان نما دل انسان کامل است ؂ مرآۃ حق نما بحقیقت ہمین دل است ؂ دل مخزن خزائن سرِ الہی است ؂ مقصود ہر دو کون زِ دل جو کہ حاصل است ؂ آگاہ رہو کہ صاحب معدن نبوت کے ارشاد کے موافق تم اپنی ظاہری خلقت و صورت پر فریفتہ ہو کر موت کو نہ بھول جاؤ بلکہ حیات جاودانی کا سامان اسی دنیائے ناپایدار سے فراہم کرلو ؎ سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر ؂ وین عمر گرانمایہ بغفلت مگذار ؂ دائم ہمہ جا باہمہ کس در ہمہ کار ؂ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ؂ عزیز القدر اہر ہر دم منقضی ہو کر موت سے نزدیک کر رہا ہے۔ خدا کرے ہر ہر دم کے ساتھ تقرب حق تعالی شانہ بھی بڑھتا جاے رباعی نفس نفس کم اے بوالہوس ہوس ہوس مشو چو مرغ اسیر قفس بہ قفس ؂ بغیر یاد خدا ہر نفس کہ میگذرد ؂ ندا ست ندامت میرا

ہر نفس نفس بہ نفس ہے سالک کو راہِ سلوک طے کرنیکے لئے اگر عمر نوح بھی ہو تو
کافی نہین لہذا پیر کامل کی تلاش درکار ہے یاوری بخت سے جبکہ مرشد کامل
ملجاتا ہے تو وہ بعد تخلیہ و تزکیۂ نفس مرید صادق کو اپنے رنگ مین رنگ
لیتا ہے جسطرح ڈکوری کیڑے کو اپنے مانند بنالیتی ہے اور عشق حقیقی
کی آگ اسکے قلب مین روشن کردیتا ہے و بس ؎ سر مدِ غم عشق بوالہوس
را ندہند ہے سوزِ دل پروانہ مگس را ندہند ہے پس سالک اپنے اکساب و اشتغال
و ریاضات و مراقبات سے اوس آگ کو بھڑکاتا ہے حتیٰ کہ شمع پر
پروانہ کیطرح جلکر خود شمع بنجاتا ہے ؎ تا نیست نگردی رہِ ہستت ندہند ہے
وین مرتبہ با ہمت پستت ندہند ہے چون شمع قرار سوختن تا ندہی ہے سر رشتۂ
روشنی بدستت ندہند ؎ بعلم اللہ دو قدم راہست بیرون از دو نیست ہے
یک قدم بر خود نہ و دیگر قدم در کوے دوست ہے آناً فآناً یہہ راہ طے کیسو

ہو جاتی ہے منزل مقصود تک رسائی ہوتی ہے ع کانراکہ خبر شد خبرش باز نیامد

این مدرسہ نیست جائے آواز ؎ از سینہ بسینہ میرسد راز ؎ جبکہ لکڑی جلکر شعلہ بنتی ہے

اُسکو آگ کہینگے پھر لکڑی کا اطلاق اُسپر عائد نہو سکیگا نظم مرے گئے بعد

نورِ روح مردم ؎ بزیر نورِ حق ہو جائے یون گم ؎ کہ جیسے دن مین یہہ نجم و نوا قب

شعاعِ شمس سے ہوتے ہین غائب ؎ یہی تو ہے فنا فی اللہ اصلی ؎ اگرچہ

زندگی مین ہے وہ نقلی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا شعر قومے کو بدیکہ باخدا

بیو ستیم ؎ قومے کو بدیکہ از خود بیار ستیم ؎ ہر کس خبرے دہد از خود بینی خویش

ا غنی غرض انیست کہ ما ہم ستیم ؎ جبکہ وہ خود فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ

حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم شہ رگ سے نزدیک ہین پھر کسکو اُسکی معیت مین

کلام ہے. لیکن اس معیت کا خیال اور خود کو اُسکے ساتھہ ایسا سمجھنا جیسا

دایرہ شعلہ کے ساتھہ، دیکھو اگر عود بتی کو سلگا کے پھراؤ تو وہ جو حلقہ

پیدا ہوتا ہے شعلہ اُس حلقہ سے زیادہ نزدیک ہے بلکہ شعلہ ہی موجد حلقہ ہے

ے ہمہ از اوہام تست این صورتِ غیر؎ کہ نقطہ دائرہ است از سرعتِ سیر

نقطۂ آتش کو جلدی سے پھرائین تو دائرہ کی صورت مین نظر آتا ہے اور حقیقت

مین یہان ایک نقطہ کے سوا دوسری کوئی شے نہین ہے اسی طرح نقطۂ وحدت

ہے کہ بسببِ سرعتِ تجددِ تجلیاتِ غیر متناہیہ دائرۂ موجودات کی صورت

مین ظاہر ہوا ہے ے این نقطہ زگردشکہ دارد؎ بر صورتِ دائرہ برآید

بگذر زِ خیال و وہم بنگر؎ تا دائرہ نقطہ نماید؎ یا مخلوق کو صفت سمجھو اور خالق

کو موصوف یا عالم کو اعراض سمجھو جو ایک ذات باری کے ساتھ قائم ہے

صوفیہ فرماتے ہین۔ اَلْعَالَمُ کُلُّہٗ اَعْرَاضٌ مَجْمُوعَۃٌ فِیْ عَیْنٍ وَاحِدَۃٍ۔ بلکہ خود

کو عدم اور اُسی کو موجود سمجھنے مین تقرب الٰہی تعالیٰ شانہ بڑھتا جاتا ہے ے

ہے خدا موجود باقی سب عدم؎ فی الحقیقت ہے سوا اللہ نے سو ہم

ع نکتهٔ سربسته چه گوئی خموش ٭ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکرٰی لِمَن کَانَ لَهٗ قَلبٌ

بدرستے که درین مذکور پندیست اہل دل را غزل روزہا بفکر من است

این ہمه شب ہا سخنم ٭ که چرا غافل از احوال دل خویشتنم ٭ از کجا آمده ام آمدنم

بہر چه بود ٭ بکجا میروم آخر نه نماید وطنم ٭ نه بخود آمدم اینجا نه بخود باز روم

ہر که آورد مرا باز برد در وطنم ٭ مانده ام سخت عجب از چه سبب ساخت مرا

یا چه بوده است مراد وے ازین ساختنم ٭ بشکنم قالب تن تا تو مرا کشتی

من نیم زاغ و زغن طوطی شکرشکنم ٭ وقت آنست که پرواز کنم تا بر دوست

ہُدہُد آسا گویش پرو بالے بزنم ٭ مرغ باغ ملکوتم نیم از عالم خاک ٭ چند روز

قفسے ساخته اندر بدنم ٭ یارب این کیست که از پرده برون می نگرد ٭ یا چه شخص است

سخن می نهد اندر دهنم ٭ شمس تبریز اگر روے به ما ننمائی ٭ بالله این قالب

افسرده بهم بر شکنم ه دلم و دیده ہر دو خانهٔ تو ٭ سر من خاک آستانهٔ تو .

اے ماہِ عالم سوزِ من وے شمع شب افروزِ من ؛ وے پیکرِ دلدوزِ من از من
چرا رنجیدۂ ؛ خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم ؛ جا بر سرِ تو چشمان کنم
از من چرا رنجیدۂ ؛ رنجیدۂ رنجیدۂ از من خطا چہ دیدۂ ؛ دانم گنہ بخشیدۂ
از من چرا رنجیدۂ شنیدہ ام سخن خوش کہ پیر کنعان گفت ؛ فراقِ یار نہ
آن کند کہ بتوان گفت ؛ ہیچ کسے مکن بکن وصفِ جمالِ یارِ من ؛ دل بکسے
مدہ در غمِ آن نگارِ من ؛ ساغرِ مے مخور بخور خونِ جگر بعشق او ؛ روئے پری
ببین ببین چہرۂ گلعذارِ من ؛ زلفِ سیہ مکش بکش پردہ و چہرۂ وا نما ؛
پیش کسے بیا بیا در دلِ بیقرارِ من ؛ حرف بدیگران منہ گوش بہ بقولِ من
بیانِ کسی مبر مبر خسروِ دلفگارِ من ؛ آلعزیز اکثر بوالہوس یا وصف مقدرت
کے حج کو نہیں جاتے اور بعض سست عقیدہ حج کیلئے خانۂ کعبہ کو جاتے
ہیں کعبے کے کعبہ کی زیارت کئے بغیر لوٹ آتے ہیں افسوس ہے

حدیث قدسی حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے جو ہم معنی ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ
الْاَفْلَاكَ کے یعنی اگر نہوتا تو اے حبیب میرے تو پیدا نہ کرتا آسمانوں
گویا کعبہ کی پیدائش آپہی کیلئے ہے پس مدینہ منورہ کو تم ضرور بصد ضرور
خاص زیارت شریف کی نیت سے جانا کیونکہ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ
شَفَاعَتِیْ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ صَلٰوۃٌ
فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ ان احادیث کے سننے سے دل میں ولولہ پیدا ہوتا اور دل
قابو سے جاتا رہتا ہے خدا تعالی زیارت روضۂ مقدس نصیب کرے
اور ان وعدوں کا مستحق بنائے آمین ؎ گرمے نخوری طعنہ مزن مستان را
گر دست دہد توبہ کنم یزدان را تو فخر بدین کنی کہ من مے نخورم صد کارکنی
کہ مے غلام ست آن را جبکہ بتوفیق ایزدی و مدد صمدی تم حج کو جاؤگے

عرفات - و مقام ابراہیم - و چاہ زمزم - و حُفرہ و حطیم و میزاب رحمت کے
نیچے حجر اسود کے روبرو کھڑے ہوکر اور خانۂ کعبہ کے اندر جاکر - باب
بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ کر - فقیر حقیر کیلئے دعاے مغفرت کرنا
کہ یہی مقامات اجابت دعا کے ہین رباعی از مکہ سوے مدینہ چون کردم تک
رفتم بوداع قبلۂ انس و ملک تُو از رکن و مقام و حجر و زمزم یکیک تُو آواز آمد
لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَكَ - مدینہ منورہ کے راستہ کی تکلیف کو تکلیف نہ خیال کرنا
خیر اب تو ریل آرہی ہے تکلیف ہی کیا ہے ؎ در رنج و بلا قدم نہ ہاتم
نہ زنی تو آئین رضا و صبر بہم نہ زنی تو روشن ز تو بزم بندگی چون شمع است تو
ہر چند کہ سوزند ترا دم نہ زنی تو دیکھو دربار شاہی مین خاص خاص عہدہ دار و منصبدار
و جاگیرداروں کو خلاف شان تکالیف کا اوٹھانا پڑتا ہے اُف تک نہین کہتے
حدیث حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ غرض جبکہ

مع الخیر انشاء اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ مین داخل ہوگے۔ اولاً غسل کرنا سفید لباس
پہننا خوشبو لگانا نہایت ادب و تواضع کے ساتھ باب السلام سے
داخل مسجد نبوی ہونا اور منبر کے نیچے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اِس طور کہ
منبر کا عمود تمھارے سیدھے کاندھے کے مقابل رہے۔ کیونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِسی جگہہ کھڑے ہوتے تھے ؎ دلم در عشق او
آوارہ شد۔ آوارہ تر بادا ❁ تنم از بے دلی بیچارہ شد بیچارہ تر بادا ❁ بعدہ قصد
زیارت شریف کرنا۔ روضۂ مبارک کے طرف رُخ قبلہ کے جانب پشت رکھنا
اور یقین جاننا کہ آپ زندہ ہین ہر ایک کے حالات سے مطلع ہر ایک
سلام کرنیوالیکا جواب عطا فرماتے ہین ؎ آمد نماز شام نیامد نگار من ❁
اے دیدہ پاس دار کہ خوابم حرام شد ❁ اور نہایت ادب سے دست بستہ یہہ سلام پڑھنا
یا نبی اللہ السلام علیک ❁ اِنما الفوز والفلاح لدیک ❁ بسلام

آمدم جوابم دہ مرہمے بر دلِ خرابم نہ بس بود جاہ و احترام مرا یک علیک

از تو صد سلام مرا زاری من شنو تکلم کن گریۂ من نگر تبسم کن لب بجنبان

پئے شفاعتِ من منگر در گناہ و طاعتِ من یا محمد بہ منِ بے سر و سامان مدد

قبلۂ دین مدد کعبۂ ایمان مدد لَیْسَ لِیْ غَیْرُکَ یَا سَیِّدِ مکی مدنی سوئیم افگن نظرے

برمنِ حیران مدد یا نبی کشتیٔ امت بکفِ ہمتِ تست اندرین ورطۂ غم صد

طوفان مدد عاصیم پُر گنہ ام سخت غریبِ زارم رحم فرما بغریبی غریبان مدد

ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم شدہ شاہِ شاہان مدد شاہِ گدایان مدد

از احد آمدہ زان بعد محمد شدہ مظہرِ نورِ خدا مرشدِ پاکان مدد بارِ عصیان

بسر آوردہ حسامی بدرت یا رسولِ عربی شافعِ عصیان مدد آورایش کمترین

امت و ناچیزِ محض کے جانب سے بھی آستان بوسی و سلام بصد شوق و

ادب تمام عرض کرنا۔ اور دعائے خیر سے نہ بھولنا۔ حشر ما با رسول کن این

دعا را قبول کن یارب۔ تھوڑا آگے بڑھ کے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
پر سلام پڑھنا کیونکہ آپ بھی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خسر و رفیق
شفیق اور ساتھ دفن ہیں فردائے قیامت ساتھ ہی محشور ہونگے۔
مثل اہلبیت مطہرات اِن صحابۂ کرام کی تکریم و عزت بھی ضروری ہے جب
پھر وہاں کھڑے رہکر جسقدر اور جو مانگنا ہو دعا مانگو۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ
شَہَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ ۔ پھر وہاں سے
جنت البقیع کو جاؤ۔ اہلبیت ازواج مطہرات و اصحاب کی زیارت کرو۔
قبلتین وغیرہ مقامات کی زیارت بھی کرلو بیت المقدس و شام کی زیارات
سے بھی مستفید و مستفیض ہونا کہ پھر بار بار موقع ملنا دشوار ہے اگر توفیق
شامل حال ہو جائے تو مدینۂ منورہ کی اقامت اختیار کرلو تا زندگی ادب و
خشوع ملحوظ رکھو ہزارہا آدمی اسی تمنا میں زیر زمین ہوگئے ہیں خدا تم کو

کامیاب آپ ہو ؎ فراق یار اندک نیست و میان چشم اگر نیم مو ست

سپیا ہوا ؎ دلم را سوخت داغ شعلۂ تاب آہستہ آہستہ و کند صید ترا

آتش کباب آہستہ آہستہ ؎ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حج سے

فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزین ہو گئے۔ لوگوں نے پھر حج کو جانیکی ترغیب

دی تو فرماتے تھے کہ راستہ میں شاید موت آجائے اور مدینہ چھوٹ جائے

اسلیئے دوبارہ حج کو نہیں گئے جنت البقیع ہی میں دفن ہوئے ؎ یا محمد ترا

در چھوڑ کہاں جائے غریب و بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری ؎

عطر را بر تن مزن بہر کمال و عطر چہ بود نام پاک ذوالجلال و العزت راہی

یہہ خیال فقیر کے دل میں گذرا کہ کلام مجید میں کہیں یہہ مرقوم نہیں کہ خدا تعالی

نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے تم لوگ بھی

ایسا ہی کیا کرو بخلاف اسکے پارہ (۲۲) سورۂ احزاب میں صاف آیۃ موجود ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی ہر آئینہ خدا اور اوسکے فرشتگان درود بھیجتے ہین نبی پر۔ اے مسلمانو درود بھیجو تم اوپر آنکے اور سلام پس درودِ شریف کی شان آیۂ کریمہ سے مثل روز روشن روشن تر ہے۔ باقی حال درود بہترین موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت پڑھا کرو کیونکہ خدا تعالی خود بھی درود پڑھتا ہے جسطرح اسکے اوپر لکھے اور اپنے ملائکہ سے بھی پڑھواتا ہے اور تمکو بھی درود شریف پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے گویا افضلین عبادت بعد فرائض یہی ہے اگرچہ ضعیف عقیدہ والون کے نزدیک تمام عمر مین ایک مرتبہ درود کا پڑھنا کافی ہے ولیکن ہمارے مشرب مین تمام عمر لگاتار پڑھتے رہنا ناکافی ہے، جسقدر پڑھے تھوڑا ہے ترمذی نے روایت کی کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ کسقدر درود پڑھون

فرمایا جسقدر تو چاہے آخر مین اُنھون نے عرض کیا تمام اوقات مین درود
ہی مین مستغرق کردیتا ہون فرمایا اِذًا یَکْفِی هَمَّكَ وَیُکَفِّرُ ذَنْبَكَ
یعنی اب سب تیرے غم دور کریگا اور گناہون کو مٹا دیگا حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ دعا مقبول نہین ہوتی جب تک تو اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اِسکو بھی ترمذی نے روایت کیا ہے
مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو ایک مرتبہ درود مجھپر بھیجے اوسکے معاوضہ مین دس مرتبہ خدا تعالیٰ
اُسپر رحمت نازل فرماتا ہے پس اکثر اوقات روح مقدس اعلی الفکر و آخر العمل
ابو الارواح صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ بکثرت درود شریف وہی شخص پڑھیگا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے محبت رکھتا ہے کیونکہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَهٗ یعنی جو شخص

جس چیز کو محبوب رکھتا ہے ذکر اوسکا بہت کرتا ہے فرماتے ہین کہ ؎

گر در یمنی و با منی نزد منی ٭ گر نزد منی و بے منی در یمنی ٭ جب تک آپ سے

کامل محبت نہو ایمان ناقص رہتا ہے (نکتہ) آپکی مسجد مین ایک نماز پڑھے تو

ہزار نماز کا ثواب اور آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو دس مرتبہ رحمت

رحیم و کریم نازل ہوتی ہے ؎ ہر مرض کی دوا درودِ شریف ٭ دافع ہر بلا

درودِ شریف ٭ آپکی شان خدا یتعالی کے سوا کون جانتا ہے ؎ کیا کوئی

حق کے سوا اُنکی حقیقت جانے ٭ معرفت رکھتے ہین جبریل امین تھوڑی سی

؎ گفتم روم بخواب کہ بینم جمال دوست ٭ بد عہدی زمانہ امانم نمی دہد

؎ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ٭ خدا سے پوچھ لو شانِ محمد ٭ محمد سرِ وحدت

ہے کوئی رمز اُسکی کیا جانے ٭ شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

سچ تو یہی ہے کہ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کے نام مبارک پر کامل دُرود شریف لکھا کرو صلعم یا صرف ع
لکھدینا کمال بخل ہے اور نازیبا لعنت ہے اوس بدبخت پر جو نام پاک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد لکھتا ہے **ایعزیز نصائح ثنائی** دوچیز آثار نیک بختی ہین خوف
رب جلیل و قناعت بر قلیل دوچیز ایک بہتر اوس سے دوسری بدتر اوس سے
جہان مین نہین دینا مانگنا عبادت و سخاوت کو نہ بھول دوچیز سے خلل ما دنیا ہی
ہے فقیر کی نفرت وزیر کی غفلت علما سے رغبت فقرا کی صحبت باعث
سعادت ہے خلق ملیح و زبان فصیح نعمت ہے دوچیز بدبختی کی نشانی مین
بزرگون کو بدی سے یاد کرنا اور اپنے کو سب سے بہتر سمجھنا دوچیز دلیل احمقی مین
عورتون کی بات سننا سفلون سے توقع رکھنا دوچیز باعث روشنی دل ہین
ذکر خدا و کلام انبیا علیہم السلام دوچیز بہتر ہین ماننا نصیحت بزرگون کی اور قبول کرنا
عذر خطا کارون کا دوچیز انسان کیلئے لازم ہین طلب خوشنودی ذو الجلال

سعی معاش حلال [۱۲] دو چیز علامت ایمان ہین بلا پر صبر و نعما پر شکر [۱۳] دو چیز غنیمت جانو جوانی بوڑھاپے کے آگے صحت بیماری کے پہلے [۱۴] دو چیز دل کو اندھا بناتی ہین زیادہ باتین کرنا اور بہت سونا [۱۵] دو چیز باعث غیر اطمنانی کے ہین خادم غیر متدین و مخدوم متلون [۱۶] دو چیز نقصان مین نہین ڈالتی گفتگو سنجیدہ و عمل پسندیدہ [۱۷] دو چیز حماقت سے منسوب ہین ستایش اپنی و اتباع بدبینی کی [۱۸] دو چیز حافظہ کو زیادہ کرتی ہین صبح کے اول اوٹھنا اور ہمیشہ باوضو رہنا [۱۹] دو چیز صداقت دوستی ہین ہاتھ پکڑنا دوست کا پریشانی مین اور مشورت دینا حیرانی مین ~ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ؛ در پریشان حالی و درماندگی [۲۰] دو چیز علامت نادانی ہین قطع کلام و بے محل گفتگو کرنا [۲۱] دو چیز انسان کو نام آور کرتی ہین ہوشیاری کام مین بُردباری عام مین [۲۲] دو چیز فراست کی علامت ہین دریافت کرنا انجام امور کا اور توقف الزام قصور مین

[۲۳] دو چیز سب کامون سے بہتر ہین قول موافق آیات قرآن و فعل مطابق احادیث رسول سبحان [۲۴] دو چیز اعنی دنیا مین خدا کی یاد و آخرت مین اُسکا دیدار بہتر ہین [۲۵] دو چیز اعنی اللہ جلشانہ پر ایمان لانے اور اسکے مخلوق کو نفع پہونچانے سے بہتر نہین [۲۶] لاشریک لہ کا شریک ٹھیرانے اور اسکے مخلوق کو تکلیف دینے سے بدتر نہین [۲۷] علما کی صحبت حکما کی نصیحت مُردہ دلون کو زندہ کرتی ہے جسطرح بارش زمین خشک کو [۲۸] قبر مین لیے توشہ دفن ہونا دریا مین لیے کشتی کا لوا حد سے [۲۹] دنیا کی عزت مال سے آخرت کی عزت نیک اعمال سے ہوتی ہے [۳۰] دنیا کا غم تیرگی دل اور آخرت کی فکر نور دل پیدا کرتی ہے [۳۱] طالب علم دین کی جنت طالب گناہ کی دوزخ طالب ہے [۳۲] نیک آدمی گناہ سے خیر اندیش دنیا سے رغبت نہین کرتا [۳۳] بضاعت تقوی سے نفع دین متاع دنیا سے خسارہ دین متصور ہے [۳۴] جسنے گناہ کیا اور ہنستا رہا دوزخ مین روتا ہوگا

جسنے عبادت کی اور روتا رہا جنت مین ہنستا رہیگا [۳۵] عارف کا مقصود خدا اور اوسکی معرفت زاہد کا مطلوب دعا اور اپنی بھلائی ہے [۳۶] گناہ صغیرہ تواتر سے کبیرہ گناہ کبیرہ استغفار سے صغیرہ ہوجاتے ہین [۳۷] خدا سے برتر بہتر کوئی دوست نفس شریر سے بدتر کوئی دشمن نہین [۳۸] جیسے دنیا مین بحر و بر مقام ظہور فساد ہین اِسیطرح انسان مین دل و زبان [۳۹] تمام گناہون کی جڑ دنیا کی محبت تمام فتنون کی جڑ زبان کی حرکت ہے [۴۰] گناہ جو خواہش نفسانی سے ہو بخشا جاتا ہے جسطرح لغزشِ آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جو گناہ غرور سے ہو بخشش کی امید نہین دیکھو قصہ شیطان علیہ اللعنتہ رباعی

از راحتِ چند روزہ خوش دل نشوی ؎ وز خنجرِ رنج و درد بسمل نشوی ؎ گر غافلی از حضورِ ہستی خدا ؎ اے ننگِ عدم ز مرگ غافل نشوی ؎ اے عزیز نصائح تلاوی [۴۱] تین چیز موجبِ عزت ہین بڈھون کی خدمت جوانون کو نصیحت

چھوٹون پر شفقت تین[2] چیز آدمی اختیار کرے استطاعت پر فقر سوگ پر صبر

قضائے الہی پر رضا تین[3] چیز شومیت کا موجب ہین کینہ دل مین رکھنا -

سر برآوردون سے حسرت کرنا طلوع آفتاب پر سونا تین[4] چیز کی پابیداری

تین چیز سے متصور ہے مال کی تجارت سے اور ملک کی سیاست سے

اور علم کی مباحثہ سے تین[5] چیز کا دعوی عقلمند نکرے شجاعت سخاوت

شرافت تین[6] چیز اختیار کرے حضور قلب سے نماز پڑھنا شب بیداری کرنا

کلام اللہ پڑھنا تین[7] چیز کفر کی نشانی ہین نفاق دل مین رکھنا دنیا کی

محبت دل مین رکھنا حرام کو حلال جاننا علم[8] بے عمل و عمل بے اخلاص

واخلاص بنفاق علامت بدبختی ہے دولت[9] خواہش سے جوانی خضاب سے

زندگی دوا سے حاصل نہین ہوسکتی تدبیر[10] نیک کرنی آدہی گذران ہرامر

کی تحقیق آدھا علم ہرامر مین مآل اندیشی آدہی عقل ہے تارک[11] دنیا کو خدا

تارک گناہ کو فرشتے تارک طمع کو مخلوق دوست رکھتے ہین [۱۲] دنیا کے لیے نعمتِ اسلام شغل کیلئے عبادت عبرت کیلئے قبرستان کافی ہے [۱۳] عقلمند آخرت کیلئے توشہ معاش کیلئے محنت ذریعہ حلال سے لذت حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے [۱۴] خودپسندی خواہش نفس بخل ہلاکی کے باعث ہین [۱۵] ہمیشہ خوف الہی دولتمندی مین میانہ روی غصہ مین حفظ مراتب مدنظر رکھنا باعث نجات ہے [۱۶] زیادتی کلام وطعام ومنام مین ہلاکی متصور ہے [۱۷] سلام مین پیش قدمی کرنے کھانا کھلانے رات کو نماز پڑھنے مین مدارج کی ترقی ہے [۱۸] خواہ کتنے ہی برس زندہ رہو آخر مرنا خواہ کسی سے محبت کرو بچھڑنا خواہ کیسا ہی عمل کرو بدلا پاتا ہے [۱۹] سردی مین وضو کرنا نماز کیلئے پیادہ مسجد کو جانا انتظار جماعت کرنا کفارۂ گناہ ہے [۲۰] اللہ کی یاد اولیا کی ملاقات حکما کے کلمات سے رنج دور ہوتا ہے [۲۱] جو ادب

نہین رکھتا وہ علم نہین رکھتا جو صبر نہین رکھتا وہ دین نہین رکھتا جو تقوی نہین رکھتا اوسکو قرب الہی نصیب نہین ہوتا ہے [۲۱] اللہ قہار سے ڈرو حلال روزی اختیار کرو زبان کو خلق کی برائی سے روکو [۲۲] دنیا سے محبت نرکھو کہ وہ مومن کا گھر نہین ہے شیطان کے ساتھی نہ ہو کہ وہ مومن کا رفیق نہین ہے کسیکو ایذا دو کہ یہہ مومن کا شیوہ نہین ہے [۲۳] جسکا دل دانا ہو بدن صابر ہو شئے موجودہ پر قانع ہو نیک بخت وہی ہے [۲۴] خوش حال وہی ہے جسنے دنیا کو اسکے چھوٹنے کے آگے چھوڑا قبر مین داخل ہونیکے پہلے سامان مہیا کیا خدا سے ملنے کے پہلے خدا کو خوش کیا [۲۵] بلا پر صبر کرنا آرام پر شکر کرنا مصیبت پر راضی رہنا دلیلِ ایمان ہے [۲۶] مسجد ذکر خدا قرآن خوانی مومن کا قلعہ ہے جسمین شیطان داخل نہین ہوسکتا [۲۷] سب دنون سے بہتر جمعہ کا دن سب مہینون سے بہتر رمضان کا مہینا سب اعمال سے بہتر

پنجگانہ نماز ہے [۲۸] دین کی ہوشیاری دنیا سے بیزاری نفس کی عیب جوئی سے بہتر کوئی چیز نہیں [۲۹] اچھا عمل وہ ہے جو مقبول خدا ہو اچھا مہینا وہ ہے جس مین خالصاً رجوع بخدا ہو اچھا دن وہ ہے جس مین با ایمان جاؤ [۳۰] خوشبو عبادت عورت دنیا مین پسندیدہ ہین [۳۱] محبت الٰہی معرفت کی بنیاد گناہون سے بچنا یقین کی علامت یقین کی اصل تقدیر پر رضامندی ہی [۳۲] خود پسند۔ گمراہ مال پر بھروسہ کرنیوالا حقیر مخلوق سے عزت کا خواہان ذلیل ہے [۳۳] تکبر کو تواضع سے حرص کو قناعت سے حسد کو خیر خواہی سے بدلنیوالا مومن ہے [۳۴] لڑکپن مین سستی جوانی مین مستی بڑھاپے مین سستی انسان کا خاصہ ہے۔ [۳۵] فنا کے تین ہی درجے ہین فنا فی الشیخ فنا فی الرسول فنا فی اللہ [۳۶] بکا کی تین قسم ہین خوف عذاب خوف غضب خوف جدائی پہلا گناہون کا کفارہ ہے اوسکا ثمرہ نجات دوسرا پاک کن عیبہا ہے اوسکا ثمرہ بلندی درجات ولذات۔ تیسرا باعث قرب و

خوشنودی محبوب ہے اسکا ثمرہ دیدار الٰہی تعالی شانہ کی بشارت ہے رباعی

اے شیفتۂ بہارِ گلزارِ جہان ٭ غافل چہ نشستۂ زاسرارِ جہان ٭ از بحرِ زمانہ لطمہا سے

سیلاب ٭ ہر لحظہ ہمی رسد بدیوارِ جہان آلعزیز نصائح رباعی چہار چیز

مطمح نظر ہین صورتِ بندگی سیرتِ افگندگی دلجوئی دوستان و نیکوئی با

مردمان چار[۲] چیز زیادتی دولت کی ہین بدون سے نفاق نیکون سے

اتفاق دوستون سے تلطف دشمنون سے مدارا چار[۳] چیز چار چیز کو یاد

دلاتی مین بیماری تندرستی کو غم راحت کو افلاس دولت کو نامرادی

بہجت کو چار[۴] چیز علامت صاحب دلی ہین غصہ کے وقت حفظ مراتب رکھنا

ہر کسیکو کافر نہ کہنا کسیکے دل کو رنجیدہ نکرنا کسیکا راز فاش نکرنا چار[۵] چیز

سے شرمندگی ہوتی ہے بے محل گفتگو سے بدون کی صحبت سے نیکون

کیساتھہ لڑنے سے اور علما و فقرا کی حقارت کرنے سے۔ چار[۶] چیز کے

چار دشمن ہیں مال کا چور شعور کا جہل علم کا نخوت صحبت کا قرض فان
القرض مقراض المحبة چار چیز انسان کو ضعیف کر دیتی ہیں دشمن بسیار
قرض بیشمار پریشانی روزگار مجامعت باربار چار چیز پھر واپس نہیں
عمر گذری ہوئی بات کہی ہوئی تیر چھوٹا ہوا اور قضا گئی ہوئی ؎
برلب جوے نشستہ گذر آب بہ بین کین اشارت ز جہان گذران ما را بس ؎
از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال ہر چند انکہ او فغان کند و چاہا درد
چار چیز خلاصہ جمیع عبادات ہیں ذاکر رہنا معبود پر نگاہبانی کرنا حد دین
صبر کرنا مفقود پر خوشنود رہنا موجود پر کشتی نئی بناؤ کیونکہ دریا گہرا ہے
کافی توشہ ساتھ لو کیونکہ سفر دور کا ہے بوجھ ہلکا کرو کیونکہ گھاٹی سخت ہے
خالص عمل کرو کیونکہ پرکھنے والا نگاہ والا ہے شرم مردون کی خوب ہے
مگر عورتون کی خوب تر انصاف ہر ایک کا نیک ہے مگر حاکمون کا

نیک تر توبہ بوڑھون کی نیک ہے گرجوانون کی نیک تر بخشش غنیون کی
نیک ہے مگر فقیرون کی بہتر ہر[۱۲] روز بارہ رکعت سُنت پڑھنے سے حق نماز
ہر ماہ تین روزے رکھنے سے حق روزہ روزانہ سو آیتہ پڑھنے سے حق قرآن
ہر جمعہ ایک درہم دینے سے حق صدقہ ادا ہوتا ہے [۱۳] سجدہ سہو سے نماز فطرہ
سے روزہ قربانی سے حج جہاد نفس سے ایمان کامل ہوتا ہے [۱۴] سیری شکم
ظالمون کی خوشامد گناہون کا بھولنا طول امل تاریکی دل ہے [۱۵] روزہ
رکھنا نیکون کی صحبت رکھنا گناہون کو یاد کرنا تھوڑی امید رکھنا روشنی
دل ہے [۱۶] اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعوی اور حرام سے نہ بچنا رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے محبت کا دعوی فقیر و مسکین سے کراہت بہشت کا دعوی
اور خیرات نکرنا خوف دوزخ کا دعوی اور گناہون سے نہ بچنا یہہ محض
جھوٹے دعوے ہین [۱۷] پرہیزگاری شرم شکر صبر علامت ایمان ہے

استغنا[۱۸] قناعت مین راحت آزادی مین لذت صحت جسمانی مین رزق آسمان مین ہے خالق[۱۹] کی موافقت مخلوق کی بہی خواہی نفس کی مخالفت بقدر ضرورت دنیا پر قناعت پسند ہوشمند ہے ازروے[۲۰] توریت تقدیر پر رضامندی وازروے انجیل شہوتون کا توڑنا وازروے زبور تنہائی و گوشہ نشینی وازروے فرقان زبان کا نگاہ رکھنا دارین کیلئے بہتر ہے خواہش[۲۱] ابلیس زبان غصہ پر غلبہ دراصل سرداری ہے اغنیا[۲۲] مین حضرت سلیمان غلامون مین حضرت یوسف بیمارون مین حضرت ایوب فقرا مین حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا دلیل ونظیر فرمائیگا نیند[۲۳] کو قبر پر فخر کو میزان اعمال پر آرام کو سطے پلصراط پر خواہشات کو جنت پر منحصر رکھو درد[۲۴] عداوت افلاس آگ اگرچہ کم ہون زیادہ تصور کرو جوانی[۲۵] کی قدر بڑھاپے مین آرام کی قدر تکلیف مین صحت

کی قدر بیماری مین زندگی کی قدر مرنے کے بعد معلوم ہوگی ملک الموت[۲۶]

روح کو قبض ورثاء مال کو پامال نفس اعمال کو تباہ قبر جسم کو مٹا دیتی ہے

خواہشات نفسانی کے دفع کیلئے عورتین جمع مال کیلئے فریب معرفت الٰہی[۲۷]

کیلئے علم مسلمانون کی بھلائی کیلئے مدارا درکار ہے غصہ مین معافی[۲۸]

تنگی مین بخشش تنہائی مین پارسائی خوف مین اظہار حق مشکل ہے ایفائے[۲۹]

وعدہ کا نظر رکھنا حدود شرعیہ پر صبر کرنا شئے گم شدہ پر راضی رہنا

سامان موجودہ پر خلاصۂ ریاضت ہے عورت پر اعتماد نکرے مال پر[۳۰]

غرور نکرے معدہ پر طاقت سے زیادہ بوجھ نڈالے علم لاینفع نہ پڑھے

آدم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا امام سجاد زین العابدین[۳۱]

رضی اللہ عنہ کے برابر دنیا مین کوئی نہین رویا جوکہ عورت نہین رکھتا[۳۲]

آسایش تن کی نہین رکھتا جوکہ فرزند نیک نہین رکھتا آنکھون کی ٹھنڈک

نہین رکھتا جوکہ برادر ہمرنگ نہین رکھتا قوتِ بازو نہین رکھتا جوکہ
زر نہین رکھتا دنیا کی عزت نہین رکھتا جوکہ یہہ چار نہین رکھتا کچھہ غم نہین رکھتا
قطعہ اسکندر وکیقباد وجمشید ٭ رفتند بصد ہزار امید ٭ بارِ غمِ آخرت ببرد
آنکس کہ بفکر گاؤ خر مرد ٭ الغرض نصائح خماسی علما کی حقارت سے دین کا
اقربا کی حقارت سے دُنیا کا ہمسایہ کی مخالفت سے فائدہ کا اپنی حقارت
سے عزت کا بی بی کی حقارت سے عیش کا نقصان ہے شکر کا عوض
ازدیادِ نعمت دعا کا اجابت استغفار کا عفو توبہ کا قبول صدقہ کا [illegible] کی
نتیجہ ہے محتاج کہنے والا زوجہ زوج کو راضی رکھنے والی مہر بخشنے والی
اولاد مطیعِ والدین گناہوں سے توبہ کرنیوالا نیک ہین زبان و فرج کی
حفاظت کرنا حصولِ نعمتِ دنیا کو وبال سمجھنا تھوڑی نیکی بھی غنیمت جاننا
حرام سے پیٹ نہ بھرنا خود کو سب سے بدتر خیال کرنا متقی کی علامت ہے

تونگری قناعت مین سلامتی گوشہ نشینی مین بزرگی ترکِ خواہشات مین
صبر کا ثمرہ قلیل مدت مین فائدہ کثیر عرصہ مین حاصل ہوتا ہے جوانی کو بڑھاپے
سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے تونگری کو محتاجی سے پہلے وقت کو
گذرنے سے پہلے زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو. فقرا کو راحتِ
نفس اطمینانِ قلب بندگی رب سُبکی حساب بلندی درجہ اُمرا کو تکلیف
نفس بے چینی دل چاپلوسی اہل دنیا گرانیِ حساب پستیِ درجہ نصیب ہے
صحبتِ نیکان تلاوتِ قرآن خلوے شکم عبادتِ شب عاجزی دم صبح
تجلی دہِ دل ہین- قرآن کی آیتون مین غور کرنے سے توحید و یقین مین ترقی
ہوتی ہے. اللہ تعالیٰ کے نعمتون پر شکر کرنے سے محبت پیدا ہوتی ہے
اوسکے وعدون پر بھروسہ کرنے سے عمل صالح کی رغبت ہوتی ہے اوسکی
وعید مین فکر کرنے سے خوف اثر کرتا ہے اوسکے احسانات اور اپنے

تقصیرات دیکھنے سے شرم دامن گیر ہوتی ہے [۱۱] شکر کو نعمت پر محنت کو راحت پر
ذلت کو عزت پر خاموشی کو یادہ گوئی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنا
اتقیا کا کام ہے [۱۲] مال خرچ کرنے مین راحت نفس یاد الہی مین فراغت
ڈاکوون سے امن نیک نامی و سخاوت نیکون کی صحبت حاصل ہوتی ہے
[۱۳] جس شخص مین امید طویل پرہیزگاری قلیل بخل کثیر حرص غالب فراموشی آخرت ہو
اوسکے نزدیک مال جمع ہوتا ہے [۱۳] گو تمام کامون مین جلدی شیطان کا کام ہے
ولیکن مہمان کو کھلانے مین معتوفی کی تیاری مین بالغہ کے نکاح مین ادائے قرضہ مین
گناہون سے توبہ مین جلدی کا حکم ہے [۱۴] سرگوشی بھید کو صدقہ مال کو خلوص
عمل کو راست گوئی قول کو مشورہ عقل کو نگاہ رکھتا ہے [۱۵] آدم علیہ السلام نے
گناہ کا اقرار فرمایا قصور پر نادم ہوے نفس پر ملامت کی توبہ مین جلدی کی
رحمت خدا تعالیٰ سے نا امید نہ ہوے [۱۶] ابلیس لعین نے گناہ کا اقرار

نہ کیا نادم نہوا اپنے کو ملامت نہ کی توبہ کا ارادہ نہ کیا رحمت رحیم سے
ناامید ہوا[۱۶] جسقدر اللہ تعالی سے حاجت ہے عبادت کرو جسقدر
عذاب سہنے کی طاقت ہو اوسیقدر گناہ کرو جتنی عمر ہے اتنی دُنیا
حاصل کرو اِتنا توشہ ساتھہ لو کہ قبر مین کفایت کرے جسقدر مدت
بہشت مین رہنے کا ارادہ ہو اوسیقدر عمل کرو[۱۸] سب محافظون سے بہتر زبان ہے
سب لباسون سے بہتر پرہیزگاری سب باتون سے بہتر قناعت سب
نیکیون سے بہتر نصیحت سب لذتون سے بہتر صبر ہے[۱۹] اللہ تعالی کے
وعدون پر کلی اعتماد خلائق سے کلی نفرت اعمال مین خلوص ظلم پر تحمل
موجود پر قناعت کرنا اعلیٰ درجہ کی صفت ہے[۲۰] ہر وقت کلمہ طیبہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرنا بلا کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کہنا حصولِ نعمت و فرحت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھنا
ہر کام کا آغاز بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے کرنا وقوع گناہ کے وقت
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا لازم ہے رات کی خوشی اللہ تعالیٰ
سے راز و نیاز مناجات کے ساتھ دن کی خوشی بندگی کے ساتھ دنیا
کی خوشی خوف خدا کے ساتھ آخرت کی خوشی بخشش کے ساتھ جنت کی
خوشی دیدار الٰہی کے ساتھ خوشتر ہے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات
یون مانگا کرو کہ الٰہی امیدِ دراز نے فریب دیا محبت دنیا نے ہلاک کیا
شیطانِ لعین نے گمراہ کیا نفسِ سرکش نے حق سے رد کا برے ہمنشین نے
گنا ہون مین اعانت کی پس اے فریاد رس فریادرسی کر اگر تو رحم و کرم
نکریگا تو سوا تیرے مجھ گناہ گار پر کون رحم و فضل کریگا شعر
درحضرتِ ما دوستیِ یک دلہ کن ذرہ ہر چیز نہ غیرِ ماست آنرا یلہ کن کہ یک صبح

باخلاص بیا بر در من * گر کار تو بر نیاید انگه گله کن * ترجمہ۔ نہیں خبر شکر نیست * این نیز نصیب ہر جگر نیست * بدسکے زہرآن حبیب جانی
شیرین بود انچہ تلخ دانی العزیز النصائح سداسی کتاب اللہ میں
افراط و تفریط کرنیوالا تقدیر الٰہی تعالیٰ شانہ کو جھٹلانیوالا اہلبیت مطہرا
سے بدسلوکی کرنیوالا طریقہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنیوالا
حرام کو حلال ٹھہرانیوالا زبردستی سے حکومت حاصل کرنیوالا لعنتی ہے
دنیا اپنی دوستی کے طرف نفس گناہوں کے طرف خواہش شہوتون کے
طرف موت قبر کے طرف ابلیس لعین ترک دین کے طرف خدا تعالیٰ
بخشش کے طرف بلاتا ہے مسجد بے نمازیوں میں مصحف بے تلاوتی
گھر میں۔ قرآن فاسق و فاجر کے سینہ میں نیک عورت ظالم شوہر کے
قبضہ میں نیک مرد بدکردار عورت کے پھندے میں عالم نصیحت

ناشنوا قوم مین محض بیکار ہے جسنے ابلیس کا کہا مانا اوس سے دین چھوٹا
جسنے نفس کا کہا مانا اوس سے روح گئی جسنے خواہش کا کہا مانا اوس سے
عقل گئی جسنی دنیا کا کہا مانا اوس سے آخرت گئی جسنے بدن کا کہا مانا
اوس سے جنت گئی جسنے اللہ پاک کا کہا مانا اوس سے کل برائیان گئین
مقبولیت عبادت مین اسم اعظم قران مین غضب الٰہی گناہون مین
شب قدر رمضان کی طاق راتون مین صاحب دل عام لوگون مین
موت زندگی مین پوشیدہ ہین جسنے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اوسکی بندگی
کی نفس کو پہچانا خلاف کیا آخرت کو پہچانا اوسکو طلب کیا دنیا کو
پہچانا اوس سے نفرت کی حق کو پہچانا اوسکی پیروی کی باطل کو پہچانا
اوس سے بچا وہ انسان کامل ہے عمل دلیل علم فہم ظرف علم
عقل رہبر نیکی خواہش مرکب گناہ مال چادر تکبر دنیا بازار

آخرت ہے غذا ہاضم فرزند نیک زن موافق سخن راسخ عقل کامل
تندرستی جسم سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہے جو لوگ توبہ کی امید پر گناہ
ترک نہین کرتے علم کے بعد عمل نہین کرتے عمل مین اخلاص نہین رکھتے رزق کھا کر
رازق کا شکر ادا نہین کرتے۔ تقدیر پر رضامند نہین ہوتے مُردون کو
دفن کرکے عبرت نہین پکڑتے۔ اُنکے قلوب فساد سے بھرے ہین
حاسد کو آرام جھوٹے کو یاد بخیل کو مروت پادشاہ کو وفا بداخلاق
کو سرداری نوشتہٗ تقدیر کا رد نہین نفس کو گناہون سے مجتنب رکھنا
دل مین خوشی کو غائب اور رنج و ندامت کو حاضر دیکھنا اہل شر سے
دور اور اہل خیر سے قربت رکھنا تھوڑی دنیا کو بہت اور بہت
عمل کو تھوڑا جاننا اپنے دل کو اوس چیز کی طلب مین مشغول رکھنا جسکا عہد
ازل مین کرچکا ہے بیفکری اوس چیز سے رکھنا جسکا ضامن خدا ہوچکا ہے

زبان کا ہمیشہ ذکر و غم و ندامت کے ساتھ نگہبان رہنا مقبولیت توبہ کے
علامات میں بخشش کی امید پر گناہ ہونا میں طول دینا بغیر عبادت کے
قرب الٰہی کی امید رکھنا دوزخ کا تخم بو کر بہشتی ثمر کا انتظار کرنا گناہ گار
ہو کر معصومین کا مرتبہ تلاش کرنا بغیر عمل کے ثواب کا منتظر رہنا حوصلہ سے
زیادہ اللہ جل جلالہ سے تمنا رکھنا درحقیقت قریب حماقت ہے
سب سے بہتر عقل خداداد (معرفت الٰہی) ہے اگر وہ نہو تو طریقہ
(شرع) اگر وہ بھی نہو تو صحبت (مرشد) اگر یہ بھی نہو تو (اعتکاف)
یعنے گوشہ نشینی اگر یہ بھی نہو تو (بجز نصائح) خاموشی اگر یہ بھی نہو تو
پھر اس سے خواب موت بہتر ہے رباعی دردا کہ غم زمانہ بس جان کاہ
اول قدمش بسوے دوزخ راہ ست بگو غافل منشین و غم مخور شاد بزی تو این
معنی لا الہ الا اللہ ست ۵ بر سر خاکم گذر کردی صنعا آوردہ توبہ

مگذر کہ ما ہم جسم و جانے داشتیم ہو از فریب باغبان غافل مشو اے عندلیب

ہشتیم ما ہم درین باغ آشیانے داشتیم آلعزیز نصائح سات ہیں بادشاہ

عادل جوان صالح بخوفِ خدا تنہائی مین رونیوالا بیخوقتہ مسجد کو جانیکا مشتاق

چھپا کر صدقہ دینے والا للہ دوستی کرنیوالا عورت پر قبضہ و قدرت

رکھتے ہوے زناکاری سے انکار کرنیوالا سایۂ عرش پائیگا بہت ہنسنے والا

ذلیل ہوتا ہے لوگون کو خفیف کرنے والا خود خفیف ہوتا ہے کسی عادت

یا کام کی کثرت کرنے مین اوسی سے مشہور ہو جاتا ہے کلام فضول سے

بیہودگی بڑھتی ہے بیہودگی بڑھنے سے حیا کم ہوتی ہے بے حیائی سے

پرہیزگاری گھٹتی ہے پرہیزگاری کے انحطاط سے دل مُردہ ہو جاتا ہے

تعجب خیز و حیرت انگیز وہ شخص ہے کہ موت کو پہچانے اور ہنستا رہے

دنیا کو فانی جانے اور رغبت کرے۔ تقدیر کا قائل ہو اور شئے مفقود سے

مغموم ہو روز حساب سے خبردار ہو اور مال جمع کرے عذاب دوزخ سے
خائف ہو اور گناہ کرے وجود واجب الوجود بالیقین جانے اور غیر اللہ
کی پرستش کرے شیطان کو عدو ظاہر سمجھے اور اُسکی اطاعت کرے
دنیا اوسکے لئے گھر ہے جسکو گھر نہین اُسکے لئے مال ہے جسکو مال کی
فکر نہین جمع کرتا ہے وہ جسکو عقل نہین مشغول رہتا ہے وہ جسکو فہم نہین
در پئے رہتا ہے وہ جسکو علم نہین حسد کرتا ہے وہ جسکو نتیجہ کی خبر نہین
کوشش کرتا ہے وہ جسکو کامل یقین نہین فقیری کو امیری پر ذلت دنیا کو
عزت عقبیٰ پر تواضع کو غرور پر بھوک کو سیر شکمی پر غم دین کو خوشی دنیا پر
پستی کو بلندی پر موت کو زندگی پر اختیار کرنیوالیکا دل سمندر سے زیادہ
تونگر ہے اغلام کا فاعل و مفعول جلق لگانیوالا چوپایہ سے جماع کرنیوالا
عورت کے دُبر سے مرتکب ہونیوالا ہمسایہ کو ستانیوالا ہمیشہ شراب کا

پینیے والا قیامت مین مردود ہوگا پاک نہوگا جب تک آگ مین جلایا نہ جائیگا

رباعی گر زنده ام آلوده به افکار تنم ٭ ور مرده همان بهشت و دوزخ وطنم ٭
یارب بگو بذات پاکت سوگند ٭ کز دوش چگونه بار هستی فگنم ٭

مثنوی بشستی دست و پا و دل نشستی ٭ کدورتهای آب و گل نشستی ٭
دل از ناپاکی باطن چه پاک ست ٭ اگر ناپاک شد دستت چه باک ست ٭

ایعزیز نصایح ثمانی آنکهہ دیکھنے سے زمین بارش سے مادہ نر سے عالم علم سے سائل سوال سے حریص مال جمع کرنے سے دریا پانی سے آگ لکڑی سے کبھو سیر نہین ہوسکتے نماز بے خشوع جسمین عاجزی نہو روزہ بے ضعف جس سے نفس کی سرکشی نہ جاسے قرات بیفکر جسکا اثر دل پر نہ پڑے علم بے عمل جسمین تقوی حاصل نہ ہو مال بے سخاوت جس سے لوگون کو نفع نہ پہونچے برادری بے مروت جسمین باہمدیگر محبت نہو

نعمت غیر مترقبہ جسکو بقا نہو دعا بے خلوص جسمین دل رجوع نہو بیکار ہین
باندی غلام کا آزاد کرنا مسافرون کی مہمانی کرنی محتاجون کی دستگیری
کرنی افسردہ دلون کو خوش کرنا مساکین کے ساتھہ بیٹھنا بادشاہون
کی مجالس سے پرہیز کرنا کمتر کی تواضع کرنا بزرگون کی توقیر کرنا چاہئے
دل مین خوف و امید زبان پر حمد و ثنا آنکھہ مین حیا و بکا ترک دنیا طلب
رضائے مولا عارف کے علامات ہین شکر نعمت کیلئے صبر مصیبت کیلئے
حلم عالم کیلئے گریہ خائف کیلئے احسان نہ جتلانا محسن کیلئے خشوع قلب
نماز کیلئے پرہیزگاری فقیری کیلئے عاجزی طالب علم کیلئے زینت ہے
کلام فضول سے حکمت نظارہ بازی سے عاجزی قلب طعام کثیر سے
لذت عبادت ہنسی سے رعب دل لگی سے روشنی عقل محبت دنیا سے
محبت آخرت لوگون کی عیب جوئی چھوڑنے سے اپنے عیوب بجا رہتے ہین

صفاتِ الٰہی کی جستجو سے درجۂ بلند ملتا ہے رباعی نورِ چشم آدمی افزون شود

از ہشت چیز ۲ گر میسر میشود بای ۱ نظر کن ہر زمان ۲ بر زر و بر مصحف و شیخ

کبار و شاہِ عدل ۴ خطِ خوب حسنِ خوب ۵ سبزہ و آبِ روان ۸ رباعی

نے مال مرا باید و نے فوج و سپاہ ۲ از قطعِ تعلقم بود حشمت و جاہ ۲ ترکِ اسباب

بہ زرجمع اسباب ۲ کز دولتِ فقر ہر گدا گردد شاہ ۲ العزیز نصائح تساعی

غرور حسد حرص شکم سیری خواب آسایشِ جسم محبتِ مال ثنا پسندی

تحکم دروغ گوئی خطاؤن کی جڑ ہین ۲ نماز کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی

محبت تندرستی جسم حفاظت فرشتگان نزولِ برکات آثارِ نیکوکاری

نرمیِ قلب گذر پل صراط نجات دوزخ ہمسائیگی صالحین متصور ہے

۳ زمین زبان حال سے کہتی ہے کہ اے آدم کے بیٹے تو میری پیٹھ پر خوت

سے دوڑتا اور برے کام کرتا ہے واے تیرے حال پر ایک دن میرے شکم میں ہوگا

ایسا آئیگا کہ میرے پیٹ مین تجھکو تیرے ہی اقربا وشناسا لے تامل گرا دینگے
جسطرح اب گناہ کر رہا ہے اندر عذاب بہگتیگا جسطرح یہان ہنستا ہے
وہان روئیگا یہان خوش ہے وہان مغموم ہوگا یہان مال جمع کرتا ہے
وہان پشیمان ہوگا یہان تو حرام کھاتا ہے وہان تجھکو کیڑے کھائینگے
یہان تکبر کرتا ہے وہان ذلیل ہوگا اوپر روشنی مین پہرتا ہے اندر
اندھیرے مین پڑا رہیگا اوپر جماعتون کے ساتھہ پہرتا ہے اندر تنہا دفن ہوگا
تیرے یہہ سب کرشمے میری ہی پیٹھہ وپیٹ مین ہونگے رباعی خواہی کہ
درین زمانہ مرد گردی ہُوا اندر رہ حق صاحب درد گردی ہُر روزان وشبان
بگرد مردان میگرد ہُو مرد گردی چو گرد مرد گردی الغرض نصائح عشاری
مسواک کرنے مین دس فائدے متصور ہین طہارت دہان رضائے رحمان
عداوت شیطان حفظ فرشتگان مسوڑہون کی مضبوطی انقطاع بلغم زوال بدبو

اندفاع صفرا ازدیاد بصر قبولیت نماز ہے جسکو وانما سچائی قناعت کے ساتھ
صبر شکر کے ساتھ فقر زہد کے ساتھ فکر خلوے شکم کے ساتھ غم خوف خدا
کے ساتھ جہد بدن تواضع کے ساتھ ملامت مہربانی کے ساتھ محبت شرم
کے ساتھ علم نافع حلم برتر کے ساتھ ایمان عقل کامل کے ساتھ نصیب
ہوتے ہین وہی بندۂ خاص ہے عقل بغیر پرہیزگاری کے بزرگی بغیر علم کے
مطلب بغیر غرض کے بادشاہی بغیر عدل کے خوشی بغیر امن کے تونگری
بغیر جود کے فقیری بغیر قناعت کے رتبہ بغیر تواضع کے جہاد نفس بغیر
توفیق کے دفعیہ تشنگی بغیر آب خنک کے حاصل نہین ہے تین عالم جو مسئلہ نہ بتلائے
علم جسپر عمل نہ کیا جائے رائے جو پسند نہ کیجائے ہتیار جو استعمال مین نہ لایا
جائے مسجد جسمین نماز نہ پڑہی جائے مصحف جسمین تلاوت نہ کیجائے مال جسمین
زکوٰۃ نہ دیجائے گھوڑا جسپر سواری نہ کیجائے علم زہد جو دنیا طلب کے پاس ہو

طولِ عمر جسمین زادِ آخرت مہیا نہ ہو نافع نہین علم اچھی میراث ہے ادب اچھا پیشہ ہے۔ تقوی اچھا توشہ ہے عبادت اچھی متاع ہے حسنِ اخلاق اچھا ہمنشین ہے۔ حلم اچھا وزیر ہے قناعت اچھی تونگری ہے توفیق اچھی مدد ہے۔ علم صالح اچھا رہبر ہے۔ موت اچھا ادیب ہے فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار جسنے اون صفات کو اختیار کیا دنیا و دین مین کام اپنا بنا لیا حق تعالی کے ساتھ صدق نفس کے ساتھ قہر خلق کے ساتھ انصاف بزرگون کے ساتھ خدمت خوردون کے ساتھ شفقت درویشون کے ساتھ سخاوت دوستون کے ساتھ نصیحت دشمنون کے ساتھ حلم عالمون کے ساتھ تواضع۔ جاہلون کے ساتھ خاموشی ع جوابِ جاہلان باشد خموشی

رباعی غم چند خوری زِ کار نا آمدہ پیش رنج ست نصیبِ مردم دور اندیش خوش باش جہان تنگ مکن بر دلِ خویش کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

آی نور العینین ہماری روح کو ہمیشہ ایصال ثواب سے خوشنود رکھنا فقیر کو اپنے
خدائے پاک سے امید قوی ہے کہ تمکو توفیق نیک عطا کریگا اور تمھارے
نیک افعال کا ثواب جو تم فقیر کی روح کو ایصال کروگے وہ فقیر کی روح کو
پہونچاویگا خدا تعالی تم سے راضی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ
وذریاتہ وسلم تم سے خوشنود ہین دیکھو یہہ آخری نصیحت ہے جو فقیر تمکو کر گیا
کرتا ہے دنیوی ضرورتین جہان تک ہوسکے دن بدن کم کئے جانا کہ یہی
جال جنجال بلکہ کنجال ہے جو دنیوی اشغال اور اوسکی محبت کے قید دوام سے
نکلنے نہین دیتا ورنہ پچتاوگے پچتاوگے ؎ یک نکتہ بس ست اگر شعور آرد کو
ورنہ چو چراغ پیش کور ست ؎ خود بینی و خود نمائی ترا دو بند است ؎ این یک سخن
من بہتر از ہزار پند است فقیر کو اپنی عمر کے لحاظ سے کوئی تمنا ساتھ نہ
لیجانی چاہئے اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی حِلمِہٖ بَعدَ عِلمِہٖ وَعَلٰی عَفوِہٖ بَعدَ قُدرَتِہٖ

تمام خواہشات سے دل پاک و صاف ہے اللہ بس باقی ہوس پہر بھی یہی
کہتا ہون کہ ہمیشہ امور مندرجہ ہذا کی پابندی کا خیال مدنظر رکھ کر اسکو اپنے
لئے کارنامہ ہدایت بناوگے تو انسان کامل بن جاوگے اور دامن مقصد کو
گل کامیابی سے پُر کرلوگے ورنہ تم بھی وہی حسرت ساتھ لیجاوٗگے جو
فقیر اس وقت لیجارہا ہے ؎ بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری ؛ بخر جان من
ورنہ حسرت بری ؎ یاد داری کہ بوقتِ زادنِ تو ؛ ہمہ خندان بدند
تو گریان ؛ آنچنان زی کہ بعد مُردنِ تو ؛ ہمہ گریان بوند تو خندان رباعی
این دنیا کا. خانات عقبیٰ ہم ؛ اینجا حکم تو نافداست آنجا ہم ؛ امروز چو
پردہ پوشی من کردی ؛ یارب مدری پردہ مُن فردا ہم ؛ جناب امیرالمومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ اُنظُر اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنظُر اِلیٰ
مَن قَالَ ۃ یعنے جو کہا گیا اسکو دیکھہ کون کہتا ہے اسکو نہ دیکھہ اگر فقیر کی

یہہ تحریر بطور خود ہے تو نظر انداز کرو اور اگر خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
احکام کی بنیاد پر ہے تو اعلی اعلی پر نظر رکھو ؎ تونگری بکمال است
پیش اہل کمال ٭ کہ مال تا لب گور است و بعد ازان اعمال ٭ من انچہ شرط بلاغست
با تو میگویم ٭ تو خواہی از سخنم پند گیر و خواہ ملال نقل ہے کہ ایک روز بہلول
دانا بادشاہ ہارون رشید کے پاس آیا اوسکو متفکر دیکھکر کہا کہ سبب
اتنی فکر کا کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ دنیا کی بیوفائی سے فکرمند ہوں
؎ ہمیشہ بر لب خوارہ این سخن جاریست ٭ کہ اوج مردم دنیای دون
نگونساریست ٭ بہلول نے کہا کہ تجھکو یہہ اندیشہ نکرنا چاہئے کیونکہ
دنیا اگر وفادار ہوتی تو یہہ بادشاہت تجھہ تک نہ پہونچتی ؎
اعتبارے نیست قدسی طائر اقبال را ٭ این کبوتر ہر زمان مشتاق بام دیگر است
ہاے ری دنیا سچ ہے جو کچھہ کہ جناب رسالت مآب خلاصہ موجودات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری تعریف فرمائی کہ اَلدُّنْیَا زُوْرٌ وَّ لَا تَحْصِلُ
اِلَّا بِالزُّوْرِ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّ طَالِبُوْھَا کِلَابٌ ؎ بنیادِ دل
نہ بیند و ہر کہ مرد است ٭ کہ دنیا سر بسر اندوہ و درد است ٭ برو بارے بگورستان
نظر کن ٭ کہ دنیا شیر مردان را چہ کرد است ٭ تیری بیوفائی ضرب المثل ہے
حدیث حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ؎ تیرا ہر فعل خواب خیال ہے
وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؎ این جہان باکس وفا داری
نکرد ٭ داغِ حسرت داد و غمخواری نکرد ٭ تیری ہر گھڑی عمر کی قاطع ہے
تیرا لینا عاقبت کا کھو بیٹھنا ہے اور تیرا چھوڑنا عین سرمایۂ ابدی کا
پیدا کرنا ہے اسمیں شک نہیں کہ تو رابطۂ اقامت و ثبات سے استغنا
ہے اسمیں ایک ہی بات کے مختلف اور متضاد اثر مترتب ہوتے ہیں اور
ایک ہی چیز بعض کی خوشی و شادمانی کا موجب ہوتی ہے اور بعض کو

رنج و ملال کا کوئی تیرا ہزار جان سے خریدار ہے کوئی تجھکو آنکھ اوٹھا کر دیکھتا
نہین تیرے نیش کا زخم بے مرہم ہے تجھپر طلاق ابراہیم بن ادہم ہے
تو خانہ محبت عبیدا دی ہے رانده جنید بغدادی ہے تو جرعہ جام
تلخی ہے مہجورہ شقیق بلخی ہے تو مایۂ غفلت و بدنامی ہے ملعونہ بایزید بسطامی ہے تو
چھوڑی ہوئی اتقیا کی ہے لی ہوئی اشقیا کی ہے طالب تیرا ذلیل اور اہل حسرت
کو یہہ آیہ دلیل قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْآخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقیٰ تجھین
تین قبائح ہین محنت سے ہاتھ آتی ہے خست سے رکھی جاتی ہے حسرت
سے چھوڑی جاتی ہے ع دنیا ہیچ است وکار دنیا ہمہ ہیچ محمد بن محمد غزالی
امام الوقت نور اللہ تعالی مرقدہ فرماتے ہین کہ دنیا پانچ ضرورتوں سے
بڑھکر نہین کھانا ۱ پینا ۲ پہننا ۳ خوشبو ۴ جماع ۵ اسکے نتائج یہہ ہین کہ کھانے
مین شہد پینے مین دودہ لباس مین ریشم خوشبو مین مشک جماع مین عورت

انکی اصلیت یہہ ہے کہ شہد مکھی کی قے ہے دودہ لیدو خون کا خلاصہ ہے ریشم کیڑے کی پخال مشک ایک خون کا لوتھڑہ ہے جماع پیشاب گاہ مین پیشاب گاہ کا دخول ہے غذا کا انجام پخال دودہ کا پیشاب ریشم کا تکبر خوشبوئی کا ناپائداری عورت کا بیوفائی تو معلوم ہوا کہ ہر کہ بدیں نا بد دل بستگی رانشاید ــــ منہ دل برین دیر ناپائدار شؤ زسعدی ہمین یک سخن یاد دار شؤ مولانا ــــ چیست دنیا ہمچو حنظل اے لبیب ظاہرش خوب است و در باطن پلید شؤ می نماید ظاہرش گر رنگ و بو شؤ زہر دارد لیک اندر باطن او شؤ رباعی ہر دم خیال موت کا پیش نظر رہے شؤ جب تک جئے جئے جب اجل آئی مر رہے شؤ رہرو ہمیشہ چاہیئے باندھے کمر رہے شؤ دنیا وطن نہیں کہ آئے پسر رہے ــــ اے زہر چہ بمردگی جدا خواہی شد شؤ ترا ان بہ کہ بزندگی جدا باشی از وی شؤ در صورت وفای حیات مستعار و دم ناپائدار باقی آیندہ

زیادہ اللہ معنا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اب اِس دعا پر اِس نامہ
کو ختم کرتا ہون کہ الٰہی مین معصیت کرتا ہون تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن ابلیس شاد فرداے قیامت اگر تو
عقوبت کرتا ہے پہر تیرے دوست اندوہگین ہوتے ہین اور تیرا دشمن شاد
الٰہی وہ دو شادیان اپنے دشمن ابلیس کو۔ اور وہ دو اندوہ اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو نہ دے آخر مین عفو کریگا اول شرم سار نکر رباعی روزیکہ بود
اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ٭ واندم کہ بود اِذَا النُّجُومُ انْکَدَرَتْ ٭ من دامن تو
بگیرم اندر عرصات ٭ گویم صنما بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ رباعی یارب شدہ ام
تبہ بیا مرز مرا ٭ شد روے دلم سیہ بیا مرز مرا ٭ دردا کہ بجز گنہ نکردم کارے
بخشندہ ہر گنہ بیا مرز مرا ٭ فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند ٭ قسمی بمن
رند پریشان بخشند ٭ گر نیک آیم مرا از ایشان شمرند ٭ ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

الا وجع الخط فى القرطاس دهرًا وكاتبه رميم فى التراب شعر

نوشته بماند سیاه بر سفید ٭ نویسنده را نیست فردا امید ٭ بہر کہ بیند دعا طمع دارم

زانکہ من بندہ گنہگارم ٭ حافظ وظیفه تو دعا گفتن است و بس ٭ در بند

این مباش کہ نشنید یا شنید ٭ اللّٰهم اقذف فى قلبى رجاءك واقطع

رجاى عمن سواك حتى لا ارجو احدا غيرك اللّٰهم ارزقنى

حبك وحب من يحبك وحب عمل يقربنى الى حبك وصلى الله على

خير خلقه سيدنا وشفيعنا ومولانا محمد وآله وسلم برحمتك

يا رحمٰن يا رحيم ٭ تحرير فى التاريخ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳… هجرى نبوى صلى الله عليه وآله وسلم

راقم آثم پدید عاگو

محمد عبد العزیز

عفى عنه واحسن الله احواله وعاقبته آمين

خاتمہ نسخہ

مخفی نامخفی اس علالت پر ملالت مین وصایا یا خوب تر سے تمکو خبر دار
۱۳۲۶
کرنیکا موقع ملا اور اس فرصت کو بھی مغتنمات سے تصور کیا ھ
قصہ شہرت نبود جاہی را ولکین ہمہ نظم آبدار نوشت بہر احباب صحیفہ و ہم
تکلفہ چند یادگار نوشت کہ پہلے تو فقیر جانتا ہی کیا ہے قطع نظر اسکے
دماغ ایسا نقاہت سے لرزان کہ بسان آسیا آب گردان ھ
غشا دجلد اعصاب رگ و پے کے ہر اک جنجال بد مین مبتلا ہے کہ کسی مین
کچھہ نہ طاقت ہے نہ قوت جو معیبت ہے معیبت ہے معیبت
پیر و مرشد کے چند روزہ قیض صحبت مین جو کچھہ سنا تھا گوش خوردہ
اثر ہے وارد تمھارے خاطر قید قلم کیا جو کوئی دوست محب عیادت کو
آتا ہے اسکے طبع پر مجبور کرتا ہے چونکہ عزیز الاخلاق فی نصائح الافاق

اسم ہاشمی کے صدہا نسخے غذائے کرم کے لئے دہرسے ہیں حالانکہ حضرت
پیر سید محمود صاحب و سید محی الدین صاحب جیلانی فرماتے تھے کہ جب کبھو
تشویش قلب ہوتی ہے تیری مولفہ عزیز الاخلاق کے مطالعہ سے فوراً
قلب مطمئن ہو جاتا ہے بدفعات اسکا تجربہ ہو چکا ہے اسکی وجہ کیا ہوگی
عرض کیا گیا کہ آپ کے جدا علیٰ کے حکم سے ہی یہہ لاجواب کتاب لکھی گئی
ہے دیگر ہیچ افسوس ہے کہ اِس مقبول کتاب کی کوئی خبر تک نہیں لیتا
لہٰذا دل فقیر سرد ہوا متواتر تقاضے ہونے لگے اگرچہ اِسمیں کوئی ایسی
بات نہیں ہے ولیکن ؎ یک ہنر داری و ہفتاد عیب کہ دوست نہ بیند
بجز آن یک ہنر کو اِسکے طبع پر اصرار بیشمار ہوتا جاتا ہے فقیر کہتا ہے کہ
نہ انکار میکنم و نہ اینکار میکنم چنانچہ ایک دوست صمیمی فقیر نے بھی یہہ رقعہ
تحریر و ترسیل کیا وہو ہذا ــ

مخدومی زاد مجدکم

تسلیم عیادۃً حاضر خدمت ہوا وصیت نامہ موسومۂ صاحبزادگانِ
بلند اقبال الموسوم عزیز الآخرۃ زیر کتابت کا بہت بڑا حصہ بالاستیعاب
دیکھا فی الواقع اسم بامسمّیٰ ہے اسکا مضمون ایک بیش بہا نعمت ہے
ہر ہر نصیحت اسکی موتیون مین تولنے اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے
جو کچھ اسمین ہے منصوص ہے یا احادیث مین آیا ہے یا اقوال اکابرین
دین سے پایا گیا ہے بڑے چھوٹے سب کیلئے ازبس مفید ہے صاف
اُردو ہونیکی وجہ سے کم عمر لڑکے اور مستورات بھی اِس سے مستفید ہوسکتے ہین
مبتدیون کے واسطے اِس مین علمی، واخلاقی معاش ومعاد دونون طرح
کے فوائد متصور ہین اِس نسخہ کے ذریعہ سے آپ نے قوم اور ملک پر بڑا
احسان کیا ہے اور ایک عمدہ بنیاد اخلاقِ حمیدہ وموعظت حسنہ کی

ڈالی ہے فی زمانا کہ ایک طوفان ناولوں کا چل پڑا ہے جو سراسر مخرب
اخلاق و محرک خیالات مفسدہ ہے ایسی کتاب کا ہونا تریاق کا کام
دیگا جو دل چسپی اور عارضی مسرت عشقیہ ناولوں مین ہوتی ہے وہ پند و
نصائح کی کتابون مین ڈھونڈے نہین مل سکتی نصیحت ہمیشہ تلخ معلوم
ہوتی ہے لیکن مآل اندیش اور عاقبت بین ایسی ہی کتابون کے مطالعہ سے
دائمی مسرت حاصل کرتے ہین اور ایسی ہی کتابین بگڑے ہوے لوگون
کو راہ راست پر لاتی ہین اس قسم کی کتابون کی جسقدر زیادہ ضرورت
ہے افسوس ہے کہ بہت ہی کم ہین میری رائے مین ہر شریف شخص کے
نزدیک اسکا اک نسخہ رہنا اسطرح ضرور ہے جسطرح کہ وبائی امراض کے
دفعیہ کیلئے پیش از پیش دوائین رکھی جاتی ہین جس خلوص نیت اور
مذہبی وثوق اور راسخ الاعتقادی سے اسکو آپ نے لکھا ہے ممکن نہین کہ

سچی بات دل پر کا نقش علی الحجر ہو اِس نسخہ کے مطالعہ سے جو فائدہ اور تزکیہ نفس کا
ہوگا دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ و تقدس آپ کو اسکا اجر دین و دنیا دونون جہان مین
خاطر خواہ دے اور قوم کے وہ لوگ جو بھٹک رہے ہین دیکھین کہ مذہب اسلام مین کیسی
اعلیٰ درجہ کی تعلیم اخلاق و طرز معاشرت ہے اور کس درجہ سچائی اور راست بازی
اسمین کوٹ کوٹ کر بھری ہے مجھے امید ہے کہ اسکو آپ بالضرور طبع و شائع فرمائینگے
کہ بیشک یہہ (تواریخ عزیزیہ) ہے بعد طبع ایک سو نسخہ مہربانی سے دوست احباب
۱۳ ۲۶
کے تقسیم کے لئے نیاز مند دیرینہ کے نزدیک لطف ارسال فرمائیگا جو کچھ قیمت ہوگی
گذران دی جائیگی جزاکم اللہ احسن الجزا فقط قطع نظر ان تمام تقاضوں کے عالم رویا
خاکسار بشیر الدین احمد دام العمدار
مین بھی اسکے طبع و تشہیر کی نسبت آگاہ کیا گیا ہون لہذا بعد ملاحظہ و صوابدید مرجع عالم
پیر و مرشدم مد ظلہ تم اسکو طبع و مشتہر کرنا ۵ صبح پیری مید مد آخر دمے ہشیار شو
خواب نیکو نیست در وقت سحر بیدار شو و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین تمت بالخیر و العافیہ

تقریظِ سراپا تنویر سالکِ مسالکِ طریقت ہادی مراحلِ شریعت خلاصۂ دودمانِ مصطفوی چراغِ شبستانِ بزمِ مرتضوی ساربِ مساربِ وحدۃ الوجود شاربِ مشاربِ شہود عارجِ معارجِ ایقان دارجِ مدارجِ عرفان پیرِ جوان سیدی و سندی مرجعی حافظ حاجی واعظ حضرت سید عمر علی شاہ صاحب قبلہ قادری حسنی الحسینی ایدہ بالتائیدات الغیبیہ آمین

پروردگا تیری حمد اس طرح مجھ سے ادا ہووے کہ تو خود اپنا ہی آپ حامد ہووے اور نعتِ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں وہ استغراق ہووے کہ میرے وجود فانی میں وہ باعثِ موجودات نظر آئے بلکہ ظرف و مظروف کا بھی خیال اٹھے اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو تمام موجودات میں ساری ہے جلوہ گر ہو جاے

؎ گرچہ صد مرحلہ دور است زپیشِ نظرم ؎ وَجْهُهٗ فِیْ نَظَرِیْ كُلَّ غَدَاةٍ وَعَشِیّ ؎ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى

وَارِثِ حَالِہٖ سَیِّدِیْ سُلْطَانِ الْاَوْلِیَاءِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

بعد حمد و نعت کے خیال آیا کہ اِس رسالہ کی اور اس کے مصنف کی کچھ مدح و ثنا لکھون لیکن رسالہ ہی خود اپنے مصنف کا مداح ہے کہ ایسا قال اُسی صاحبِ حال کا ہو سکتا ہے کہ غیر حق سے معرض و رُوگردان ہو اور ہمہ تن محوِ جمال ذو الجلال ہو سُبحان اللہ لڑکون کو وصیت اِسطرح کی کہ اُنھین محبت الٰہی سے مالا مال کر دیا اُنکے سینون کو علومِ معرفت سے بھر دیا یہہ وہ خزانہ ہے کہ جسے نہ چور کی چوری کا خوف ہے نہ صرف کرنے سے کم ہوتا ہے. ہر ایک شخص کو چاہئیے کہ اپنی اولاد کے لئے ایسا ہی خزانہ چھوڑ جائے جو پشت در پشت تک اُن کے کام آئے خداوندِ عالم مصنف کو جزاے خیر دے اور اُنکی اولاد و احفاد کو اس پر عمل نصیب کرے آمین عمر کان اللہ لہٗ۔

از عالم با عمل جناب مولوی ابوالمظفر محمد سعید الدین صاحب انصاری

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی المصطفیٰ وعلیٰ آلہ اہل الصدق والصفا اما بعد مجھکو اِس کتاب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ ماشاء اللہ کیا کتاب ہے (مرغوب جملہ ۱۳۲۶ھ) طریقت کا خلاصہ شریعت کا لُب لباب ہے مسلمانون کیلئے ہادی دین کا حکم رکھتی ہے (باغ ابد بہار وصایا ۱۳۲۶ھ) اللہ تعالیٰ اِسکو مقبول عام کرے اور مولف کو دارین مین نیک نام فقط

قطعۂ تاریخ

طبعزادِ جناب سید احمد حسین صاحب بن غوث نواز جنگ

دست عبد العزیز این رسالہ	چون رقم زد عزیز البرایا
سالِ انیسکو چہ بنوشت احمد	دلکشا خوب نادر وصایا ۱۳۲۶ھ

تقریظِ شاعرِ شیرین زبان جادو بیان صاحبِ طبعِ سلیم تہنیت علیخان صاحب

بے ثباتی دارِ فانی کی یہہ دیتی ہے خبر
ایک حالت پر نہین رہتا یہہ دورِ آسمان

صبح کو فصلِ بہاری کے چمن مین تھے مزے
شام کو گلشن مین تھی رونق فزا بادِ خزان

بلبلِ شوریدہ سر بیٹھی تھی گل جس شاخ پر
آج اوسمین ایک پتے کا نہین نام و نشان

جا بجا تھے وجد مین طاؤس رقصان جس جگہ
آج دیکھا غور سے جا کر تو تھا ہو کا مکان

خیرہ چشمی نرگسِ شہلا کی سب جاتی رہی
نام کو باقی نہین اوسکی کہین سرمستیان

کالی کالی کل جہان گھنگور چھائی تھی گھٹا
ہلکا ہلکا ابر تھا کل جس جگہ گوہر فشان

بھینی بھینی عطر افشان تھی جہان بادِ بہار
بلبلِ نالان وہان ہے آج سرگرمِ فغان

تشنہ کامی آبِ حیوان پر سکندر کو رہی
خضر کو بخشی گئی رحمت سے عمرِ جاودان

جانتے تھے جو سلیمانِ زمانہ آپ کو
کر دیا پیرِ فلک نے اونکو مورِ ناتوان

جامِ جم ہے اب نہ ہے آئینۂ اسکندری
قصرِ کسریٰ پر فقط اک بوم ہے نوحہ کنان

دولتِ طغرل کہان اور شانِ سلجوقی کدہر
اب نہ کچھہ اوسکا پتہ ہی اور نہ کچھہ اسکا نشان

دیکہی باقی ہین دنیا مین نہ سامانی کہین
موت کے پنجے سے پا سکتا نہین کوئی امان

کارخانہ ہے فنا کا ہستیٔ ناپایدار
ہان مگر رہتی ہین باقی بعد مُردن نیکیان

سامنے میرے دہری ہے اِک کتابِ لاجواب
نیکیون کا آئینہ ہے اور مجسّم خوبیان

ہے مُرقع اک نصیحت کا کہ جسکو دیکھہ کر
کانپنے لگتے ہین پیر کے خوف کہاتے ہین جوان

آخرة کا اک ذخیرہ ہے یہہ دار الآخرة
اسکے اک اِک حرف مین پنہان ہین سو نیرنگیان

مژدہ دیتی ہے گنہگارون کو توبہ کا کبہی
ہی ریاکارون کی طاعت پر کبہی نفرین کنان

پارسا دین سے یہہ کہتی ہے نہ اترانا کبہی
کر نہ دینا عمر بہر کی بندگی کو رایگان

انتخاب بیمثال ایسا کبہی دیکہا نہین
بند کوزہ مین کیا ہے ایک بحر بیکران

اِسکے ہر ہر لفظ پر دل نذر دیتے ہین ملک
اِسکی ہر ہر سطر پر قربان حوران جنان

انتخابِ نسخۂ دین مولوی عبد العزیز
مُتقی و پارسا و زاہد و معجز بیان

کسقدر تکلیف فرمائی گوارا آپنے
آپنے سر پر جو لیا تالیف کا بار گران

کیون نہو مقبول خلائق ہو مولف کی کتاب
با خدا دنیا مین ہوتے ہین بھلا ایسے کہان

ہین مخاطب عبد رحمن احمد عبد الصمد
آپکے لختِ جگر دونون ہین اور آرامِ جان

ہے حقیقت مین یہہ منشا اس وصیت کا کہ قوم
لے سبق عبرت کا اس سے اسکو سمجھے حرزِ جان

بندہ پرور شاہِ آصف مہربان اوسکا دبیر
شہریار ایسا سخی دستور ایسا قدردان

شاہِ آصف کا ہی سایہ سایۂ فضلِ خدا
شاد کی تدبیر سے ہی ملک سارا شادمان

علم کا چرچا ہی اور ذی علم پاتے ہین صلہ
ربع مسکون مین دکن ہے آج کل نصفِ جہان

شاہ سے اور شاد سے امید ہوتی ہی قوی
ہو نہین سکتی مولف کی یہہ محنت رایگان

داخلِ تعلیم ہوگی یہہ کتابِ دلپذیر
قوم کی جاتی رہیگی غفلتِ خوابِ گران

گرچہ مین کیا اور میری راے کی وقعت ہی کیا
مین ہون اک بندون مین شہ کے کمترین بندگان

غنچۂ دل بادِ صرصر سے ہے مرجھایا ہوا
ہے زمانہ سب مخالف اور دشمن آسمان

بخت جب یاور نہو تو کام کچھ آتا نہین
فلسفی ہو ہندسی ہو یا ہو بقراطِ زمان

ایک دل اور اوسمین سو سو آرزوؤن کا ہی خون
ایک سر اور اوسمین سودے ہین ہزارون ہی نہان

بے سبب دشمن بنا ہے آسمانِ کینہ جو
کچھ سمجھ مین ہی نہین آتی ہین اوسکی شوخیان

عمر بھر کی جانفشانی خاک مین سب ملگئی
اوسکے بدلے مین ملی ہین سیکڑون رسوائیان

دل کو ہے معلوم میرے یا خدا کو علم ہے
بندگی مین رات دن جو جو اٹھائین سختیان

کیا خبر تھی انقلابِ آسمان ہو جائیگا
میری محنت کے ثمر ہونگے نصیبِ دشمنان

تجھ سے ہی فریاد میری اے خدائے ذوالجلال
جانتا ہے تو سبھی ہو آشکارا یا نہان

انبیا کے واسطے اور اولیا کے واسطے
اور صحابہ کے تصدق مین جو ہین با عز و شان

آل احمد کے طفیل اور سب امامون کے طفیل
شاہ کو مسرور رکھ اور شاد کو رکھ شادمان

ہو کشاکش سے ضمیمِ خستہ دل کو بھی نجات
اور مولف ہون تمنا سے دلی پر کامران

قوم کو زندہ کیا اور قوم پر احسان کیا
واہ واہ کیا بات ہی آپ کی باکمالِ نکتہ دان

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان - فاعفوا واصفحوا

(غلط نامہ کتاب عزیز الآخرۃ -)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۳	دیگر	دگر
۸	۱	اعانہ	اعانت
۱۰	۵	پاتا	ہوتا
"	۹	قہوہ	قہوہ سے
۱۳	۸	کی نہین	نہین
۱۵	۷	جہلکنے	چہلکنے
۱۷	۶	جزاءنْ	جزاءِن
۲۱	۸	بترس	ترس
"	"	ازخدامترسی	گرنہ ترسی
۲۴	۱۱	قابل	قائل
۲۵	۳	چنونٹی	چینونٹی
۳۱	۶	دولت	دولت نے
۳۶	۱۰	براری	برآری
۴۵	۹	بقربید	بقرعید
۵۳	۹	آیہ	آیۂ کریمہ
۵۵	۱۰	الصدقتہ	الصدقتہ ترد
۵۹	۸	دمین	مین
۶۲	۱	تاآنکہ	تاآنکہ
۶۹	۱۱	شدم	شدیم
۷۹	۵	شغیق	شقیق
"	"	رحمتہٗ	رحمہٗ
۸۵	۲	باقطع	یاقطع
۹۱	۴	تو	تم
۹۳	۶	کی معافی	یا معافی
۹۵	۱۰	دل و	دل اور
۹۷	۸	پرواسہ	پروانہ
۹۸	۸	اغنی	اعنی
۹۹	۲	ادہام	اوہام
۱۰۰	۲	عزل	غزل
"	"	بفکر	فکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۰	۶	کشناسی	بشناسی
۱۰۵	۹	حُسامی	جامی
۱۰۷	۸	ایعزنر	الیغزیز
۱۰۸	۵	اِسکے	اُسکے
۱۰۹	۲	ذِنبک	ذَنبک
"	۱۱	ذِکرہ	ذکرہٗ
۱۱۲	۳	اطمنان	اطمینان
"	۱۱	کر	کرنا
۱۱۳	۱۰	رعنبت	رغبت
۱۱۶	۴	کریکی	کرنیکی
۱۱۸	۱	ہوشیاری	ہوشیاری
"	۹	تمن	تین
۱۲۰	۶	دستِ	دست
۱۲۲	۱	حسانی	جسمانی
۱۲۵	۱	نرکِ	ترکِ
۱۲۹	۶	خرام	حرام
۱۳۰	۸	لفس	نفس
۱۳۵	۳	سوکند	سوگند
۱۳۷	۳	خوب	خوب و
"	۱۱	او	اور
"	"	دلے	ولے
۱۳۹	۳	ملامت	ملایمت
۱۴۰	۴	فاغتبرو	فاعتبروا
"	۵	اوس	دس
۱۴۲	۸	کاخانہ	کارخانہ
۱۴۴	۱۰	اسمین	بتجہین
۱۴۵	۳	راندو	راندہٗ
"	۵	توتوچہوری	توچہوڑی
۱۴۷	۱۱	بنجشند	بنخشند
۱۴۸	۴	واقطعُ	واقطعْ
"	۵	رجای	رجائی
۱۴۹	۱۱	آتا	آتاہے
۱۵۲	۱	نا دلون	نادلون
۱۵۸	۲	دیلیمی	دَیلیمی
۱۵۹	۱	آپنے	اپنے

اگر کردم خطا کردم ندامت ہم غلط کردم بخشش محمدؐ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اعلان

کوئی قصد طبع نفرمائیں جسقدر نسخے مطلوب ہوں معہ تحریر قیمت نشان ذیل سے
طلب فرمائیں واللہ الموفق بالخیر اسکی رسم بحق حجاز ریلوی [illegible] کردی گئی ہے
خیر الناس من ینفع الناس اپنے دوست احباب کو ترغیب دیں کہ متعدد جلدیں
حسبۃً للہ خرید کر غیر مستطیع کو تقسیم کریں تا ہم خرما و ہم ثواب داخل حسنات ہوں
الدال علی الخیر کفاعلہ اسمیں شک نہیں کہ یہ رسالہ ملک و قوم کے نفع رسانی
کے لئے از بس مفید ہے۔ دامے درمے سخنے دریغ نفرمائیں۔

نوٹ۔ ہم دونوں سے کسی ایک کی مہر بھی جس کتاب پر ثبت نہو وہ مال مسروقہ سمجھا جائے۔

المشتہران

بندہ [illegible] محمد عبد الرحمن و خادم خلق اللہ احمد عبد اللہ غفر لہما اللہ مکان [illegible] محلہ [illegible]
[illegible] تاجران کتب و [illegible] بلدہ